قوله تعالى [illegible] المواعظ [illegible]

[illegible] الحسنة

المقصد [illegible]

[illegible] فرمایش [illegible]

[illegible] ذریعۃ [illegible]

ترجمہ [illegible] از تصنیفات فاضل جلیل نحریر نبیل

جامع معقول و منقول [illegible] فروع و اصول [illegible] از کیا فحول خلاصۂ علمای اعلام

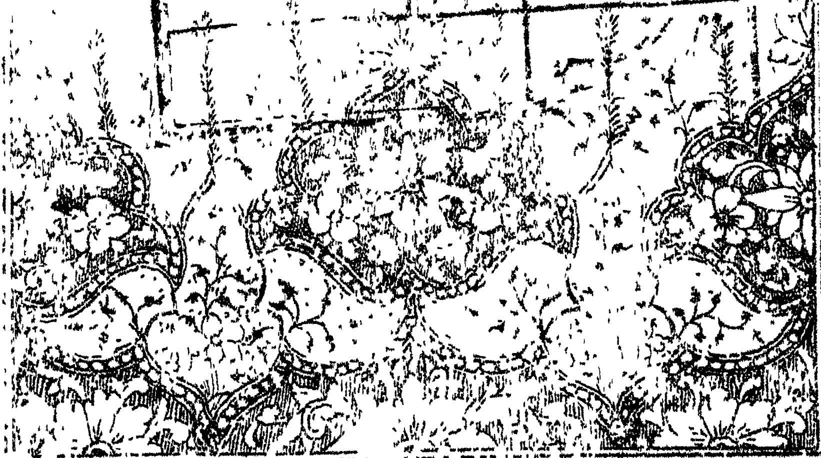
سلالۃ المجتہدین عظام [illegible] السید علی اکبر

[illegible] جناب [illegible] العقام [illegible]

[illegible]

در مطبع اثنا عشری [illegible] مطبع [illegible]

[illegible]



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى خلق السموات والارض باحسن بديعته وصنعته
ودانت له الخلايق بالسجود بجلالة عظمته، وتورضمائرنا بانوار
انوار حكمه وقدرته، واضاء بصائرنا بسواطع اثار ارادته
ومشيته، وشرفنا على سائر البريه ... ...
هدانا الى احسن طرق طاعته وعبادته، وفضلنا على سائر
الامم ببعثة افضل بريته، واصطفاه لانبيائه ونبوته وبيتيمه
وجعله مطرحا لاسرار حكمته ومطلعا لانوار معرفته، وجعلنا
من امته المغفورة بشفاعته، واسعدنا بالفوز باتباع سنته وشريعته
واتم نعمته بولاية وصيه وخليفته، وامرنا بطاعته بعصمته و
طهارته، فاحمده حمداً لعظيم رحمته، واشكره شكراً لكريم نعمته
وصلى الله على محمد اشرف بريته وعلى على وليه وحجته و
وصى نبيه وخليفته، الذى قلع خيبر بقوته وشوكته، وقمع بنيا

اکثر ہیبت و [illegible] و علم [illegible] الله [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کمال رحمت نامتناہی سے بنائے رسالت پناہی کو واسطے ہدایت ارباب
غوایت [illegible] قرار دیا [illegible] تمام عالم انوار
معارف [illegible] ہوگیا [illegible] حضرت رسالت مآب
الہی و شریعت [illegible] فرمائی [illegible] معارف و اعتقادات
مکارم اخلاق و عبادات [illegible] افعال [illegible] عبادات و طاعات
لطائف طریق معاشرت و معاملات، لطائف احکام سیاسات و ریاضات
شرائف قواعد تجارات [illegible] کو شامل ہوا اور تہذیب اخلاق نفسانی
و تزکیہ قلوب انسانی، اور [illegible] جسمانی، و لطافت روحانی، اور طریقہ
مناجات ربانی، اور [illegible] طاعات یزدانی، اور مصالح تعیش زندگانی،
اور اکتساب سعادات جاودانی، اس سے باحسن وجوہ حاصل ہوا پس
اگر کوئی شخص بنظر عدل و انصاف، بدون تعصب و اعتساف، نظر کرے
تو شریعت مصطفویہ [illegible] جمال و کمال [illegible] ایزد ذوالجلال سے
مالامال ہے، کلمات حق سما [illegible] شہادات صدق آیات، اور ہدایات

فائض السعادات، جناب سرور کائنات، اور حضرات ائمۂ معصومین علیہم
التسلیمات، سے عجائب اسرار معارف یقینیہ، غرائب آثار مآثر دینیہ، نکات
بدیعہ، علوم وحکم، مضامین رفیعہ، جوامع الکلم، مستفاد ہوتے ہین کہ جنپر مصداق
مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر بقلب احد صادق ہے،
یہ امر بطور واضح، ہر ذی شعور پر لائح ہے کہ جسقدر معالم ربانی، معارف یزدانی،
اسرار دو جہانی، اُنکے وجود فائض الجود سے تمام جہان مین منتشر ہوے
اسقدر کبھی امم سابقہ مین مشتہر نہین ہوے، ملاحظہ ہو کہ توریت حضرت موسی
علیہ السلام مین جو طریقہ معاشرت ومعاملات، وحدود وتعزیرات، وقصاص
ودیات، وحلت وحرمت ونجاسات، وطہارات مذکور ہین اور زبور
حضرت داود علیہ السلام مین مناجات ودعوات، اور اناجیل اربعہ مین
تہذیب اخلاق وصفات، واصلاح حالات وعادات، اور دیگر صحف انبیا
علیہم السلام مین مواعظ ونصائح وحکایات مسطور ہین اب لباب سبکا بوجہ
احسن، وطریقہ مستحسن، وعنوان شایستہ، وبیان بایستہ، شریعت مطہرہ
نبویہ مین مذکور ہے بلکہ اُس سے بہتر وخوشتر، اور افضل واولی تر، ماثور ہے
منجملہ اسکے ایک حدیث شریف کتاب بحار الانوار جلد ۱۷ مین مذکور ہے اور شرح
اُسکی عین الحیات مین مسطور ہے جسمین حضرت رسول کردگاری، مقبول درگاہ
باری، نے اپنے صحابی جلیل القدر ابوذر غفاری، سے بطور وصایا ومواعظ کے
ارشاد فرمایا ہے، اس حدیث شریف مین عجائب نصائح لطیفہ، غرائب مواعظ
نظیفہ، جلائل ہدایات منیفہ، جمائل مضامین طریفہ مذکور ہین جو درر غرر ہدایات
وارشاد، جواہر زواہر صدق وسداد، شموس فلک سعادت ومنجح نجوم
سپہر فوز وفلاح ہین مضامین صدق آگین اُسکے کحل الجواہر صدق وصفا ہین

جو بصارت صفوت و اصطفائے دیدہ ہائے دانش کو پُرنور کرتے ہیں۔ یا جلائے
ابصار کو نور و ضیا ہیں جو سرمۂ زہد و اتقائے کدورت باطنی، و ظلمت نفس دنی کو
چشم بینش سے دور کرتے ہیں۔ یا صیقل نور و ضیا ہیں جو آئینۂ سیرت و سریرت کو
زنگ ضلالت سے صفا کرتے ہیں یا آب و تاب حسن و صفا ہیں جو مرات
ذہن و ذکا کو مجلا کرتے ہیں۔ واسطے سیہ مستان شراب ظلم و ضلالت، کے
تازیانۂ تادیب ہیں جو نشۂ جہالت سے ہوشیار کرتے ہیں۔ اور واسطے بیہوشان
خواب غفلت کے طمانچہ تعزیر ہیں جو بالین غوایت سے بیدار کرتے ہیں۔ خضر
بیابان ہدایت ہیں جو گمراہان اودیہ ضلالت کی رہنمائی، اور متحیران بادیہ جہالت
کی صراط مستقیم و جادۂ قویم تک رسائی کرتے ہیں فساق و فجار کے واسطے
شعلہ ہائے نار جحیم، اور شہیق ہائے عقوبت الیم ہیں۔ ابرار و اخیار کے واسطے
بشارت ہائے دار نعیم، نوید ہائے ثواب عظیم ہیں مشتاقان ثواب ربانی کے
واسطے حدیقۂ نزہت و کامرانی گلدستۂ فرحت و شادمانی، دماغ افروز
راحت جاودانی ہیں اور عاشقان رضائے یزدانی کے واسطے نسیم عنبر شمیم
گلستان ایمانی نکہت بہارستان عیش زندگانی، فضائے دلکشائے بوستان
عشرت روحانی ہیں تسبیحان عالم قدس کے واسطے سبحہ ہائے اذکار خداوندی
اور مجاہدان نفس کے واسطے اسلحۂ ارجمندی اور سرفرازان عالم انس کے
واسطے تاجہائے سربلندی، اور بیماران امراض روحانی کے واسطے شربت
دردمندی اور برخورداران ریاض ایمانی کے واسطے نخلستان برومندی
ہیں مخموران خمخانۂ ورع و تقوی کے واسطے شراب طہورا اور روشن ضمیران
صدق و صفا کے واسطے آئینۂ نور علیٰ نور ہیں لہذا اس ہیچمدان نے خلاصہ
اسکا بانضمام فوائد جدیدہ و نکات پسندیدہ کتب معتبرہ سے چیدہ کر کے

بنگارش اور خدمت ارباب دانش مین گذارش کیا ہی اور چونکہ ہر فقرہ اس وصیت کا
وسیلۂ رضاے باری و ذریعۂ پرہیزگاری ہی لہذا اس رسالہ کو وصیۃ [illegible]
و ذریعۂ کامگاری کے ساتھ موسوم کیا والله ولی التوفیق و بیدہ
ازمۃ التحقیق وسرائر التدقیق وهو الهادی الی التحقیق وباللہ التوفیق یقول راجی
العبد الذلیل الاحقر السید علی اکبر بن العلامة الاوحد
رضوان مآب سلطان العلما جناب السید محمد طاب
رمسه و برد مضجعه ط

من کتاب مکارم الاخلاق یقول مولای ابی طول الله عمره
الفضل ابن الحسن هذه الاوراق من وصیة رسول الله
لابی ذر الغفاری التی اخبر بها الشیخ المفید ابو الوفا
عبد الجبار بن عبد الله المقری الرازی والشیخ الاجل الحسن
بن الحسین بن الحسن بن بابویه القمی اجازة قالا اخبرنا
الشیخ الاجل ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسی واخبرنی بذلک
الشیخ العالم الحسین بن الفتح الواعظ الجرجانی فی مشهد
الرضا علیه السلام قال اخبرنا الشیخ الامام ابو علی الحسن
بن محمد الطوسی قال حدثنی ابی الشیخ ابو جعفر رحمه الله قال
اخبرنا جماعة عن ابی المفضل محمد بن عبد الله بن محمد بن
المطلب الشیبانی قال حدثنا ابو الحسین رجاء بن یحیی العبرتائی
الکاتب سنة اربع عشرة وثلثمائة وفیها مات قال حدثنا
محمد بن الحسن الشمون قال حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن
الاصم عن الفضیل بن یسار عن واهب بن عبد الله الهنائی

قال [illegible] ابو [illegible] الاسود الدؤلي عن ابي الاسود قال
[illegible] الربذة فدخلت [illegible] ابي ذر جندب بن جنادة [illegible]
[illegible] عن ابو ذر قال [illegible] صدر نهار [illegible] صلى
رسول الله صلى الله عليه [illegible] فلم ار في المسجد احدا من الناس الا
رسول الله صلى الله عليه وآله الى جانبه [illegible] فاغتنمت خلوة المسجد فقلت
يا رسول الله بابي انت وامي [illegible] بوصية ينفعني الله بها
فقال نعم واكرم بك يا ابا ذر انك منا اهل البيت واني
موصيك بوصية فاحفظها فانها جامعة لطرق الخير
[illegible] ان حفظتها كان لك بها كفلان - یعنی یہ وصایا
جناب [illegible] المرسلین و نصائح حضرت اشرف النبیین صلوات اللہ علیہ وآلہ
الطاہرین [illegible] صحابی جلیل القدر صاحب عالی وقار مقبول بارگاہ پروردگار
[illegible] سے ارشاد فرمائے ہیں اور باسناد صحیح اسکو علمائے کرام
محدثین عظام مثل شیخ الاسلام علم العلام شیخ ابو علی طبرسی علیہ [illegible]
[illegible] رفیع [illegible]
رفیع المکان جناب حسن ابن [illegible] ابو [illegible]
[illegible] عدیم النظیر [illegible] شیخ ابو جعفر طوسی [illegible]
لاثانی جناب حسین ابن شیخ و [illegible] روایت کیا ہے [illegible]
[illegible] ابوالاسود صحابی کہتے ہیں کہ میں [illegible] خدمت مقبول بارگاہ ابو ذر
غفاری [illegible] حاضر ہوا جس زمانہ میں کہ حاکم وقت نے آنحضرت [illegible]
اور [illegible] مکارہ و [illegible] ساتھ [illegible] وطن کرکے مقام ربذہ [illegible]
اور ایک صحرائے بے آب وگیاہ میں جاگزین کیا تھا [illegible]

حدیث شریف بزبان فیض ترجمان اسطرح سے نقل فرمائی کہ مین ایک روز وقت
طلوع آفتاب بارگاہ فلک جناب حضرت رسالت مآب صلعم مین حاضر ہوا
اسوقت مسجد مین کوئی شخص منجملہ مہاجرین وانصار یا اصحاب و اغیار کے حاضر
خدمت باوقار نہ تھا مگر جناب حیدر کرار پہلوے جناب رسول مختار صلعم مین
مانند کوکب پر انوار قرین آفتاب ضیا بار شرف اندوز خدمت بارفعت تھے
مین ایسے وقت خاص کو ایک ذریعہ قربت و اختصاص سمجھکر عرض پرداز
ہوا کہ ای رسول عرش وقار راز دار حضرت کردگار ہم اور مان باپ
ہمارے آپ پر نثار ہون اسوقت کوئی موعظہ زبان حق بیان اور کوئی
ہدایت لسان صدق ترجمان سے ایسی ارشاد فرمایئے کہ موجب فوز وفلاح
دارین باعث نجات و نجاح کونین ہو حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر التجای
مامول اسعاف مسئول تیرا منظور و قبول ہے ہم تجکو خاصان صحابت و رفاقت
اور مخصوصان اہلبیت عصمت و طہارت سے جانتے ہین بدین نظر تجکو چند
وصایاے صافیہ نصایح وافیہ سے ممتاز ہدایات شافیہ ارشادات کافیہ
سے سرفراز کرتے ہین کہ جامع ہدایت وارشاد حاوی صلاح و سداد کافل
امور معاش و معاد وسیلہ خیرات و مبرات ذریعہ نجات بسعادات
ہین پس لازم ہے کہ انکو بصدق اذعان و ایقان مانند حرز جان کے ملحوظ
و مکنون اور خزینہ خاطر و گنجینہ خیال مین مانند جواہر بے مثال کے مصئون
و مخزون رکھنا تاکہ تیرے واسطے ذریعہ تقوے و پرہیزگاری وسیلہ نجات
و رستگاری وثیقہ تقرب جناب باری موجب رضاے کردگاری ہو۔
(۱) یا اباذر اعبد اللہ کانک تراہ فان کنت لاتراہ فانہ یراک
واضح ہو کہ ازبسکہ اداے طاعت پروردگار عبادت حضرت آفریدگار

شکریہ منعم داوار ہر فرد بشر کو واجب و سزاوار ہی تو حضرت نے پہلے طریقۂ پرستش و تعلیم آداب عبادت و تکریم اس طرح سے تعلیم فرمایا کہ ای ابوذر عبادت خداوند گار اطاعت کردگار بخضوع و اخلاص اور بخشوع و اختصاص اسطرح سے بجالا کہ گویا حاضر حضور بارگاہ احدیت شرف اندوز درگاہ صمدیت ہوکر علانیہ مشاہدۂ جمال باکمال حضرت لم یزل ولایزال مطالعۂ انوار حضرت ذوالجلال کرتا ہی مگر چونکہ مشاہدۂ جمال باکمال چشم ظاہری سے متعسر اور ملاحظۂ جبروت و جلال بدیدہاے جسمانی سے متعذر ہی تو اسقدر بالقصر و بجزم و یقین جاگزین خاطر متین کر کہ ہر چند تو اُسکو نہین دیکھتا ہی مگر وہ تجھکو دیکھتا ہی اور ہر گاہ بادشاہ قہار و جبار خالق آفریدگار قادر مختار لیل و نہار تجھکو دیکھتا ہی تو پھر تو کسواسطے غیر کیطرف دیکھتا ہی تو منعم حقیقی خالق تحقیقی تیری طرف ہی اور تیری توجہ دوسری طرف ہی نظر عاطفت جناب احدیت تیری جانب معطوف ہی اور تو اشغال باطل مین مصروف امور لاطائل سے مالوف ہی نہ تجھکو جناب رب الارباب سے شرم و حجاب ہی نہ کچھ امید اجر و ثواب ہی نہ کچھ خوف عذاب و عقاب ہی پس عبادت جناب احدیت بجمعیت عقل و حواس بلا خطور ہواجس و وساوس اور طاعت جناب صمدیت بخضوع و اخلاص و خشوع و اختصاص اداکرنا لازم ہی۔

روایت

ایک شخص نے حضرت امیر علیہ السلام سے سوال کیا کہ آپنے مشاہدۂ جمال حضرت ذوالجلال کیا ہی حضرت نے فرمایا کہ اگر دیدار وجود و ملاحظۂ انوار شہود نہین کیا تو اُسکی عبادت کیونکر کی اُسنے عرض کیا کہ کیونکر مشاہدہ کیا حضرت نے فرمایا کہ لم تره العیون بمشاهدة العیان ولکن تراه القلوب بحقائق الایمان یعنے چشم سر سے لقاء جمال باکمال اُسکا محال و دشوار اور دیدۂ ظاہری سے مشاہدۂ

جلال اسکا نا منزا وار ہے مگر جنھاے دل اسکو بوسیلہ عرفان وایقان اور دیدہ ہاے باطن بذریعہ حقائق ایمان وانجان مشاہدہ کرتے ہین۔

روایت

منقول ہے کہ حضرت سید الاوصیا امام الاتقیا علیہ آلاف التحیۃ والثنا اسقدر محو عبادت کردگار مستغرق طاعت پروردگار ہوتے تھے کہ اس شاہ خیبر گیر کے جسم اقدس سے پیکان تیر نکالے جاتے تھے اور حضرت کو خبر نہوتی تھی۔

روایت

منقول ہے کہ ایک دن ایوان ولایت بنیان حضرت سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام مین آگ لگی اور لوگون نے غل کیا کہ یا ابن رسول اللہ النار النار لیکن وہ حضرت بدستور مشغول عبادت کردگار مستغرق طاعت پروردگار رہے تا اینکہ وہ آتش خاموش ہوگئی۔

اشارۃٌ فیھا بشارۃٌ

مدارج اخلاص اور معارج اختصاص مختلف ہین منجملہ انکے تین قسم مشہور ہین ایک یہ کہ بطمع نعمات ریاض رضوان وامید لذائذ فرادیس جنان عبادت کرے پس یہ عبادت مزدوران خدمتگذار بطمع حصول اجرت ہے اور ایک یہ کہ بخوف عقاب نار عذاب دار البوار وعتاب بادشاہ قہار عبادت کرے یہ عبادت غلامان خطاوار خادمان گنہگار بخوف عقوبت ہے اور ایک یہ کہ قطع نظر جمیع امور سے صرف ذات پاک جناب احدیت کو مستحق عبادت وسزاوار اطاعت سمجھکر عبادت کرے پس یہ عبادت مقربان خاص بندگان با اخلاص برگزیدگان با اختصاص ہے جو اعلے مدارج کمال اور اقصی معارج عرفان ذو الجلال ہے چنانچہ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوندا مین نے تیری عبادت بطمع جنت

یا بخوف عقوبت کبھی نہین کی بلکہ اسوجہ سے تیری عبادت کی کہ تیرا وجہ ولائق والا
قوابت بیمثال جمال باکمال سزاوار عبادات بیحد و نہایات مستحق طاعات بے نہایات
واضح ہو کہ مراتب خلوص اور طریقۂ حضور قلب اور منافیات خلوص مین اس
نحیف نے ایک رسالہ **کنوز قدسیہ** بعبارت فارسی تالیف کیا تھا اب اگر زمانہ
لیبہ مدار عمر ناپایدار حیات مستعار تقالیب لیل و نہار نے فرصت دیی تو ایک رسالہ
زبان اردو مین بھی تالیف کر کے پیشکش ارباب بصیرت ہدیۂ اصحاب خبرت
کیا جائیگا وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

(۳) اعلوات اول عبادۃ اللہ المعرفۃ بہ انہ الاول قبل کل شیٔ
فلا شیٔ قبلہ والفرد فلا ثانی لہ والباقی لا الی غایتہ فاطر السموات
والارض وما فیہما وما بینہما من شیٔ وھو اللطیف الخبیر وھو
علی کل شیٔ قدیر۔

یعنے ای ابوذر جان تو کہ اول عبادات افضل طاعات معرفت ذات وصفات
خالق موجودات مکون کائنات ہی کیونکہ ہر گاہ اُسکی معرفت سے جاہل اُسکی
عظمت لاہوتی سے غافل اُسکی شوکت ملکوتی جلالت جبروتی مین متساہل ہے
تو عبادت کسکی کریگا اور مجمل معرفت وخداشناسی یہ ہی کہ خالق کائنات ہر شیٔ سے
اول ہی جسکے ماقبل کوئی اول نہین اسواسطے کہ وہ واجب الوجود ہی اور اُسکا
وجود کسیوقت معدوم اور مفقود نہین فلہذا اُسکی ابتدا اور انتہا نہین وہی
اول ہی وہی آخر ہی وہی ازلی ہی وہی باقی ہی وہی ابدی ہی وہی سرمدی ہی پس
وہی قدیم ہی اور ہر شیٔ حادث ہی اور ہر حادث فانی ہی اور چونکہ بعضے اول مین
اشتباہ ہو سکتا تھا کہ کوئی ثانی یا ثالث بھی ہو تو حضرت نے فرمایا کہ وہ
فرد ہی جسکا کوئی ثانی نہین ہی یعنی کہ اُسکا کوئی شریک ذات سے

نہ شریک صفات نہ اُسکا کوئی معین و نصیر ہے نہ عدیل و نظیر بلکہ واحد یکتا فرد بے ہمتا ہے نہ بطور
عدد اضافی کے اول ہے جسکو منجملہ اعداد کے شمار کرسکتے ہین نہ اُسمین ترکیب اجزا یا اعضا ہے
جسکو مرکب تصور کرسکتے ہین نہ اُسمین ترکیب ذہنی ہے کہ جسکے وجود مین ہر جزو محتاج وجود
جزو دیگر ہو کیونکہ اگر ہر جزو اُسکا واجب الوجود ہو یا مثل و نظیر اُسکا واجب الوجود
ہو تو ہر ایک واجب الوجود مستقل بالذات موثر تام ہوگا اپنے وجود مین دوسرے کا
محتاج نہوگا نہ ایجاد عالم مین دوسرے کی شرکت کا محتاج ہوگا پس ایجاد عالم مین
تناقص ہوگا چنانچہ اگر ایک واجب الوجود کو خلقت زید مین اصرار اور دوسرے کو
انکار ہے تو وجود اُسکا محال و دشوار ہے اور اگر حسب مشیت ایک کے خلاف مشیت
دوسرے کے وجود اُسکا آشکار ہوگا تو ایک قوی و مختار دوسرا مجبور و ناچار ہوگا
پس یہ کامل الصفات مستقل بالذات نہ رہا اور اگر دونون کی مشیت باہم موافق
بایکدیگر مطابق ہے تو وجود زید کا ایک کے ارادہ سے ممکن الحصول ہے یا نہین اگر
ممکن الحصول ہے تو دوسرا خدا بیکار و فضول ہے اور اگر ناممکن الحصول ہے تو ہر واحد
دوسرے کا محتاج بالذات ناقص الصفات ہے اور اگر ایک نے زید کو پیدا کیا ایک نے
عمر کو پیدا کیا ایک نے رات کو ایک نے دن کو بنایا تو ایک خدا اُس فعل سے عاجز
ٹھہرا دوسرا اُس فعل سے عاجز ٹھہرا پس جو عاجز ہے وہ کامل الصفات نہین اور جو
کامل الصفات نہین وہ واجب الوجود بالذات نہین اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ
صفات خالق کائنات زائد علے الذات نہین ہے کیونکہ اگر زائد علے الذات ہوتے
تو ناقص بالذات محتاج بصفات ہوگا چنانچہ جبتک ہر صفت اُسکو شامل ہوگی
اُسکی ذات کامل نہوگی اور اگر ہر صفت علحدہ مستقل و موجود بالذات تصور کیجاوے
تو تعدد واجب الوجود لازم آویگا اور ہر صفت مستغنی بالذات ہوگی ایک کو دوسرے
کی ضرورت نہوگی اور اگر ضرورت ہوگی تو مرکب ہوگا ایک دوسرے کا محتاج

ہوگا اس صورت مین مستغنی بالذات کامل الصفات قدیم بالذات نہ رہا پس یہ
سمجھنا چاہیے کہ وہ واحد یگانہ ہی اپنی ذات وصفات مین اور صفات اُسکی عین ذات
ہی نہ زائد بر ذات بلکہ اطلاق تعدد صفات اُسکا بنظر تعدد متاثرات ہی چنانچہ جو
اثر اُسکا آفرینش مین ہی اُسکو صفت خلق وایجاد کہتے ہین اور جو اثر اُسکا اسطرح سے
متعلق ہی اُسکو صفت علم کہتے ہین پس عین ذات اُسکی عین صفات ہی نہ زائد بر ذات
اور واضح ہو کہ واجب الوجود کا اعیان ممکنات مین حلول کرنا نا روا ہی اور
ممکنات سے اتحاد کرنا ناسزا ہی اور اطلاق وحدت وجود ناز یبا ہی ورنہ ہر معلول
علت تام ہو جاویگا اور علت تام معلول ہو جاویگی اور جب وہ صفت اپنی موصوف
مین نہ رہی تو نہ یہ شئ ممکن الوجود رہی نہ خدا واجب الوجود رہا پس نہ قادر ہی نہ مقدور
نہ عالم ہی نہ معلوم نہ خالق ہی نہ مخلوق اور یہ امر سراسر باطل نزد اعتبار سے عاطل ہی
فلہذا بالضرور خالق کل علت تام مستقل بالذات کامل الصفات واحد یکتا فرد
بے ہمتا ہی نہ اُسکا شریک ومشیر ہی نہ عدیل ونظیر ہی نہ کسی مین حلول کرتا ہی نہ کسی مین
نزول کرتا ہی نہ کسی سے اتحاد ہی نہ وحدت ایجاد ہی اور ہرگاہ معلوم ہوا
کہ وہ واجب الوجود ہی یعنے کبھی معدوم نہ تھا نہ کبھی معدوم ہوگا تو ثابت ہوا
کہ وہ ازلی ہی جسکی ابتدا نہین اور باقی ہی جسکی انتہا نہین اور ہرگاہ یہ معلوم ہوا
کہ وہ موثر کامل علت کل ہی تو وہی صانع مصنوعات مبدع مبدعات مکون
کائنات خالق ارض وسموات آفرید گار موجودات ہی اور جو کہ اُسنے بعلم
وحکمت آفرینش کی ہی تو عالم معلومات ہی اور وہ آفرینش بسبب ارادہ ومشیت
ہی تو وہ قادر مقدورات ہی اور جناب رسالت مآب نے بدین وجہ لطیف
فرمایا کہ کنہ ذات اُسکی ہر فہم سے باریک تر اور تمامی ادراکات اور تعلقات
اور قیاسات سے لطیف تر ہی کیونکہ جملہ محسوسات اور معقولات سے ذات پاک

اُسکی برتر ہی اور نیز بدین وجہ اُسکو لطیف فرمایا کہ وہ خالق اشیاء لطیفہ نادیدہ ہی جو غیر مرئی اور غیر مشہود ہی مثل ارواح لطیفہ اور ذرات خفیفہ کے اور نیز بدین وجہ لطیف فرمایا کہ وہ عالم اشیا لطیفہ ہی مانند عناصر اربعہ و اجرام لطیفہ و ارواح و اجسام لطیفہ کے اور نیز بدین وجہ لطیف فرمایا کہ لطف و انعام اُسکا اتمام اور احسان و اکرام اُسکا عام ہی اور جبکہ وہ خالق ہر شئی ہی تو ضرور ہی کہ وہ عالم و خبیر دانا و بصیر ہو کیونکہ اگر صاحب علم و خبیر نہوگا تو وہ ایجاد موجودات نظم و نسق کائنات بحسب ارادہ و مشیت موافق حکمت و مصلحت کیونکر کریگا اور ضرور ہی کہ وہ قادر و مختار بھی ہو کیونکہ اگر قادر نہوگا تو عاجز ہوگا اور یہ منافی قدرت و کمال و فخامت عز و جلال ہی اور اگر موجب ہو مانند آتش سوزان کے جو اپنے اشتعال حرارت مین مجبور و ناچار ہی اور مانند آفتاب تابان کے جو اپنی تجلی مین بے اختیار ہی تو لازم ہوگا کہ ہر شئی کبھی معدوم و زائل نہو کیونکہ ہر شئی مین اُسکا اثر کامل ہی اور وجود متاثر و موثر باہم مرتبط و متصل ہی حالانکہ ہر شئے کبھی موجود و مشہود ہی اور کبھی معدوم و مفقود ہی پس ثابت ہوا کہ واجب الوجود صاحب ارادہ و اختیار مالک قدرت و اقتدار ہی ۔

(۳) ثُمَّ الایمانُ بی والاقرار بانَّ اللہ تعالیٰ ارسلنی الی کافۃ الناس بشیرًا و نذیرًا و داعیًا الی اللہ باذنہ سراجًا منیرًا ۔

ہر گاہ جناب سید المرسلین اول اصول دین مبین افضل معارف شرع متین یعنی معرفت توحید جناب رب العالمین بیان فرماچکے تو اب بعد اسکے اصل اصول ایمان اعتقاد واجب الاذعان تصدیق لازم الایقان کا بیان فرماتے ہین کہ اپنے علیہ و علیہم سبحانات حضرت مقتدی مقام واسطے ہدایت و ارشاد انام رہنماے خاص و عام کے رسول برحق و رہنماے صادق تمام بندگان نیکوکار و اشقیا

پرہیزگار مطیعان خوش کردار عابدان ابرار زاہدان تقوی شعار کو بشارتہاے نامتناہی سے شادان وشادمان کرتے ہین اور بندگان بدکردار اور کفار اشرار اور فساق وفجار کو عذابہاے الٰہی سے خائف وترسان کرتے ہین جانب توحید حضرت احدیت کی دعوت اور طرف طاعات جناب صمدیت کے ہدایت کرتے ہین ہم واسطے عالم وعالمیان کے چراغ ہدایت وارشاد ہین اور جہان وجہانیان کے واسطے شمع صدق وسداد ہین۔

ارشاد فیہا السداد

اثبات نبوت بوجہ ازالۂ غفلت

واضح ہو کہ بنا بر مذاق اصحاب فہم وفراست وارباب حکمت وکیاست ضرورت نبوت یہ ہے کہ از بسکہ انسان ضعیف البنیان عوامل ہوا حس دنیاے فانی زائل وساوس شیطانی مکائد شہوات نفسانی مین اسیر وگرفتار ہے اور نشاء شراب جہل ونادانی غفلت اشتغال لذات فانی مکارہ تعیشات زندگانی مین مدہوش وسرشار بدین وجہ مصالح معاش ومعاد منافع صلاح وسداد مضار امور عقبا سے غافل اور فلاح ونجاح عقباوی حسن وقبح معاملات دنیاوی سے ذاہل شرف طاعات وعبادات سے نادان وجاہل ہے ہمیشہ خواب غفلت اور جہالت مین بیہوش زخارف دنیاے دنی سے ہمدوش معشوقان دنیوی سے ہم آغوش اطاعت نفس امارہ سے حق فراموش امور باطل پر مائل اشتغال لاطائل مین شاغل امور خیر مین کاہل اکتساب سعادات مین متساہل ہے پس ضرور ہوا کہ ایک ہادی صراط مستقیم رہنماے دین قویم عالم معالم ربانی عارف معارف یزدانی واقف اسرار دو جہانی کاشف رموز ایمانی مہبط وحی والہام سبحانی واسطے ہدایت وارشاد امور معاش ومعاد تعلیم منافع ومضار عباد تادیب امور صدق وسداد تنبیہ ارباب فتنہ وفساد کے مبعوث کیا جاے

پس اگر معرفت امور معاش و معاد نہو گا تو تمامی عباد کی رہنمائی نہ کر سکیگا اور اگر واقف امور عقبا وہی نہو گا تو مہالک ضلالت و گمراہی اور مخاوف عقوبات الٰہی سے رہائی نہ دیسکے گا اور اگر بوحی والہام حضرت ملک العلام سرفراز اور عصمت و طہارت معاصی و آثام سے ممتاز ہو گا تو اوسکی ہدایت و ارشاد کو دیگر عباد سے امتیاز ہو گا کیونکہ ہر شخص کو اپنی عقل و فراست پر اعتماد و اطمینان اور اپنے علم و حکمت پر غرور و طغیان ہے پس ضرور ہوا کہ کوئی شخص بجانب خالق انام قابل وحی والہام واسطے ہدایت انام کے مامور بہ تبلیغ احکام کیا جاوے جو لغزش و خطا سے مبرا اور جہالت و نفسانیت سے معرا ہو اور جو کہ امور خیر کیواسطے ترغیب اور امور شر کے واسطے ترہیب ضرور ہے لہذا واسطے فضائل کریمہ جمیلہ خصائل جلیلہ جزیلہ کی لذات لذائذ بہشت نعیم نوید خوشنودی پروردگار کریم دیوے اور واسطے خصائل خسیسہ دنیہ رذائل خبیثہ ردیہ کی تخویف عذاب الیم ترہیب عقوبات نار جحیم فرماوے اور ہرگاہ زبان مخبر صادق و بیان رسول برحق سے حالات نار جحیم و نعمات دار نعیم مسموع ہونگے تو بسبب خوف عقاب قہاری اور خشیت عذاب جباری کے ہر خلوت و جلوت مین امور قبیحہ سے پرہیز و افعال شنیعہ سے گریز لازم امتثال احکام اقدس الٰہی انقیاد شریعت رسالت پناہی متحتم ہو گا اور اگر با وصف اسکے بھی بسبب شقاوت نفسانی یا غوایت شیطانی یا جہل و نادانی یا طمع زخارف فانی کے ارتکاب امور قبیحہ افعال شنیعہ پر اصرار کریگا تو حدود و تعزیرات شریعت اور قصاص و دیات و دیگر احکامات طریقت سے جزا و سزا پاویگا پس نفس الامر مین دین مبین و شرع متین حضرت سید المرسلین جامع مصالح دنیا و دین حاوی امور صدق و یقین افضل شرائع انبیاء مرسلین ہے اب رہا یہ امر کہ یہ ارشادات و ہدایات موجب فلاح و نجات موافق رضاے

خالق کائنات مطابق وحی و الہامات ہین تو تصدیق اُسکی معجزات و کرامات نبویہ ہدایات و ارشادات مصطفویہ سے واضح ہی کیونکہ ایسے مضامین عالیہ ہدایات صافیہ مواعظ شافیہ ارشاد فرمانا بجز تائیدات ربانی الہامات سبحانی متعسر ہی اور تمامی بنی آدم کو بجز برگزیدہ خداوند عالم کے ایسے جواہر کلم جوامع حکم ظاہر کرنا متعذر ہی چنانچہ قرآن مجید فرقان حمید احادیث حضرت ختم المرسلین روایات ائمہ معصومین علیہم السلام سے جسقدر احکام شرعیہ معالم دینیہ معارف یقینیہ واسطے مصالح دنیویہ اور طریقہ تہذیب اخلاق و عادات اصلاح حالات و صفات آداب حسن معاشرت و معاملات وظائف ادعیہ و مناجات طرز اداے عبادات و طاعات انواع مواعظ و ہدایات صنوف نصائح و ارشادات مستفاد ہین اُس سے ظاہر ہوتا ہی کہ یہ حضرات مؤید بتائیدات غیبیہ موفق بتوفیقات لاریبیہ مطرح انوار الہام مہبط وحی خالق الانام مقرب درگاہ ذوالجلال و الاکرام بہترین کافۂ انام ہادیان تمامی خاص و عام ہین اور اسیواسطے جناب رسالتمآب نے بعد معرفت جناب احدیت کے معرفت نبوت اور بعد اُسکے معرفت اہلبیت عصمت و طہارت تلقین فرمائی۔

(۴) نحو حب اھلبیتی الذین اذھب اللہ عنھم الرجس و طھرھم تطھیرا ۔

یعنے اے ابوذر بعد اسکے محبت اہلبیت طاہرین اختیار کر اور ولایت و طاعت ائمہ معصومین کا اقرار کر کیونکہ اُنکو خداوند بے نیاز نے تمامی ارجاس و ازلام سے طاہر معاصی و انجاس آثام سے مطہر انوار معارف غیبیہ و اسرار رموز لاریبیہ سے منور فرمایا ہی اور اسیوجہ سے بموجب مذہب امامیہ اثنا عشریہ کے واجب سمجھا گیا ہی کہ امام زمان جمیع فضائل و کمالات مین افضل تمامی رعایا

مکارم عادات مین اکمل ہون جمیع گناہان سے معصوم عارف جمیع حکم و علوم ہون شجاعت و سخاوت مین معروف عصمت وطہارت سے موصوف عبادت و قناعت سے مالوف ہون عدالت و مروت مین افضل زمان شریعت و طریقت مین اکمل دوران علوم حکمت مین افسر جہان وجہانیان ہون بخلاف اہل خلاف کے کہ افضلیت و اعلمیت و عصمت کو شرط صحت خلافت نہین قرار دیا بلکہ جاہل ہو یا فاسق ہو یا فاجر ہو خلیفہ جہان مطاع واجب الانقیاد و الاتباع ہو سکتا ہے پس درمیان فریقین کے تطویل قال و مقال بیجا اور انجرار بحث و جدال ناروا ہے جبکہ اُنکا عقیدہ اور ہے ہمارا عقیدہ اور ہے اُنکے شرائط اور ہین ہمارے شرائط اور ہین اُنکے امام اور ہین ہمارے امام اور ہین تا اینکہ بعض علماے اہل سنت نے اسلام کو بھی شرط صحت خلافت نہین قرار دیا پھر اب محل نزاع و مقال گنجایش بحث و جدال ضرورت قیل و قال باقی نہین رہی قال اللہ تعالے ان الابرار لفی نعیم و ان الفجار لفی جحیم فکفی اللہ المومنین القتال والیہ المبدء والمآل ۔

(۵) واعلم یا اباذر ان اللہ عزوجل اهلبیتی فی اُمتی کسفینۃ نوح من رکبها نجا ومن رغب عنها غرق وهو مثل باب حطۃ فی بنی اسرائیل من دخلہ کان امنا ۔

یعنے جان تو ای اباذر کہ خداوند غفار نے میرے اہل بیت اطہار کو اس اُمت گنہگار مین مانند کشتی نوح کے سفینۂ نجات و نجاح زورق فوز و فلاح گردانا ہے پس جو شخص راکب سفینۂ محبت اہل بیت طاہرین تابع اوامر و احکام ائمۂ معصومین ہوگا وہی شخص ناجی و رستگار مستحق ثواب دار القرار مقرب درگاہ کردگار لائق خوشنودی پروردگار ہوگا اور جو شخص اُنکی اطاعت و انقیاد سے

عدول و انحراف اُنکی محبت و اعتقاد سے نکول و استنکاف کریگا وہ شخص غریق
بحر ادبار حریق کرہ نار داخل دار البوار مستاصل عقوبت قہار ہوگا اور ہمارے
اہل بیت جلیل مانند باب حطۃ بنی اسرائیل کے ہین کہ جو اُس دروازہ سے داخل ہوا
اُسکو عذاب اُخروی سے اطمینان حاصل ہوا اور جسنے مخالفت کی وہ جہنم مین واصل
عقوبت کونین کے قابل ہوا چونکہ حضرت رسول مختار نے اہل بیت اطہار کو نظیر باب
حطۃ بنی اسرائیل قرار دیا ہے پس توضیح اُسکی دوسری حدیث متفق علیہ بین الفریقین سے
ظاہر ہے یعنے انا مدینۃ العلم و علےؑ بابھا فمن اراد العلم فلیأت بابہ
پس جو شخص طالب علم و عرفان راغب دین و ایمان ہوگا وہ دروازۂ شہر پناہ سے
داخل اور شہر علم تک واصل ہوگا اب رہا یہ اشتباہ کہ بموجب حدیث ستفترق
امتے علے ثلاثۃٍ و سبعین فرقۃً کلھا فے النار الا واحدۃ منجملہ تہتر فرقہ
اسلام کے کونسا فرقہ ناجی ہے اور کونسا فرقہ ناری ہے تو حدیث متفق علیہ بین الفریقین
مثل اھلبیتی کمثل سفینۃ نوحٍ من رکبھا نجا سے صاف ظاہر ہے کہ
راکبان سفینۂ محبت اہل بیت طاہرین ناجی ہین اور یہ وہی لوگ ہین جو اسمائے
متبرکہ اہل بیت طاہرین کو حرز جان اور شب و روز ورد زبان کرتے ہین انھین کے
احادیث و روایات طریقہ عبادات و مناجات منقول کرتے ہین مسائل حلال
و حرام اور معاملات و معاہدات اور طہارات و نجاسات مین اُنھین کے
احکام کو اپنا مختار و معمول کرتے ہین اُنھین کو ذریعہ قبول دعوات و اذکار سمجھتے
ہین اُنھین کی شفاعت کے خواستگار اُنھین کے توسل سے امیدوار رحمت غفار
رہا کرتے ہین اور بموجب حدیث شریف نبوی علےؑ باب الحطۃ اُنھین کے
در پر جبہہ سائی عجز و انکسار اور بموجب حدیث شریف حب علےؑ براءۃ من
النار اُنھین کے خمخانۂ محبت سے سرشار رہا کرتے ہین اللھم اجعلنا من ...

محمد وعلی والہما الاطہار وارزقنا شفاعتہم فی دار القرار۔

(۶) یا اباذر احفظ ما اوصیک بہ تکن سعیدا فی الدنیا والآخرۃ یا اباذر نعمتان مغبون فیہما کثیر من الناس الصحۃ والفراغ۔

یعنے ای اباذر ہم نصیحت حق طراز تیرے سامع نواز کرتے ہین اُسکو لوح خاطر پہ منقوش حاشیہ خیال پر محفوظ گوشۂ دل مین مرکوز رکھ تاکہ سعادت دارین فلاح کونین تجھکو حاصل ہو ای ابوذر دو نعمت جسمانی عطیہ ربانی ایسی ہین کہ اُنمین انسان فریب کھاکر ندامت و پشیمانی اُٹھاتا ہی ایک صحت جسمانی کہ انسان اُسکی قدردانی نہین کرتا ہی حالانکہ جو کام صحت مین ہوسکتا ہی بیماری مین نہین ہوسکتا ہی دوسری نعمت وقت فرصت ہی لیکن انسان وقت فرصت کو غنیمت نہین جانتا ہے اور جب فوت ہوجاتا ہی تو پھر تحسر و تاسف او تالم تلہف لاحق ہوتا ہی۔

(۷) یا اباذر اغتنم خمسا قبل خمس شبابک قبل ہرمک وصحتک قبل سقمک وغناک قبل فقرک وفراغک قبل شغلک وحیاتک قبل موتک۔

ای ابوذر پانچ چیزون کو قبل پانچ چیزون کے غنیمت سمجھنا (۱) عنفوان جوانی وریعان شباب زندگانی کو قبل زمان پیری کے وناتوانی کے غنیمت سمجھنا کیونکہ اگر شباب زندگانی اور آوان نوجوانی مین طاعات ربانی عبادات یزدانی نہ کریگا تو پھر وقت حلول پیری وناتوانی ہنگام نزول اسقام جسمانی وآلام روحانی وانقراض ایام زندگانی کیا کرسکے گا (۲) صحت بدنی اور سلامت جسمانی کو قبل بیماری وناتوانی کے غنیمت سمجھنا کیونکہ جو افعال حمیدہ واعمال پسندیدہ زمان صحت وآوان عافیت مین کرسکتا ہی وہ ایام بیماری وعلالت مین نہین کرسکتا ہی بلکہ وہ زمان مجبوری وناچاری ہنگام نالہ وزاری وقت درد و بیقراری ہے

کہ تو اوائے طاعات جناب باری تحصیل نیکوکاری وخوش کرداری سے عاری ہوجاویگا (۳) اگر صاحب ثروت ہو تو اُس متاع و بضاعت کو قبل ورود فقر و غربت کے غنیمت سمجھتا کیونکہ جسقدر مال و دولت صرف راہ جناب احدیت کریگا ایام فقر و مصیبت مین نہ کرسکے گا پس اگر اُس مال کو ملاعب و ملاہی ممنوعات و مناہی مین صرف کریگا تو ایام فقر مین مصارف امور خیر سے محروم و مایوس اور اُس صرف بیجا سے پرحسرت و افسوس رہیگا (۴) اوقات فرصت و ایام فراغت کو قبل اشتغال دنیائے فانی اور مشاغل جسمانی کے غنیمت سمجھنا کیونکہ بوقت فرصت عبادت جناب احدیت و طاعت حضرت صمدیت بخوبی کرسکتا ہی اور اگر اوقات فرصت منقضی اور حالات فراغت منتفی اور اشغال باطل مستولی ہوجاوینگے تو پھر بجز یاس و حسرت اور انفعال و ندامت کے کچھ حاصل نہوگا۔

حدیث

منقول ہی کہ بعد موت کے چوبیس صندوق مقفل و استوار مقابل ساعات لیل و نہار مفتوح ہونگے کہ وہ سب خزینۂ اوقات عمر فانی گنجینۂ ایام زندگانی ہین چنانچہ بعض صنادیق لوامع نور و سواطع فرحت و سرور و خوشبوہائے موفور نکہت ہائے نامحصور سے معمور ہونگے پس ملائکہ کرام بیان کرینگے کہ یہ اوقات وے ہین کہ جسمین طاعات ربانی عبادات یزدانی حسنات ایمانی سعادات جاودانی کو حاصل کیا ہی اور بعض صنادیق سے ظلمتہائے تیرہ و تاریک بوہائے ناگوار عفونتہائے گندہ و مردار ظاہر و آشکار ہوگی یہ وہ ساعات ہین کہ جسمین افعال ردیہ اعمال دنیہ اشغال خسیسہ حرکات خبیثہ کارہائے ناصواب کا ارتکاب کیا ہی اور بعض صنادیق مانند دلہائے مایوس اور خاطرہائے

بیان اوقات بعد موت

بر افسوس کے خالی ہونگے یہ وہ اوقات ہین کہ ارتکاب خیر و شر سے بیکار رہا سے
ثواب و عقاب سے معرا رہتا تھا یا اُسوقت خواب نوشین مین غافل یا مشارب
و ماکل یا دیگر مشاغل مباح مین شاغل تھا پس اُسوقت اپنے تضئیع اوقات
زندگانی سے متاسف و متحسر اور نقصان سرمایۂ ایام عمر فانی سے متالم و
متاثر ہوگا (۵) ای ابوذر حیات کو قبل ممات کے غنیمت سمجھنا کیونکہ جو کچھ
اکتساب حسنات و خیرات تحصیل سعادات و برکات ایام حیات مین
کرسکتا ہی وہ بعد وفات و ممات نہین کرسکتا ہی چنانچہ بعد موت کے حس
و حرکت دشوار ہر عضو بیکار ہر عمل مین بے اختیار ہر فعل مین مجبور رہنا جاری ہی
نہ وجود اعضا و جوارح جسمانی ہی نہ بقاے آلات زندگانی ہی نہ اداے عبادات
ربانی کا کچھ اختیار نہ عمر گذشتہ کا کچھ چارۂ کار ہی جو زمانۂ حیات ذریعہ تحصیل
سعادات وسیلۂ اکتساب نجات تھا اُسکو ملاعب و ملاہی محارم و مناہی مین
کھو چکا پس بجز حسرت و حرمان کے اب کیا ہوسکتا ہی۔

روایت

منقول ہی کہ ایک دن فرمانرواے کشور دنیا و دین حضرت امیر المؤمنین ع
تشریف فرماے گورستان مسلمین ہوے اور زبان ہدایت ترجمان سے ارشاد
فرمایا السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ بجواب اُسکے آواز آئی علیکم
السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ حضرت نے فرمایا ہم حالات دنیا کی تمکو خبر دین
یا تم ہمکو اپنے حالات سے خبر دوگے آواز آئی کہ آپ ہمکو خبر دیجیے حضرت نے
فرمایا ازواجکم قد تزوجوا و اموالکم قد قسمها وراثکم و حشر
فی الیتامی اولادکم و المنازل التی شیدتموها و بنیتموها
سکنها اعداءکم فا خبار کی یہ ہین تمھاری زنان با حسن و جمال ازواج

پری تمثال زیب آغوش اجانب و اغیار ہمکنار رقیبان عیار ہین خزائن اموال
و دولت و دفائن متاع و ثروت نصیب وارثان و اہل قرابت دست بردار
باب عداوت و خصومت ہین اولاد و احفاد تمھاری بے سرپرست و یتیم اسیر
مصیبت ہاے عظیم گرفتار کربت ہاے الیم ہین اور عمارات مشیدہ و رفیعہ مکانات
بدیعہ و منیعہ تمھارے مسکن دشمنان نصام ماواے اعادی ناقہ جام مستقر
غاصبان بدانجام ہین۔ اب تم اپنا حال بیان کرو اموات نے جواب دیا کہ
قد تخرقت الاکفان وانتشرت الشعور وتقطعت الجلود
وسالت الاحداق علے الخد ودوتدازلت المناخر والافواہ
بالقیح والصدید وما قدمناہ وجدناہ وما انفقناہ ربحناہ
وما خلفناہ خسرناہ ونحن مرتھنون بالاعمال نرجوا من اللہ الغفران
بالکرم والامتنان یعنے کفنہاے جسمانی ہمارے پارہ پارہ ہو گئے اور بال
اور گیسوہاے عنبرین بو ہمارے پریشان ہوکر تودہ خاک ہو گئے اندام نازنین
اور اجسام نزاکت آگین ہمارے نیست و نابود اور پیرایہ سیمین لبہاے
رنگین ہمارے معدوم و مفقود ہو گئے دیدہاے سرمہ آلود ہمارے آب شیر روان
اور رخسارہاے حسن آلود ہمارے قرین خونناب ہوکر بہ گئے جو کچھ ہمنے
زاد راہ عقبیٰ پیشتر بھیجا تھا وہ ہمنے پایا اور جو کچھ صرف امور خیر کیا تھا اُسکا
نفع پایا اور جو کچھ ہم چھوڑ آئے تھے اُس سے نقصان اُٹھایا اب ہم اپنے
اعمال مین وابستہ و مرہون ہر طرح سے مایوس و محزون ہین خداوند
غفار سے ہر وقت امیدوار ہین کہ اپنے لطائف لطف و احسان و منائح
کرم و امتنان سے ہمارے گناہون کو بخشدے۔

(۸) یا اباذر ایاک والتسویف باملک فانک [illegible] بیومک و [illegible]

بعدہ فان یکن غد لک فکن فی الغد کما کنت فی الیوم وان لم یکن غد لک لم تندم علی ما فرطت فی الیوم۔

مذمت طول امل

ای ابو ذر امید دور و دراز آرزو ہای غفلت طراز سے پرہیزا ور تاخیر و تطویل لاطائل تسویف و تاسیل بیجا سے گریز کر امروز کا فردا پر ٹالنا بیکار اور فردا کو پس فردا محول کرنا ناسزا وار ہی کیونکہ آجکے دن تو موجود و برقرار اور عمل نیک کرنے کا تجھکو اختیار ہی لیکن دوسرے دن کچھ معلوم نہین کہ تو موجود ہوگا یا معدوم اور اعمال نیک سے کامگار ہوگا یا محروم پس اگر تو دوسرے دن بھی زندہ و خوش حال رہا تو اعمال حسنہ روز گذشتہ سے مطمئن البال رہیگا اور مثل روز گذشتہ کے آج بھی امور خیر مین مصروف عبادت الٰہی سے مالوف محبت خدا مین مشغوف رہیگا اور اگر دوسرے دن نشانۂ تیر قضا شکار شہباز فنا ہوگیا تو اعمال خیر ہونے سے نادم و پشیمان پر حسرت و ارمان گریان و نالان جاویگا یاب تلافی امور مسدود چارۂ کار مقصود مفقود ہوجاویگا۔

ہدایت

آفات طول امل

واضح ہو کہ اس طول امل سے چار قبائح عظیمہ فضائح ذمیمہ پیدا ہوتے ہین (۱) انسان غافل اور نفس جاہل کو خیال باطل ہوتا ہی کہ ابھی عمر ناپائدار ثابت و برقرار ہی عبادت کردگار مین تعجیل کرنا بیکار ہی تا اینکہ ایام جوانی ہوا و ہوس نفسانی لذائذ دنیاے فانی مین گذر جاتے ہین بعد اسکے ایام پیری مین یہ خیال ہوتا ہی کہ آج ضعف و اضمحلال ہی یا کچھ ملال و کلال ہی یا کسیطرح کا انتشار و اختلال ہی اب دوسرے وقت تدارک مافات تلافی نقصانات کرینگے تا اینکہ وقتاً فوقتاً انحلال و اضمحلال اور آناً فآناً آثار فنا و زوال کے

ترقی ہوتی ہی اور آخر کار چراغ حیات تصادم صرصر ممات سے منطفی اور حباب آب روان
عمر گرداب فنا اور طوفان قضا سے منتفی ہو جاتا ہی (۲) بسبب آرزوے طول حیات
ناپایدار اور اعتبار بقاے عمر بے اعتبار کے توبہ و استغفار سے محروم و بر کنار رہتا ہی
تا اینکہ کشتی حیات یکبارگی دفعتہً تلاطم امواج قضا سے غرق گرداب فنا ہو جاتی ہی اور مہلت
ساعت واحد واسطے توبہ و انابت کے نہین ہوتی ہی (۳) آرزوے دور و دراز موجب
طول حرص و آز ہوتی ہی چنانچہ اس نیت سے کہ عمر طویل ہی اور مال ناکافی و قلیل ہی
نہ دولت موجودہ پر قناعت کرتا ہی نہ صرف راہ جناب احدیت کرتا ہی نہ کچھ سامان
زاد آخرت کرتا ہی (۴) بسبب امل دور و دراز کے دل سے خوف عقبیٰ فراموش اور نفس
سرکش بادۂ غفلت سے مدہوش اور خمخانۂ دماغ مین صہباے شقاوت کو جوش ہوتا ہی
پس ہمیشہ خداوند عالم سے غافل اور امور عقبیٰ مین متساہل اور اشتغال لاطائل مین شاغل
رہا کرتا ہی بدین وجہ امید امور خیر بیحاصل اور حصول فوز و فلاح عقبیٰ مشکل ہو جاتی ہی

بیان اعتباری امید صبح و شام

(۹) یا اباذر کم مستقبل یوماً لا یستکملہ و منتظر غداً لا یبلغہ۔

ای ابوذر بہت لوگ وقت صبح امیدوار شام ہوتے ہین لیکن قبل شام کے محروم و ناکام
رہجاتے ہین اور بہت لوگ انتظار صبح کرتے ہین لیکن قبل صبح کے بے نیل و مرام مرجاتے
ہین بسبب انقطاع رشتۂ زندگانی کے امیدوار شام کو شام نصیب نہین ہوتی اور
بسبب انقلاع بنیاد عمر فانی کے طلبگار صبح کو صبح دلارام نصیب نہین ہوتی ہے۔

بیان سرعت فنا

(۷) یا اباذر لو نظرت الی الاجل و مسیرہ لا بغضت الامل و غرورہ۔

ای ابوذر اگر تو چشم عبرت بین اور دیدۂ حیرت آئین سے نظر کرے کہ صرصر زندگانی
اس دار فانی سے کس سرعت آنے کے ساتھ گذر جاتی ہی اور برق اجل انسانی کس
عجلت ناگہانی کے ساتھ در آتی ہی تو امید دور و دراز سے تجھکو کراہت و نفرت

اور حرص و آز حسرت طراز اور مکر و فریب نفس عربدہ باز سے تجھکو عداوت ہو جاوے

(۱۱) یا اباذر کن کانک فی الدنیا غریب او کعابر سبیل و عد نفسک من اصحاب القبور۔

ای ابوذر دنیائے ناپائدار مین اسطرح مقام و قرار کر کہ گویا ایک غریب الوطن تارک مسکن ہی یا کوئی مسافر کسی منزل پر چلنے مین واسطے چند نفس کے فروکش ہے نہ وہان اُسکو قیام مستقل نہ وہ منزل اُسکا مقام و محل ہی بلکہ قبر بیم وحشت تیرا مکان مستقل اور گور پر دہشت تیرا اصلی مقام و منزل ہی بس سزاوار ہی کہ تو اپنے تئین اصحاب قبور سے شمار کر کہ جنکا قبر مین پوست و استخوان اور دنیا مین انکا نام و نشان باقی نہین رہا۔

اہل دنیا غریب الوطن

حکایت

حکایت بہلول

ایک دن بہلول نیکوکار دیوانہ وار اسپ نے پر سوار جاتے تھے ہارون رشید نے التماس کیا کہ ای زاہد پرہیزگار کوئی نصیحت میرے گوش گذار کر بہلول نے کہا کہ ایھا الامیر ھذہ قصورکم وھذہ قبورکم یعنے ای امیر عالی وقار تمہین سبکے یہ مکانات زرنگار عمارات طلاکار ہین اور تمہین سبکے یہ قبور پر غبار گورستان عبرت آثار ہین کل تو مکانات رفیعہ مین قیام اور عمارات بدیعہ مین مقام تھا اور آج اُنکو قبر تنگ و تاریک مین آرام ہی نہ فرش و لحاف ہی نہ خلعت کمخواب و زری باف ہی نہ مال و جمال ہے نہ شوکت و اقبال ہی بلکہ فراش خاک و غبار مکان تیرہ و تار مقام کژدم و مار ہی عجیب حالت بیکسی و غربت مقام تنہائی و وحشت لائق تاسف و حسرت ہے فاعتبروا یا اولی الابصار۔

(۱۲) یا اباذر اذا اصبحت فلاتحدث نفسک بالمساء واذا امسیت فلاتحدث نفسک بالصباح۔

صبح کو شام کی اور شام کو صبح کی امید نہ رکھنا چاہیئے

اے ابوذر اگر تجھکو صبح نصیب ہو تو شام کا انتظار اور شب کو اپنی عمر مین شمار نہ کرنا اور اگر شام نصیب ہو تو صبح کا انتظار اور بقاے زندگی کا اعتبار نہ کرنا ہزارون آدمی تمناے شام مین مرگئے اور اُنکو شام دیکھنا نصیب نہوا اور ہزارون آدمی تمناے صبح مین مرگئے اور اُنکو صبح کا دیکھنا نصیب نہوا پھر تجھکو صبح ہونے پر کیا اعتماد واطمینان اور شام دیکھنے کا کیا اذعان وایقان ہے۔

(۱۳) یا اباذر خذ صحتك قبل سقمك ومن حیاتك قبل موتك فانك لا تدری ما اسمك غداً۔

ایام صحت وحیات کا صرف امور خیر مین کر

اے ابوذر تو قبل بیماری وعلالت کے اپنی تندرستی وصحت سے ایک حصہ صرف توشۂ عاقبت کر کیونکہ اگر علیل وبیمار شدائد مرض سے نحیف وزار درد والم سے دلفگار چنگال مرض مین گرفتار ہوجاویگا تو جینا ناگوار دنیا ومافیہا سے دل بیزار ہوجائیگا تحصیل سعادات واکتساب مثوبات وشوار اذخار حسنات سے مجبور وناچار ہوجاویگا اور اپنی حیات سے قبل حلول ممات کے ایک حصہ صرف طاعات وعبادات بذل خیرات وحسنات کر کیونکہ بعد مرنے کے تو محروم ومایوس پرحسرت وافسوس ہوجاویگا آج تو زندون مین تیرا نام اہل دنیا کے ساتھ مقام ہے مگر معلوم نہین کل تیرا کیا نام ہوگا یعنے صاحبان حیات مین تیرا نام ہوگا یا اموات مین نام ہوگا سعداے اخیار کے ساتھ بہشت مین مقام ہوگا یا اشقیاے گنہگار کے ساتھ دوزخ مین قیام ہوگا پس جسقدر ہوسکے صحت جسمانی اور سرمایۂ زندگانی کو رضاے ربانی مین بذل وایثار اور متاع صحت وحیات کو راہ خدا مین تصدق ونثار کر۔

(۱۴) یا اباذر ایاك ان تدرکك الصرعة عند الغرة فلا تمکن من الرجعة ولا یحمدك من خلفت بما ترکت ولا یعذرك من تقدم علیه بما اشتغلت به۔

اے ابو ذر پرہیز کر اس بات سے کہ تو بادہ غفلت سے مدہوش اور عروس دنیا سے ہم آغوش ہو اور اسی حال میں دفعۃً صرصر ذات تیرے چراغ حیات کو خاموش اور لطمۂ اجل تجھکو صریع و بیہوش کر دے پھر اگر تو چاہے کہ ایک دم کے واسطے دنیا میں مراجعت ایک لحظہ کے واسطے پھر سعادت کرے تو ہرگز ممکن نہوگا علاوہ یہ ہے کہ تیرے اعقاب و اخلاف تیرے متروکات کثیرہ پر تعریف و شکرگذاری یا تیرے واسطے صرف امور دینداری یا اُسکے ذریعہ سے تقویٰ و پرہیزگاری نہ کرینگے ہرچند مال کثیر یا دولت خطیر ہو تا ہم اُسکو حقیر ویسے تو قیر سمجھینگے ایصال حقوق میں حسد و عناد تقسیم اموال میں فتنہ و فساد برپا کرینگے ملاعب و ملاہی میں استعمال محرمات و مناہی میں صرف اموال کرینگے بس تجھکو بجز ندامت و ملال یا خجالت و انفعال کے کچھ حاصل نہوگا کیونکہ جیسا تو جانتا ہے وہاں ملائکہ رب العباد تیرا یہ عذر کہ بسبب محبت اولاد رعایت احفاد کے مال و متاع چھوڑ آیا ہوں منظور نہ کرینگے یا بخوف شکایت اعقاب اپنا مال و اسباب بطور میراث دے آیا ہوں معفو و معذور نہ رکھینگے اسواسطے کہ تو نے قواے جسمانی اور اوقات زندگانی اور مال دنیاے فانی صرف طاعات ربانی بدل عبادات یزدانی نہیں کیا بس کیونکر تیری معذرت لائق پذیرائی تیری شکایت لائق شنوائی ہو سکتی ہے۔

(۵۱) یا ابا ذر ما رأیت کالنار نام ھاربھا ولا مثل الجنۃ نام طالبھا۔

اے ابو ذر میں نے مثل نار جہنم کے کوئی چیز نہیں دیکھی کہ جس سے ترسان ہو اور پھر خواب غفلت میں آرام کرے اور مثل بہشت کے کوئی چیز نہیں دیکھی کہ جسکا طالب و خواہاں ہو اور پھر خواب غفلت میں سویا کرے کیونکہ لازم خوف یہ ہے کہ ہر امر مخوف سے گریز اسباب خوف سے پرہیز کرے نہ یہ کہ خواب غفلت میں سویا

بیشمار مال و اسباب بیگانگان کو غفلت میں چھوڑ جانا باعث ندامت ہے

خوف دوزخ و شوق جنت میں خواب غفلت کی حالت نہیں

کرے اور لازمۂ طلبگاری یہ ہی کہ امر مرغوب کی جستجو حصول مطلوب ہر ہوگا ہو
کرے نہ یہ کہ خواب غفلت مین سویا کرے۔

(۱۶) یا اباذر کن علی عمرک اشح منک علی درھمک ودینارک۔

اے ابو ذر مال و دولت سے زیادہ اپنے سرمایۂ زندگانی پر بخل وصنت اور متاع عمر فانی پر امساک وخست کر کیونکہ مال و دولت کا پھر حاصل کرنا غیر دشوار ہے مگر نقد عمر کا پھر دستیاب ہونا ناسزاوار ہے۔

(۱۷) یا اباذر ھل ینتظر احدکم الا غنی مطغیا او فقرا منسیا او مرضا مفسدا او ھرما مفنیا او موتا مجھزا او الدجال فانہ شر غائب ینتظر الساعۃ والساعۃ ادھی وامر۔

اے ابو ذر ہر شخص کو ظہور چند آفات محذورہ بلیات پر شرور کا اندیشہ وانتظار ہوفور پر ضرور ہی (۱) اُس غنا و ثروت سے خوف کرتا جو باعث شقاوت وقساوت موجب طغیان شرارت ہو یاد خداوندی سے غافل لذات فانی پر مائل رکھے شہوات نفسانی پر راغب زخارف دنیاوی کا طالب کرے حق تعالیٰ فرماتا ہی ان الانسان لیطغی ان راٰہ استغنی یعنے اگر مال و دولت کا وفور ہوجاتا ہے تو انسان فرط تمرد وطغیان سے مغرور کفران نعمت واحسان سے معمور شراب ضلالت وغفلت سے مخمور ہوجاتا ہی (۲) ایسی فقر و پریشانی اور ناداری وبے سامانی سے حذر کرتا جو یاد الٰہی سے غافل طاعات الٰہی سے متنفر و متساہل کردے (۳) ایسی بیماری سے ڈرتا جو طاعات الٰہی مین فساد یا عقل وہوش مین کساد یا اعضاے جسمانی کو بیکار کردے نہ توبہ وانابت ہوسکے نہ خدا کی عبادت واطاعت ہوسکے صحت وعافیت سے محروم و مایوس ہو عاقبت سے پر افسوس ہوجاوے (۴) ایسی پیرانہ سالی وخستہ حالی سے حذر کرتا کہ جس سے لب گور ہو

ادائے عبادات وحسنات سے مجبور ہو امور دنیا سے معذور لوگون کو اُس سے نفور ہو

(ھ) ظہور دجال نابکار سے حذر کرتا کہ وہ سرگروہ اشقیائے اشرار اکسیب فتنہ روزگار

ملعون بارگاہ کردگار مردود درگاہ حضرت قہار ہے ہمیشہ منتظر زمان ظہور امیدوار

ساعت شور نشور خواستگار ہنگامۂ فتنہ و شر و رہا کرتا ہے حالانکہ قیام قیامت

سخت ترین مصیبت تلخ ترین کربت و زحمت ہے۔

روایت

ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ ایک دن خطیب منبر سلونی عالم علوم لدنی

یعنے حضرت امیر علیہ السلام نے بعد خطبہ کے ارشاد فرمایا سلونی قبل ان تفقدونی

یعنے پوچھ لو ہمسے جو کچھ چاہو کہ پھر مثل ہمارے نہ پاؤگے اُسوقت صعصعہ بن صوحان نے

عرض کیا کہ خروج دجال بدمآل کب ہوگا حضرت نے فرمایا اُسکے زمان خروج کے

علامات و آثار علے التواتر والتوالی آشکار ہونگے چنانچہ منجملہ علامات کے یہ ہے کہ

لوگ نماز پنجگانہ مین غفلت کرینگے امانت مین خیانت کرینگے کذب مقال کو پاک

وحلال جانینگے سودخوری و رشوت ستانی کو زیبا سمجھین گے عمارات رفیعہ

مکانات بدیعہ بناوینگے متاع دین کو زخارف دنیا کے ساتھ فروخت کرینگے

سفیہان بے شعور کو کام سپرد کرینگے مشورۂ عورات و رائے مستورات پر عمل کرینگے

صلۂ ارحام کو قطع کرینگے تحصیل شہوات نفسانی مین منہمک و مشغوف مشتہیات شیطانی

سے مالوف ہونگے قتل بیگناہ و خون ناحق کو آسان سمجھین گے حلم و بُردباری کو

ذلیل و حقیر ظلم و ستمگاری کو باعث فخر و توقیر سمجھین گے اُمرا فساق و فجار حکام

وعمال بدکردار وزرا ستمگار و جفاکار ہونگے رؤسا خائن و غدار قاریان قرآن

بدکار و بدشعار ہونگے شیوع شہادت باطل کو وفور رواج گواہی ناحق کو

ظہور ہوگا زناکاری کو اعلان کذب و زُور بے پایان تہمت و بہتان کو طغیان

علامات ظہور دجال

ہوگا مصحف مجید قرآن حمید کو مثل زیور کے آراستہ مساجد کو نقش و نگار زرین سے پیراستہ کرینگے منارہاے مسجد کو بلند و استوار کرینگے بدکاران روزگار کو گرامی و بزرگوار صاحب عزو وقار سمجھینگے جابجا محافل و مجالس مین مجمع و اتفاق کرینگے لیکن عقول و ارامین اختلاف و نفاق کرینگے عہود پیماہاے بستہ کو شکستہ کرینگے تجارت و منفعت مین عورات کی مشارکت کرینگے فساق و فجار صداہاے باطل بلند کرینگے۔ اور لوگ اسکو مقبول و پسند کرینگے صدات اکابر نیکوکار کو پست اور اُنکے عزو وقار کو شکست کرینگے بسبب خوف فساق بے ایمان کے تقیہ و کتمان کرینگے۔ صاحبان کذب کی تصدیق ارباب خیانت کی توثیق کرینگے کنیزان نغمہ پرداز و رقاصان عربدہ باز کو اپنا دمساز دلنواز بناوینگے اخلاف ارزال و اجلاف کی تحسین کرینگے اسلاف حمیدہ اوصاف کی نفرین کرینگے عورات پردہ دار اسپان تیز رفتار پر بے حجاب سوار ہونگی مستورات بدشعار وضع و لباس مردانہ دار اختیار کرینگی اور مردان نابکار لباس زنانہ اختیار کرینگے گواہان باطل کوش شہادت باطلہ اور اپنی غرض و منفعت کے واسطے حلفہاے کاذبہ ادا کرینگے علوم دینیہ سے کراہت و تنفر علوم دنیویہ سے انہماک و غرور کرینگے زخارف دنیا امور قبیح کو امور عقبےٰ پر ترجیح دینگے مانند گرگان بد اوصاف کے پوست گندیدہ میش کو اپنا غلاف کرینگے اور دل اُنکے بوے مردار سے متعفن تر اور صبر و حنظل سے تلخ تر ہونگے پس وقت قیام قیامت قریب تر اور ان نشور محشر بہت نزدیک تر ہوگا۔ اصبغ بن نباتہ نے عرض کیا کہ دجال کون ہے حضرت نے فرمایا کہ نام اُسکا صاید بن صید ہے اشقیا اُسکی تصدیق کرینگے سعدا اُسکی تکفیر و تفسیق کرینگے شہر اصبہان مقام مشہور یہودیہ سے اُسکا خروج ہوگا چشم راست اُسکی کور چشم چپ اُسکی پیشانی پر مانند ستارہ کے پرنور ہوگی درمیان چشم اُسکے ایک پارۂ خون نمایان اور درمیان

دونون چشم کے بیچ میں لکھا ہوگا ہذا کافر آشکار و عیان ہوگا روے دریا پر مثل زمین کے شتابان اور ایک کوہ دخان اُسکے سامنے اور ایک کوہ دخان پس پشت اُسکے روان ہوگا جس سے لوگون کو خزانہ دولت اور ذخیرہ معیشت کا گمان ہوگا اور اُس سال خروج لعیم ہوگا جس سال قحط عظیم ہوگا اشتر سفید رنگ پر سوار ہوگا کہ ہر قدم ایک میل طے کریگا اور زیر قدم اُسکے زمین کشیدہ یعنے بطور طی الارض پیچیدہ ہوگی اور جس پانی پر گذر کریگا خشک ہوجاویگا اور با آواز بلند ندا کریگا کہ ای دوستان با وفا ہمارے پاس حاضر ہو کہ ہم خدا و ند کردگار خالق آفریدگار تمھارے ہین ہمنے تمکو پیدا کیا اعضا و جوارح کو ہویدا کیا ہے رزق انسانی کو مقرر امور خلائق کو مقدر کیا ہی حالانکہ وہ دشمن پروردگار کافر نابکار کذاب و غدار بددین و مکار ہی کیونکہ ایک آنکھ ہی جس سے وہ دیکھتا ہی جسم رکھتا ہی اور منھ سے غذا کھاتا ہی پانون رکھتا ہے اور انھین سے چلتا ہی لیکن پروردگار حقیقی آفریدگار تحقیقی ایسے خسایس ردیہ خصائص دنیہ سے منزہ و مبرا ہی نقائص جسم و عوارض جسمانیہ سے معلا و معرا ہی مگر اُس کافر نافرجام کا کلام کفر التیام سب خاص و عام سماعت کرینگے اور اولاد حرام و صاحبان کلاہ سبز فام اُسکی اطاعت و متابعت کرینگے پس بحکم حضرت آفریدگار ایک مقرب درگاہ کردگار رہنماے روزگار ظاہر و آشکار ہوگا اور وہ اُسکو شمشیر آبدار سے واصل دار البوار کریگا اور وہ ایسا شخص ہوگا جسکے حکم کی حضرت عیسیٰ اقتدا اور اُنکے پیچھے نماز جماعت ادا کرینگے بعد اُسکے ابتلاے عظیم و امتحان شدید آشکار ہوگا یعنے بحکم حق تعالےٰ کوہ صفا سے دابۃ الارض آشکار ہوگا جسکے پاس انگشتری سلیمانؑ اور عصاے موسیٰؑ ہوگا اُس انگشتری سے ہر ایک مومن کی پیشانی پر نقش کریگا کہ ہذا مومن حقا اور کافر کی پیشانی پر نقش کریگا کہ ہذا کافر حقا پس

مومن دیکھکر کافر سے کہے گا کہ واے تیرے حال پر ای کافر نابکار اور کافر کہیگا خوشحال تیرا ای مومن دیندار کاش ہم بھی تیرے مثل ہوتے کہ سعادت عظیم سے ممتاز بشارت بہشت نعیم سے سرفراز ہوئے ہیں بحکم خداوند کریم دابہ اپنا سر عظیم بلند کریگا کہ سب لوگ دیکھینگے اور ان وقائع عجیبہ سوانح غریبہ کو اسوقت شیوع ہوگا کہ جب آفتاب عالمتاب مغرب سے طلوع کریگا اور اس ہنگام مین توبہ وانابت مقبول بارگاہ صمدیت اور کوئی عمل منظور درگاہ احدیت نہوگا دروازہ قبول توبہ و استغفار مسدود ایمان لانا بے سود ہوگا۔ بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ زیادہ اس سے حال نہ پوچھو کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا ہے کہ سواے اہل بیت کے کسی سے حال ظاہر نہ کرنا نزال کہتا ہے کہ مین نے صعصعہ سے پوچھا کہ کسکے پیچھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھینگے صعصعہ نے کہا کہ وہ فرزند ہین حضرت امام حسین علیہ السلام کے اور امام دوازدہم ہین ائمہ کرام سے اور وہ آفتاب عالمتاب ہین جو مغرب سے طلوع اور درمیان رکن و مقام ابراہیم کے مانند صبح صادق کے طلوع کرینگے اور روے زمین سے ظلمت کفر وضلالت کو دور اور لوامع ہدایت سے پرنور اور عدل و انصاف سے عالم کو معمور فرماوینگے

(۱۸) یا ابا ذر ان شر الناس منزلة عند الله یوم القیامة عالم لا ینتفع بعلمه ومن طلب علما لیصرف به وجوه الناس الیه لم یجد ریح الجنة

(۱۹) یا ابا ذر من ابتغی العلم لیخدع به الناس لم یجد ریح الجنة

(۲۰) یا ابا ذر اذا سئلت عن علم لا تعلمه فقل لا علم لی تنج من تبعته ولا تفت الناس بما لا علم لك به تنج من عذاب الله یوم القیمة

(۲۱) یا ابا ذر یطلع قوم من اهل الجنة علی قوم من اهل النار فیقولون ما ادخلکم النار وقد دخل الجنة قوم بفضل تادیبکم

مذمت عالم ان بے عمل

ونفعلہ کو فیقولون انا کنا نامر بالخیر ولا نفعلہ -

یعنے ای ابوذر پروردگار عالم کے نزدیک بدترین بنی آدم زبون ترین اہل عالم روز قیامت وہ شخص ہوگا کہ صاحب علم و بصیرت ہو لیکن علم سے اُسکو کچھ منفعت نہو نہ دوسرے کو منتفع کرے نہ اپنے تئین شائستہ کرے ای ابوذر جو شخص تحصیل علوم اسواسطے کرے کہ اُسکی طرف رجوع انام از دحام خاص و عام ہو تو شمیم بہشت اُسکے مشام واصل نہوگی - اور جو شخص کہ تحصیل علم اسواسطے کرے کہ اشخاص کثیر کو اپنے دام تزویر مین گرفتار و اسیر کرے تو اُسکو نعمت استشمام بہشت حاصل نہوگی - ای ابوذر اگر تجھسے کسی امر کا سوال یا کسی علم مین قیل و قال کرین جس سے تو جاہل یا اُس سے واقفیت نہ حاصل ہو تو اُسکی لاعلمی کا اقرار اور اُسکی نا واقفیت کا اظہار کرنا تاکہ مہلکہ عقوبات سے تجھکو خلاصی و نجات ہو اور مسائل شریعت رسالت پناہی اوامر و نواہی اقدس الٰہی مین بدون علم و آگاہی فتوے نہ دینا تاکہ عقوبات الیمہ سے خلاص و مثوبات عظیمہ سے اختصاص ہو ای ابوذر بعض اہل بہشت اہل جہنم سے استفسار کرینگے کہ کیا سبب ہی کہ بہت لوگ بسبب تمہاری تعلیم کے عالم دینی و خزینہ دار معارف یقینی ہوگئے اعاظم نعمات سے سرفراز اکارم سعادات سے ممتاز ہوگئے مگر معلوم نہین کہ تم کس سبب سے داخل عذاب نار و اصل دار البوار ہوئے وہ جواب دینگے کہ ہم غیرون کو اعمال حسنہ کی نصیحت افعال صالحہ کی ہدایت کرتے تھے لیکن خود ادا طاعات سے اعراض امور خیر سے اغماض کرتے تھے)

روایت

حضرت امام رضا اپنے جد امجد حضرت سید الانبیا سے علیہما التحیۃ والثنا روایت فرماتے ہین کہ طلب کرنا علم دین کا ہر مسلمان پر واجب و لازم ہی لیکن طلب کرنا علم کا محل علم سے و اقتباس علم کرنا اہل علم سے مستحسن ہی کیونکہ صرف رضا سے خداوند

جلیل کے واسطے تعلیم علم دین حسنۂ جمیل اور تحصیل علم دین عبادت جلیل اور مذاکرہ علم دین
باعث اجر جزیل ہے اور اشتغال علم دین رکھنا مثل ثواب تسبیح و تہلیل اور یاد دلانا اسکا مثل
ثواب صدقۂ جمیل اور نشان علم کو تعلیم کرنا موجب تقرب کردگار جلیل ہے بسبب علم دین کے
اوامر و نواہی سے شناسیت پیدا ہی سے واقفیت ثواب و عقاب حضرت اقدس الٰہی کے
معرفت حاصل ہوتی ہے علم دین مشعل راہ ہدایت و رہبر راہ جنت ہے علم دین انیس
وحشت و جلیس صحبت ہے علم دین ہمراز خلوت و جلوت اور دمساز محبت و الفت ہے
علم دین راہنمائے گنجینۂ سرور و بہجت خزینۂ راحت و فرحت ہے مقابل اعادی
خصام حربۂ انتقام اور مقابل احباب کرام طغرائے محبت و التیام ہے۔ حضرت
کردگار بروز قیامت اُس جماعت باوقار کا درجۂ اقتدار بلند کریگا جو پیشوائے
مومنین مقتدائے اہل یقین رہنمائے دین مبین ہادیان شرع متین ہونگے ملائکہ
مقربین اور قدوسیان و کروبین اُس سے اختلاط اور مجالست و ارتباط کرینگے
اپنے پر و بال برکت اشتمال سے اُسکے بدن کو مس کرکے فیوض قدس سے مالا مال کرینگے
درود و سلام حضرت ملک العلام سے اُسکو شاد کام کرینگے ہر رطب و یابس عالم
اور ماہیان دریا و وحشیان صحرا و مرغان ہوا اُسکے واسطے استغفار و دعا کرینگے
وقت نماز کے برکت خدا نازل اور وقت دعا رحمت خدا واصل ہوتی ہے۔ علم دین
باعث زندگانی سورث حیات جاودانی نور دیدۂ دلہائے ظلمانی چراغ شبستان
ایمانی باعث قوتہائے روحانی ہے انسان کو منازل برگزیدگان خاص درجات
عالیہ اولیائے با اختصاص تک کامیاب ہے اور محفل نیکوکاران با اخلاص تک باریاب
کرتا ہے ذکر و فکر علوم دین ثواب صیام ایام کے برابر اور مدارسہ و مباحثہ علم دین
ثواب قیام لیل کے ہمسر ہے حصول علم سے طاعات یزدانی عبادات ربانی تک عبور
اور علم حلال و حرام اور صلۂ ارحام تک عبور ہو سکتا ہے علم پیشوائے عمل ہے اور عمل تابع

علم ہی علم دین سعداے نیک انجام کو الہام ہوتا ہی اور شقی بد انجام اُس سے محروم و ناکام ہوتا ہی پس خوشا حال اس شخص کا جسنے حظ اجزل اور قسط الماک اُسکا حاصل کیا ہو کیونکہ عالم با ایمان درمیان جاہلان نادان کے اسطرح سے ہین کہ جیسے زندگان درمیان مردگان کے ہین۔

روایت

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ای طالبان علوم دینیہ و مشتاقان معارف یقینیہ فضائل علم دین بسکا ثرا اور خصائص علم دین ستوا فر ہین چنانچہ علم دین تواضع و خاکساری اور خشیم علم دین حسد سے بیزاری ہے گوش علم دین فہم معانی اور زبان علم دین راست بیانی ہی حافظہ علم دین تفحص حقائق و تفتیش دقائق ہی دل علم دین حسن نیت و پاکیزگی طبیعت اور فراست علم دین حقائق اشیا کی معرفت اور دست علم دین نزل مرحمت و مکرمت ہی پاے علم دین زیارت علماے کرام اور ہمت علم دین عدم ایلام خاص و عام ہی حکمت علم دین اکتساب ورع و پرہیزگاری و تقرب پروردگاری ہی مستقر و ماواے علم دین فلاح و سعادات اُخروی اور نجاح و نجات عقباوی ہی قاید علم دین قبایح سے محفوظ اور محاسن اعمال محظوظ رہنا مرکب علم دین عہود خدا کا وفا اور سعادات بندگان خدا کا ایفا کرنا حربہ علم دین نرمی گفتار اور شمشیر علم استرضاے اہل روزگار ہی کمال علم دین مدارات دشمنان اور لشکر علم دین صحبت عالمان ہی دولت علم دین اداب جمیلہ اور خزینہ علم دین اجتناب اخلاق رذیلہ ہی توشہ علم دین خلائق پر نیکی و احسان اور آسایش علم دین خلائق کا صلح و امان سے اطمینان کرنا ہی رہنماے علم دین ہدایت و ارشاد اور رفیق علم دین صحبت اہل صدق و سداد ہی۔

(۲۲) یا ابا ذر ان حقوق اللہ جل ثناؤہ اعظم من ان یقوم

فضائل علم دین

بہا العباد وان نعمۃ اللہ اکثر من ان تحصیہا العباد ولکن اصبحوا تائبین وامسوا تائبین۔

بیان نعمہائے الٰہی

حاصل کلام حضرت سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ ہے کہ اے ابوذر حقوق حضرت خالق دیان تمامی عالمیان پر اسقدر بے پایان ہین کہ بجا آوری عبادات اور ادائے طاعات محال و دشوار اور احصائے نعمہائے حضرت ایزد منان اور استقصائے تفضلات و احسان اُسکا ناسزا وار ہے پس لازم ہے کہ جب صبح ہو تو درگاہ جناب احدیت مین قصور عبادت سے عجز و معذرت اور عدم ادائے شکر نعمہائے جناب صمدیت سے توبہ و انابت کرو اور جب شام ہو تو درگاہ ربانی مین عجز و ناتوانی کا اقرار اور بسبب تقصیرات و معاصی کے ندامت و پشیمانی کا اظہار کرو واضح ہو کہ اس وصیت مین جناب رسالت نے تین امور جلیلہ خصائل جمیلہ کی ہدایت فرمائی ہے اوّل یہ کہ عبادت جناب ایزد غفور مین خودبینی و غرور نہ کرنا چاہیے دوسرے یہ کہ شکر نعمہائے جناب احدیت بحسب طاقت و استطاعت بجا لانا چاہیے تیسرے یہ کہ ہرگاہ انسان ضعیف البنیان ادائے طاعت و عبادت اور شکریۂ نعمت سے عاجز ہے تو اسکو توبہ و انابت کرنا چاہیے۔

روایت

بیان عبادت ابلیس

چنانچہ رہنمائے ہر برنا و پیر حضرت امیر کل امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ عبرت گیرو و نصیحت پذیر ہو جاؤ حال بدمآل ابلیس بدخصال سے کہ اُسنے چھ ہزار سال عبادت خداوند ذوالجلال کی تھی لیکن بسبب کبر و غرور ساعت واحد کے خداوند جلیل نے اُسکے اعمال طول و طویل کو باطل حبط و جہد جزیل کو مستاصل کر دیا۔

حکایت

لکھا ہے کہ ایک زاہد نے ستر برس طاعت کردگار عبادت پروردگار بقیام لیل

وصیام نہاری تھی لیکن اُسکو اپنی طاعت و انقیاد پر حسن ظن و اعتماد تھا ایک دن صحراے بے آب و گیاہ مین اُسکا گذار اور شدت تمازت و تشنگی سے اُسکو اضطرار ہوا اُسوقت بحکم حضرت ایزد ذو الجلال ایک فرشتۂ احسن و جمال مع قدح آب زلال نمود ہوا زاہد نے کہا کہ تجھ سے ایک جرعہ آب زلال کا سوال ہی فرشتے نے کہا کہ بلاقیمت ملنا محال ہی القصہ زاہد نے بعد انحرار قال و مقال اور طول بحث و جدال ثواب عبادت ہفتاد سال اُسکو عطا کیا اور ایک جرعۂ آب اُس سے لیکر نوش کرلیا اُس فرشتے نے کہا کہ جو عبادت کہ قیمت جرعۂ آب ہی اُس پر ناز و غرور کرنا ناصواب ہی۔ — حکایت زاہد

خصلت دوم

واضح ہو کہ شکر نعمتہاے حضرت مفضل منعام تمامی انام پر واجب و لازم اور کفران نعمت حضرت ذو الجلال و الاکرام سے احتراز کرنا فرض و متحتم ہی کیونکہ عطایا و احسانات جناب احدیت اور نعمتہاے جناب صمدیت بلانہایت ہین جنکا حصر و احصا تحدید و استقصا ناممکن ہی چنانچہ اگر چشم عبرت و دیدۂ بصیرت سے لحاظ کرو تو ہر لقمہ مین نعمتہاے گوناگون حکمتہاے بوقلمون مملو و مشحون ہین پھر اُسکے تناول مین دست و دہان دندان و زبان و دیگر آلات جسمانی درکار ہوتے ہین بعد ازان قواے ہاضمہ و ماسکہ و جاذبہ و دافعہ تغذیہ بدن اور تحلیل ما یتحلل اور تقسیم اخلاط مین معین و مددگار ہوتے ہین اعماق بدن مین نفوذ غذا کا ہونا ہر رگ و پے مین سرایت کرنا اخلاط جسمانی کا پیدا ہونا قواے حیوانی و روحانی کا ہویدا ہونا دلیل قدرت کردگار و برہان حکمت آفریدگار ہی علاوہ اسکے بدو فطرت انسانی و ابتداے خلقت جسمانی سے صنوف نعمتہاے جسمانی انواع تغیرات حالات انسانی و قیام و قوام زندگانی و کیفیات زمانی و مکانی و امداد دیگر — نعمتہاے الہی

موجودات ارضی و اجرام آسمانی مین الوف کلمات ربانی صنوف نعمتہاے یزدانی آشکار ہین کہ جسکے شکریہ سے انسان بطالت شعار مجبور و ناچار ہے پس ایسے منعم حقیقی محسن تحقیقی کا شکریہ نعمت لازم ہے جسنے بلا سبقت سابقہ یا استحقاق لاحقہ نعمہاے گوناگون سے ممتاز احسانہاے ازحد افزون سے سرفراز فرمایا لیکن جسقدر شکر گذاری وجبہ سائی و فرمانبرداری ادا کرے اسپر اعتماد نہ کرنا چاہیے کہ وہ شکر گذاری لائق درگاہ حضرت باری سزاوار بارگاہ کردگاری ہے۔

روایت

منقول ہے کہ حضرت سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام یہ مناجات فرماتے تھے الٰہی وعزتک وجلالک وعظمتک لوانی منذ بدعت فطرتی من اول الدھر عبدتک دوام خلود ربوبیتک بکل شعرۃ فی کل طرفۃ علی سرمد الابد بحمد الخلائق وشکرھم اجمعین لکنت مقصرا فی بلوغ اداء شکر خفی نعمۃ من نعمک علی ولوانی کربت معادن حدید الدنیا بانیابی وحرثت ارضیھا باشفار عینی وبکیت من خشیتک مثل بحور السمٰوات والارضین دما وصدیدا لکان ذلک قلیلا فی کثیر ما یجب من حقک علی ولو انک الٰہی عذبتنی بعد ذلک بعذاب الخلائق اجمعین وعظمت للنار خلقی وجسمی وملات جھنم واطباقھا منی حتی لایکون معذب غیری ولایکون لجھنم حطب سوای لکان ذلک علی قلیلا مما استوجب من عقوبتک حاصل مضمون دلگداز مناجات عبرت طراز یہ ہے کہ اے پروردگار میرے قسم ہے تیرے عظمت و جلال اور عزت وکمال لازوال کی کہ اگر زمانہ ابداع آفرینش اور ابتداے زمان

مرجمہ مناجات حضرت امام زین العابدین

پیدایش سے تا دوام ربوبیت اور بقاے سرمدیت تیری عبادت و بندگی اور طاعت و سرافگندگی بجالاؤن اسطرح سے کہ ہر چشم زدن مین ہر موے بدن سے برابر حمد و شکر تمام عالم کے ابد الآباد تیری عبادت کرون تاہم تیری ادنا ترین نعمت کی شکر گذاری سے تقصیروار اور اداے خفیف ترین عبادت سے عاجز و شرمسار رہونگا اور اگر تمامی معادن آہنہاے زمین کو تیشۂ دندان سے کندہ و فگار کرون اور تمامی روے زمین کو نیشہاے مژگان چشم سے شیار کرون اور بسبب خوف عظمت کردگار کے دیدہاے گریان کو اشکبار اور سرشکہاے خون و خونناب سے تمام عالم کو مانند دریاہاے زمین و آسمان کے لبریز و سرشار کرون تاہم ادنا ترین حقوق الٰہی خفیف ترین طاعات نامتناہی کے ادا کرنے مین جیسا کہ سزاوار ہے قاصر و خطاوار ہونگا اور اگر تو اے خداوند بندہ نواز پروردگار کارساز باوصف اس شکر و بندگی اور عبادت و سرافگندگی کے مجھپر عقاب بیحساب کرے اور مثل عذاب تمام خلائق کے مجھپر عذاب کرے اور میرے جسم کو اسقدر عظیم کردے کہ سب طبقات جہنم میرے جسم سے مملو ہو جاوین تا اینکہ کوئی شخص بجز میرے کوئی معذب نار اور سواے میرے جسم کے کوئی ہیزم سوختنی نمودور نہ رہے تاہم یہ ادنا عقوبت ہوگی جسکا مین سزاوار ہون انتہے اور سرگاہ حضرات ائمۂ اطہار ہادیان ابرار و اخیار درگاہ کردگار مین اسقدر عجز و انکسار اداے شکر و عبادت مین قصور و خطا کا اقرار فرماتے تھے تو دیگر بندگان گناہگار سرافگندگان خطادار کو اپنی عبادت گزاری و شکریہ جناب باری پر لاف و گزاف کرنا کیونکر سزاوار ہے اور یہی سبب ہے کہ خاصان جناب احدیت مقربان درگاہ صمدیت بسبب معرفت حقوق الٰہی و نعمات نامتناہی و عظمت و جلال کبریائی کے ہر عبادت کو قلیل و حقیر ہر طاعت کو ذلیل و بے توقیر سمجھتے تھے

ہر لحظہ اپنے تئین گنا ہگار خداوند کردگار اور ہر عبادت مین تقصیر وار تصور کرتے تھے
اور اسی سبب سے حدیث مین وارد ہی کہ حسنات الابرار سئیات
المقربین یعنے جو امور واسطے بندگان ابرار و نیکوکار کے حسنات ہین وہ
واسطے مقربان حضرت کردگار کے معاصی و سیات ہین فلہذا جناب رسالتؐ
باوصف عصمت و طہارت ہر روز ستر مرتبہ استغفار فرماتے تھے اور ہمیشہ زبانِ
صدق ترجمان سے ماعرفناک حق معرفتک وما عبدناک حق عبادتک
ارشاد فرماتے تھے۔

حکایت

حکایت عابد پانصد سالہ

منقول ہی کہ ایک عابد طاعت گذار نے بسبب زہد و عبادت کے کوہ نشینی و زاویہ
گزینی اختیار کی اور لیل و نہار عبادت پروردگار تسبیح و تہلیل آفریدگار مین
زندگانی ناپائدار بسر کی دامن کوہسار مین ایک دریاے شور و زخار تھا مگر رحمت
پروردگار سے بقدر ایک بالشت کے اُسمین آبشار شیرین و خوشگوار تھا اور
کنارہ دریاے زخار ایک درخت انار ہموار تھا جسمین ہر روز ایک انار پیدا
ہوتا تھا اور عابد طاعت گذار ہر روز ایک انار سے روزہ افطار کرتا تھا اور
آب شیرین نوش کر کے شبانروز مشغول عبادت کردگار رہا کرتا تھا بعد
عبادت پانصد سال کے اُس عابد نے درگاہ ایزد معبود مین سر بسجود دیکے دعا
کی کہ ای پروردگار معبود اسیوقت میری روح بحالتِ سجود قبض فرما اور
بروز قیامت اسیطرح سے سربسجود محشور فرما حضرت مجیب الدعوات نے اُسکی
مناجات کو عز اجابت سے سرفراز اور قبض روح پر فتوح سے ممتاز فرمایا۔
جناب سید المرسلینؐ نے حضرت جبرئیل امینؑ سے سوال کیا کہ پھر روز قیامت کیا ہوگا
حضرت جبرئیل نے جواب دیا کہ روز قیامت روح اُسکی سربسجود محشور ہوگی اور

ملائکہ رحمت اُسکو سامنے بارگاہ معظم پیشگاہ عرش اعظم کے سربسجود حاضر کرینگے
اُسوقت سراپردہ رحمہائے نامتناہی سرادق بارگاہ اقدس الٰہی سے خطاب
ہوگا کہ بہت اچھا بندہ ہی اُسکو میری رحمت سے داخل بہشت عنبر سرشت کرو
اُسوقت وہ عابد طاعت گذار عرض کریگا کہ بل بعملے یعنے بسبب حسن کردار
وحسن اطوار اور عبادت لیل ونہار کے مستحق ثواب دار القرار ہون اُسوقت حکم
جناب احدیت صادر ہوگا کہ اچھا ہمارے جلائل نعمات کو اُسکی عبادت وطاعات
کے ساتھ وزن کرو چنانچہ جب میزان عدل مین موازنہ ہوگا تو عبادت پانصد سالہ
برابر نعمت ایک چشم کے ہوگی پس ملائکہ رب الارباب اُس سے خطاب کرینگے کہ دوسری
چشم کی عبادت اور تمامی استناد جوارح اور قوائے جسمانی وروحانی اور عمر طولانی
اور پانصد سالہ زندگانی کا شکریہ نعمت بجالاؤ اور جو آب شور مین آب شیرین جاری
فرمایا اور ہر روزہ ایک انار شیرین وخوشگوار پیدا فرمایا اور تیری دعا کو مستجاب فرمایا
اور جو دیگر نعمات وعطیات حضرت خالق کائنات اوّل عمر سے آخر عمر تک بے نہایات
ہین اُن سب کا شکریہ وعبادت ادا کرو اُسوقت وہ عابد نیکوکار درگاہ
کردگار مین بعجز وانکسار عرض کریگا کہ مین تیرا بندہ ذلیل وخوار نہایت خطاوار
وگناہگار اپنے قول سے نادم وشرمسار تیری رحمت کا امیدوار ہون پس حق
تعالےٰ فرمائیگا الا نما الاشیاء برحمتے یعنے آگاہ ہو کہ وجود تمام جہان وجہانیان
اور شہود تمامی زمان وزمانیان کا بسبب ہمارے فیوض رحمت ورضوان اور
وفور فضل واحسان کے ہی پس اُسکو داخل بہشت عنبر سرشت کرینگے۔

حکایت دروایت

ایک دن حضرت سلمان فارسی نے حضرت ابوذر غفاری کی مہمانی کی اور دوگردہ
نان برسم میزبانی پیشکش کیے حضرت ابوذر نے ایک گردہ نان اُٹھاکر ہر طرف سے غور

[illegible] حضرت ابوذرؓ

دیکھا حضرت سلمانؓ نے استفسار کیا کہ آپ کیا ملاحظہ فرماتے ہیں حضرت ابوذرؓ نے کہا کہ شاید کہیں پختہ کہیں خام ہو حضرت سلمانؓ نے فرمایا کہ آپ موہبت حق تعالیٰ میں بہت جرأت اور نعمت الٰہی کی حقارت فرماتے ہیں اس گردہ نان میں آب آسمانی ہے جسکو ملائکہ ربانی نے حوالہ ہوا کیا اور ہوا نے تفویض ابر باران کیا اور رعد و برق آسمانی و ملائکہ کارکنان مشیت ربانی نے اُسکا انتظام کیا تا آنکہ فیضان رحمت بے پایان اور بارش ابر باران سے زمین کو سیراب اور نباتات و اشجار و ازہار و اثمار کو سرسبز و شاداب کیا انسان و حیوانات کے ذریعہ سے تخم ریزی و تردد زراعت و آبپاشی اور درو ہو کر آرد خمیر ہوا اور ہیزم درختان قدرتی اور نمک شورہ زار شامل ہو کر گردہ نان طیار ہوا پس ہر ایک چیز میں نعمتہاے الٰہی موہبتہاے نامتناہی شامل ہے جسکا احصا دشوار اور استقصا مشکل ہے یہ سنکر حضرت ابوذرؓ نے ندامت کا اظہار اور اپنے نقص معرفت سے اعتذار اور اپنی جسارت سے استغفار کیا۔

خصلت سوم توبہ

بیان وجوب توبہ فوری

ہرگاہ حقوق حضرت آفریدگار اسقدر بے پایان و بیشمار ہیں کہ ادنا ترین حقوق کا بذریعہ عبادت ادا کرنا دشوار ہے اور نعمتہاے جناب ایزد منان اسقدر فراوان و بے پایان ہیں کہ ادنا ترین نعمت و احسان کا اداے شکر ناسزاوار ہے تو بدین جہت حضرت نے فرمایا کہ صبحگاہ بھی توبہ و استغفار کر اور شبانگاہ بھی توبہ و استغفار کر اور بدین جہت اکثر علما نے لکھا ہے کہ وجوب توبہ فوری ہے اسواسطے کہ مبادا رشتہ عمر کو فوراً انقطاع اور بنیان حیات کو دفعتہً انقلاع ہو جاوے تو شرف توبہ و انابت سے بھی حرمان ہوا اور اپنی غفلت پر بجز نادم و پشیمان ہو اور زیادہ تر امر حیرت انگیز اور اعجوبہ عبرت آمیز یہ امر ہے کہ شکریہ نعمتہاے الٰہی اور ادا بہ حقوق الٰہی خود دشوار اور ہر فرد بشر اُس سے متعذر ہے لیکن انسان

ناپاک علاوہ اُسکے ارتکاب معاصی و مناہی مین بیباک اور اشتغال ملاعب و
ملاہی مین انہماک اور گناہگاری اور بدکرداری مین بیباک ہی اور سبب یہ ہی کہ بموجب
حدیث شریف کے ہر دل مین ایک نقطۂ سفید و نورانی نشان صدق و صفاے
روحانی و علامت آثار ایمانی ہی اور جب انسان ارتکاب گناہ کرتا ہی تو اُسمین ایک
نقطۂ سیاہ پیدا اور نشان معصیت ہویدا ہوتا ہی پس اگر آب توبہ و استغفار سے
پاک کیا تو آئینۂ دل کو انجلا اور اُس نقطۂ سفید مین ضیا و صفا حاصل ہوتی ہی ورنہ
ارتکاب گناہان سے بمرتبہ ظلمت و سیاہی کو وفور زنگ کدورت کو ظہور ہوتا ہی
تا اینکہ وہ نقطۂ نورانی بالکل مکدر و ظلمانی ہوجاتا ہی پس بعد اسکے نہ توفیق توبہ ہوتی ہی
نہ قبول توبہ ہوتی ہی اور بدین جہت علماے کرام نے تمثیل گناہ کی سم قاتل سے اور
تمثیل توبہ کی تریاق سے دی ہی یعنے جسقدر تاثیر سم قاتل کو استمداد اور تاخیر علاج
مین ازدیاد اور استعمال تریاق مین استداد ہوگا اُسیقدر قواے جسمانی مین کساد
حیات انسانی مین فساد ہوگا اُسطرح سے جسقدر تدارک معصیت مین تاخیر و تساہل
اور توبہ و انابت مین تغافل و تکاسل ہوگا اُسیقدر حالات روحانی کو عاطل کیفیات
نفسانی کو مضمحل صفاے ایمانی کو باطل کردیگا فلہذا جسقدر جلد ممکن ہو تدارک سم قاتل
بہ تریاق کامل لازم ہی اور تدارک عصیان کردگار بتوبہ و استغفار متحتم ہی ورنہ آخر کار
نہ علاج جسمانی ممکن ہوگا نہ علاج روحانی ۔

(۳۲) یا ابا ذر انک فی ممر اللیل والنہار فی اجال منقوصۃ و
اعمال محفوظۃ والموت یاتی بغتۃ ومن یزرع خیرا یوشک ان
یحصد خیرا ومن یزرع شرا یوشک ان یحصد ندامۃ ولکل
زارع مثل ما زرع ۔

محصل کلام عبرت انضمام یہ ہی کہ اے ابوذر تو گذرگاہ لیل و نہار اور سراے دنیا ے

ناپائدار اور مقام گردش روزگار ہمہ دار مین فرودکش ہی جسمین اعمار خفیفہ آجال قصیرہ
مہلت قلیلہ حیات کسیرہ دی گئی ہی ملائکہ رب العالمین کرام الکاتبین محافظ اعمال
ناظر تمامی احوال ہین ہر نیکی کو نامۂ اعمال مین تحریر ہر بدی کو صحیفۂ افعال مین تسطیر
کیا کرتے ہین انسان خواب غفلت و نادانی مین غافل نشۂ شہوات نفسانی مین مخمور
ولا یعقل ہوتا ہی کہ دفعتہً قضاے ناگہانی اساس زندگانی کو منہدم اور بنیاد وجود خاکی کو
فانی و منعدم کر دیتی ہی پس جسنے اپنی حیات مین تخم حسنات بویا ہی وہ عقبا مین ثمرۂ
نجات و سعادات پاتا ہی اور جسنے تخم معاصی و خطیات بویا ہی وہ بعد ممات اپنی
ثمرۂ عقوبات و نکایات پاتا ہی اُسوقت بجز ندامت و پشیمانی اور تاسف و تالم
روحانی کے کچھ حاصل نہین ہوتا کیونکہ ہر مزارع کو وہی ملتا ہی جو بوتا ہی ع
گندم از گندم بروید جو ز جو +

روایت

حال بوریاے جناب رسالت مآب

منقول ہی کہ ایک دن بعض اصحاب و بروایتے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خدمت بابرکت
جناب رسالت مآب صلعم مین عرض کیا کہ یا حضرت آپ عباے شریف زمین پر بچھا کر
استراحت فرماتے ہین اور جسم مطہر تنویر پر نشان سنگریزہاے زمین نقشہاے
حصیر ہو جاتے ہین اگر اجازت ہو تو عباے مبارک دو تا کرکے بچھا دیجاوے
اس ایذا و تکلیف مین کچھ تخفیف اور جسم شریف کو آسایش خفیف حاصل ہو حضرت
نے فرمایا مالی وللدنیا انما مثلی کمثل راکب سار فی یوم
صایف فاستظل تحت شجرۃ ساعۃ من نہار ثم راح وترکہا
یعنے ہمسے اور دنیا سے کیا کام ہی ہماری مثال اُس سوار تیز رفتار کی ہی کہ جو
ہنگام شدت تمازت آفتاب صحراے پر تب و تاب مین گذر کرے اور ایک
درخت سایہ دار کے سایہ مین دم بھر قرار لیوے اور پھر اُسکو چھوڑ کر چلا جاوے فقط

تمثیل جمیل

بیان تمثیل انسان و دنیا و اسباب لذائذ

حال انسان غافل مدہوش لذتہائے عاجل یہ ہی کہ ایک شخص چاہ عمیق اور ایک رسن کمزور و دقیق مین آویزان ہی اور سر چاہ دو موش سفید و سیاہ قطع و برید رسن مین مشغول شدید ہین اور قعر چاہ مین ایک اژدہائے مردم خوار مہیب و خونخوار یا دہان کشادہ اُسکے گرنے کا منتظر اور نگل جانے پر آمادہ ہے مقابل اُسکے شہد خاک آلود و لذت آمود ہی جسپر ہجوم مگس و زنبور نامحدود ہے وہ شخص اسقدر غافل مخمور و لایعقل ہی کہ زنبور و مگس ہٹانے پر مائل اور تکلیفات نیش زنبور کا متحمل اور شہد کھانے مین شاغل ہی بس وہ چاہ عمیق دنیائے ظلمت آثار ہی اور رسن باریک رشتۂ عمر ناپائدار ہی اور موش سیاہ و سفید لیل و نہار ہین کہ جو دندان ساعات سے قطع و برید عمر مین بر سر کار ہین اور اژدہائے خونخوار قبر پر انتظار ہی جو ہر وقت دہن کشادہ طعمۂ انسانی پر آمادہ ہی اور شہد خاک آلود لذات خباثت آمود ہی اور ہجوم مگس و زنبور جمع دنیا داران پر غرور مگس نفسان پر شرور ہین کہ جنکے بغض و عناد اور فتنہ و فساد سے انواع داد و بیداد ہے مگر باینہمہ ہمہ تن اکتساب لذات خبیثہ مین مصروف اور تحصیل حلاوات خسیسہ سے مالوف ہے ۔

ہدایت

بیان نامۂ اعمال

حضرتؐ نے فرمایا کہ تمہارے اعمال محفوظ ہین یہ اشارہ ہی جانب آیہ وافی ہدایۂ ان علیکم لحافظین کراما کاتبین یعنے اے بنی آدم تمپر فرشتہائے رب العالمین کرام الکاتبین موکل ہین جو صحیفۂ اعمال مین تمہارے اقوال و افعال تحریر کیا کرتے ہین اور سورۂ ق مین فرماتا ہی عن الیمین وعن الشمال قعید ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید یعنے جانب

راست وچپ دو فرشتۂ الٰہی موکل ہین کہ ہر گفتار و کردار کو نامۂ عمل مین تسطیر کیا کرتے ہین منقول ہی کہ اگر کوئی فعل بد کرتا ہی تو بامید توبہ و استغفار چھ ساعت تک انتظار کرتے ہین اگر وہ شخص کمبخت و مشئوم شرف توبہ و انابت سے محروم رہتا ہی تو اُسکے فعل ملئوم و عمل مذموم کو نامۂ عمل مین مرقوم کرتے ہین اور جبکہ ہر لفظ و بیان و ہر کلمہ زبان کے واسطے ایک فرشتۂ ایزد منان موکل و نگاہبان ہے تو انسان کو ہر گفتار و کردار سے ہوشیاری درکار اور ہر نیک و بد کی خبرداری سزاوار ہی فقط۔

(۴۴) یا ابا ذر لا یسبق بطئی بحظہ ولا یدرک حریص مالو یقدر له ومن اعطی خیرا فالله اعطاه ومن وقی شرا فالله وقاه۔

بیان رزق مقسوم

خلاصۂ مضمون ہدایت مشحون یہ ہی کہ ای ابوذر جسکا جو رزق ہی وہ مقسوم و مقدر ہی اور جسقدر حصہ اُسکا ہی وہ معین و مقرر ہی نہ کوئی شخص اسپر سبقت لیجا کر چھین لیگا اور نہ یہ شخص بسبب فرط حرص و آز کوشش ہاے دور و دراز سے اپنے نصیب سے زیادہ پاویگا۔ ای ابوذر جو شخص حصول خیر و خوبی سے محظوظ ہو تو یہ سمجھے کہ اُسکا معطی جناب احدیت ہی اور جو شخص شر و بدی سے محفوظ ہو تو یہ سمجھے کہ اُسکا محافظ جناب صمدیت ہی۔

تنبیہ نبیہ

بیان سوال رزق

واضح ہو کہ رزق ہر ذیحیات مقسوم ہی جو لوح محفوظ مین معین اور مرقوم ہی۔

انچہ نصیب است بہم میرسد ✤ گر نستانی بستم میرسد

النصیب یصیب ولو کان بین الجبلین لیکن یہ امر لائق بحث ہی کہ مراد رزق سے کیا ہی اشاعرہ کے نزدیک رزق وہ ہی کہ جس سے ذیحیات منتفع ہوا خواہ حلال ہو خواہ حرام اور معتزلہ کے نزدیک رزق حلال مراد ہی۔ اور جو کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہی وما من دابۃ فی الارض الا علی الله

درقضا تو ہر ذیحیات مرزوق ہی چنانچہ اگر ذیحیات پیدا ہو کر چند لحظہ مین مرجاوے تو وہ بھی مرزوق ہی کیونکہ تنفس ہوا سے اُسکو انتفاع ہوا ہی اور ہوا بھی داخل رزق خدا ہی اور اگر کوئی شخص تمام عمر اکل حرام سے بسر کرے تب بھی بسبب انتفاع آب و ہوا و استعمال دیگر موجودات دنیا کے مرزوق خدا ہی پس جو چیز موجب سد رمق حیات ہو وہ منجملہ ارزاق و عطیات خالق البریات ہی لیکن مال و دولت یا ثروت و مکنت رزق کو شامل سد رمق مین داخل نہین ہی چنانچہ اکثر اشخاص صاحب مال خطیر صاحب دولت کثیر بسبب عوارض حلق کے ایک لقمہ کھانے سے دلگیر اور امراض خناق و انطباق مری سے ایک جرعۂ آب بھی گلوگیر ہو جاتا ہی بعض اشخاص بسبب اضمحلال قواے جسمانی یا وفور ضعف و ناتوانی کے بغیر اشوربا یا غذاے قلیل کے کوئی غذاے لذیذ بالفعل نہین کھا سکتے پس رزق وہی ہی جو سد رمق جانی یا قابل اجزا جسمانی یا نافع زندگانی ہو نہ دفینہ سیم و زر یا خزینۂ لعل و گوہر کہ یہ سب ذریعہ حصول معاش و وسیلۂ انتعاش ہین پس جس رزق کا وعدہ آسمانی اور جو مقدر و مقسوم انسانی ہی وہ رزق وہی ہی جس سے بقاے جسمانی باعث قیام عمر فانی ہی اب رہا یہ امر کہ تحصیل وسیلۂ انتعاش اور اکتساب ذریعہ معاش کسکی طرف سے ہی تو یہ منحصر افعال عباد پر ہی یعنے اگر بوجہ حلال اور ذریعہ محاسن افعال کے اُسنے حاصل کیا ہی تو رزق حلال ہی اور اگر ذریعہ حرام اور وسیلۂ مذموم و ملام ہی حاصل کیا ہی تو رزق حرام ہی چنانچہ جو لوگ ذریعہ غصب و ظلم سے سلطنت و حکومت یا وسیلہ رقص و غنا سے دولت و ثروت یا شراب فروشی و قمار بازی سے مال و دولت حاصل کرتے ہین وہ حرام اور قابل مواخذہ یوم القیام اور موجب عقاب حضرت ملک العلام ہی پس حکومت یزید مردود و سلطنت فرعون و نمرود و ثروت دیگر جابرہ طغام خسمت فجرۂ لئام و دولت کفرۂ بدانجام منجانب

روایت در ذکر رزق حرام

خالق انام نہین ہی ورنہ قرآن مجید اور شریعت حمید مین نسبت اُسکی ممانعت شدید اور تاکید
وتہدید وارد ہوتی کوئی ظالم ستمگار یا غاصب بدکار یا جابر ناہنجار دنیا و عقبا مین لائق
عقاب خداے قہار قابل انتقام خداوند جبار ہوتا۔ جناب رب العالمین نے قرآن
شریف مین لعنۃ اللہ علے الظالمین ارشاد فرمایا ہی اور حدیث صحیح ہی کہ عمر بن
قرہ نے جناب رسالت مآبؐ سے عرض کیا کہ جناب احدیت نے میری قسمت مین شقاوت
لکھی ہی کہ بذریعہ دف نوازی کے تحصیل معیشت کرتا ہون پس مجھکو نغمہ سازی دف
نوازی و زمزمہ پردازی کی اجازت بلاکراہت دیجیے حضرت نے فرمایا لا اذن لک
ولا کرامۃ ولا نعمۃ ای عدو اللہ لقد رزقک اللہ طیبا فاخترت ما حرم
اللہ علیک من رزقہ مکان ما احل اللہ لک من حلالہ اما انک لو قلت
بعد ہذہ المقالۃ ضربتک ضربا وجیعا یعنے ای دشمن پروردگار وددود
ہرگز تجھکو اجازت غنا و سرود و فعل خباثت آلود نہ دونگا نہ اُسمین کوئی بزرگی و
کرامت یا نعمت و برکت تجھکو ہوگی ای دشمن خدا حق تعالی نے رزق حلال و طیب
مقدر کیا ہی لیکن تونے اپنی شامت اعمال ردات افعال سے بجاے رزق حلال
کے رزق حرام اختیار کیا ہی آگاہ ہو کہ اگر بعد اسکے پھر کبھی ایسا مقولہ زشت اور
کلمہ خباثت سرشت زبان پر لائیگا تو ضرب شدید سے تجھکو تادیب و تعزیر دونگا۔
بہرحال اطلاق رزق حرام و حلال اکثر اوقات باعتبار مکاسب حلال و حرام اور
افعال حسنہ و قبیحہ کے باطلاق خاص یا عام ہوتا ہی مثلاً غلہ اگر بقیمت خرید کیا جاے
تو رزق حلال ہی اگر بسرقہ حاصل کیا جاوے تو رزق حرام ہی اگر روپیہ بوجہ حلال
پایا ہی اور اُس سے خرید کیا ہی تو رزق حلال ہی اور اگر بوجہ حرام پایا ہی اور اُس سے
خرید کیا ہی تو رزق حرام ہی انگور کھانا حلال ہی اسکا شراب بنانا و پینا حرام ہے
اَ تو رعلی ہذا القیاس جو اشیا حرام و ناپاک یا جو اشیا حلال و پاک ہین اُنپر اطلاق

رزق حلال و رزق حرام باختلاف مواقع و اختلاف اوقات بحسب احکام شریعت باطلاق خاص یا عام کیا جاتا ہی فافہمو و تدبر۔

نکتۂ بدیعہ

واضح ہو کہ اس وصیت سے مستفاد ہوتا ہی کہ انسان کو اکتساب شہوات نفسانی مین حرص و آرز طولانی اور تحصیل زخارف فانی مین طمع نفسانی اور مشاغل شیطانی مین تضییع زندگانی بیکار ہی اور ہر فرد بشر کو جناب احدیت پر توکل و قناعت اور ہر شدت و محنت پر تحمل و مصابرت لازم و سزاوار ہی کتاب کافی مین بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ جناب رسالت مآب نے فرمایا کہ جبرئیل امین نے میرے دل مین القا کیا ہی کہ کوئی نفس نفوس انسانی سے رگزاے عالم فانی ہوگا جبتک کہ اپنے رزق مقدر سے بقدر کامل انتفاع کافی حاصل نہ کریگا پس تقوی و پرہیزگاری خوف جناب باری اور تحمل و بردباری اختیار کرو اور کوشش طول و طویل اور جد و جہد بلیغ و تعجیل عجیل سے اجتناب کرو بلکہ سعی مناسب اور کوشش لائق بقدر واجب اختیار کرو اور بسبب تاخیر وسعت یا ضیق معیشت کے ارتکاب معاصی و مناہی اور اکتساب عقوبات جناب اقدس الہی نہ کرو کیونکہ رازق بے منت خالق بے صنت نے رزق انسانی کو مناسب قوام جسمانی و مصالح زندگانی بوجہ حلال تقسیم فرمایا ہی لیکن بوجہ حرام تقسیم نہین فرمایا ہی نہ اجازت اکتساب رزق بوجہ حرام دی ہی پس جائز نہین ہی کہ دائرۂ تقوی و پرہیزگاری اور احاطہ رضاے باری سے اپنا قدم باہر نکالو لہذا جو شخص تقوی و پرہیزگاری اور تحمل و بردباری کریگا اسکو رزق حلال و پاکیزہ ملیگا اور جو شخص پردۂ ناموس شریعت کو دست معصیت سے دریدہ اور حبل المتین شریعت کو مقراض ضلالت سے بریدہ کریگا تو وہ رزق حلال سے محروم و ناکام رہیگا اور یوم القیام مورد عقوبات حضرت

مالک السلام ہوگا اور محقق طوسی علیہ الرحمہ نے تجرید مین فرمایا ہی کہ اکتساب رزق کبھی واجب ہی مثلاً انفاق عیال واجب النفقہ اور کبھی مسنون ہوتا ہی مثلاً توسعہ رزق عیال بوجہ حلال اور کبھی مباح ہوتا ہی مثلاً جمع مال بوجہ حلال اور جناب عموی العلم العلام سید العلما طاب ثراہ فرماتے ہین کہ کبھی مکروہ ہوتا ہی اور کبھی حلال ہوتا ہی اور کبھی حرام ہوتا ہی لیکن جسکا اکتساب بوجہ حرام ہی وہ حرام ہی پس حرمت رزق وقبح رزق جانب حق تعالی منسوب نہین ہی بلکہ اکتساب وتحصیل حرام ہی جو متعلق افعال انام ہی اور تصریح حلت وحرمت متعلق احکام شریعت اسلام سے ہے

بیان صحبت فقہا و اہل تقویٰ

(۲۵) یا اباذر المتقون سادۃ والفقہاء قادۃ ومجالستہم زیادۃ

ای ابوذر جو لوگ پرہیزگاران ابرار نیکوکاران تقوی شعار ہین وہی سرداران بزرگوار ہین جنکی فرمانبرداری وخدمتگذاری کرنا سزاوار ہی اور عالمان دین مبین فقہاے شرع متین قائد جادۂ ہدایت ورہنماے مسالک شریعت ہین جنکی تقلید ومتابعت درکار ہی پس مجالست وموانست انکی موجب ازدیاد بصیرت اور ہمنشینی وصحبت انکی موجب وفور علم وحکمت اور باعث حصول برکت وسعادت ہی

روایت

نصیحت لقمان بفرزند در صحبت علما

منقول ہی کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ ای فرزند دلبند دیدۂ خیرت وچشم بصیرت سے نظر کر کہ جس محفل مین یاد جناب احدیت جس مجلس مین ذکر حضرت صمدیت ہوتا ہی اسمین نشست کرنا اختیار کر اسواسطے کہ اگر تجھکو علم دین حاصل ہی تو اس علم سے تجھکو نفع کامل حاصل ہوگا اور اگر تو جاہل ہی تو تجھکو علم دین حاصل ہوگا اور اگر رحمت خدا انپر نازل ہوگی تو تجھکو بھی شامل ہوگی اور اگر تو عالم ہی اور وہ فرقہ جاہل ہی تو علم تیرا بیکار وبیحاصل ہوگا اور اگر تو جاہل ہی تو تیرے جہل کو طغیان کامل ہوگا اور اگر انپر کوئی عذاب نازل

ہوگا تو تجھکو بھی واصل ہوگا ؎

یار بد بدتر بود از مارِ بد	تا توانی میگریز از یار بد
یار بد تنہا ہمی بر جان زند	یار بد بر جان و بر ایمان زند

(۲۶) یا اباذر ان المؤمن یری ذنبه کانه تحت صخرة یخاف ان تقع علیه وان الکافر یری ذنبه کانه ذباب مر علے انفه ـ

(۲۷) یا اباذر ان الله تبارك وتعالیٰ اذا اراد بعبد خیرا جعل الذنوب بین عینیه ممثلة والاثم علیه ثقیلا وبیلا واذا اراد بعبد شرا انساه ذنوبه ـ

اے ابوذر حال مؤمنین دیندار یہ ہی کہ گناہ پروردگار کو مانند کوہسار عظیم المقدار سمجھتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ اُسکے بار وقوع سے مورد دار البوار مستوجب عقاب قہار نہو جاویں اور حال فساق وفجار کفار اشرار یہ ہی کہ گناہ عظیم وکبیر کو مانند مگس حقیر یا پشہ صغیر کے سمجھتے ہیں کہ اُنکی بینی پر گذر گیا اور اُنکو بسبب خود بینی کے کچھ اثر نہوا اے ابوذر ہرگاہ جناب باری کو نیکی واحسان منظور ہوتا ہی تو بار عصیان کو بلحاظ وبال فراوان کے اُسکے سامنے ممثل اور بشکل کوہ گران کے اُسکی نظر میں متشکل کرتا ہی اور شقاوت وخذلان منظور ہوتا ہی تو گناہ کو اُسکے خاطر سے فراموش اور غفلت وجہالت سے ہم دوش کرتا ہی ـ

(۲۸) یا اباذر لا تنظر الی صغر الخطیئة ولکن انظر الی من عصیت

(۲۹) یا اباذر ان نفس المؤمن اشد ارتکاضا من الخطیئة من العصفور حین تقذف به فی شرکه ـ

(۳۰) یا اباذر من وافق قوله فعله فذالك الذی اصاب حظه ومن خالف قوله فعله فانما یوبخ نفسه

(۳۱) یا اباذر ان الرجل لیحرم رزقہ بذنب یصیبہ۔

اے ابوذر کسی گناہ صغیر کی قلت اور کسی خطائے خفیف کی خفت پر نظر نہ کر بلکہ عظمت جناب احدیت اور جلالت جناب سرمدیت پر نظر کر کہ جسکی تو نے معصیت اور جسکے حکم کی تو نے مخالفت کی ہی اے ابوذر نفس مومن دیندار کو ارتکاب معاصی سے اسقدر اضطراب و اضطرار اور تشتت و انتشار ہوتا ہی کہ گنجشک وحشی کو بھی اس مقدار اضطرار نہیں ہوتا جو دام بلا مین اسیر و گرفتار اور قفس ظلم صیاد مین محبوس و ناچار ہوتی ہی اے ابوذر جسکا قول حق کے مطابق اور فعل اُسکے قول کے موافق ہوتا ہی اُسکو سعادت عاجل سے حظ کامل حاصل ہوتا ہی اور جسکے قول و فعل مین اختلاف اور صدق و صواب کے خلاف ہوتا ہی تو وہ شخص خود تفریع و الزام کے لائق اور خود نفس اُسکا ذم و ملام کے قابل ہوتا ہے اے ابوذر اکثر اوقات و اغلب حالات انسان کو بسبب ارتکاب معاصی اور ایقاع مناہی کے رزق سے حرمان اور وسعت روزی سے خسران و نقصان ہو جاتا ہی۔

ہدایت

واضح ہو کہ اگر بنظر دل آگاہ حقیقت گناہ پر نگاہ کیجاوے تو ہر چند جرم صغیر اور گناہ حقیر اور خطاے بے توقیر ہی لیکن نفس الامر مین وہ گناہ عظیم ہی کیونکہ باعث خطرۂ جسیم اور منجر بعقوبت الیم اور اندیشۂ نار جحیم اور باعث ناراضی خدا وند کریم اور خوشنودی شیطان رجیم ہی رفتہ رفتہ گناہان صغیرہ کی عادت ارتکاب معاصی کی جرأت ہوتی ہی شیطان سے موانست قواے شہوانیہ کو قوت دل مین قساوت و ظلمت پیدا ہوتی ہی ساحت قدس جناب احدیت سے مباعدت رضاے جناب سرمدیت سے مخالفت ہویدا ہوتی ہی اور بتدریج ارتکاب

گناہ کی قلت و خفت پر نظر نہ کرے بلکہ گناہ کی عظمت پر نظر کرے

قباحت گناہان صغیرہ

محرمات عظیمہ اور اشتغال بمباحات جسیمہ کو سہل و آسان تصور کرتا ہی علاوہ بران اصرار
گناہان صغیرہ حکم گناہان کبیرہ مین داخل اور اصرار گناہان کبیرہ حکم کفر کو شامل ہے

حال گناہ و خوف مرگ

روایت

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ دل کے واسطے کوئی امر گناہ سے زیادہ تر درد ہلاکت و خطرناک نہین ہی اور کوئی خوف یاد مرگ سے زیادہ تر ہولناک وہیبت ناک نہین ہی احوال گذشتگان ملک عدم واسطے عبرت کے کافی ہی اور حال موت و فنائے عالم واسطے وعظ و نصیحت کے وافی ہی۔

روایت تفصیل بعض گناہان

روایت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو گناہ موجب تغییر نعمت ہی وہ بغی و تکبر و فساد ہی اور جو گناہ موجب ندامت دنیا و آخرت ہی وہ قتل ناحق عباد ہی اور جو گناہ موجب نزول عذاب قہاری ہی وہ ظلم و ستمگاری ہی اور جو گناہ موجب رسوائی و مذلت باعث تنگ ناموس شریعت ہی وہ شرابخواری ہے اور جو گناہ مانع رزق و معیشت ہی وہ زناکاری ہی اور جو گناہ موجب زوال عمر وصحت ہی وہ قطع صلہ ارحام قرابت داری ہی اور جو گناہ باعث عدم قبول دعا و تکدر نفس باصفا ہی وہ ناراضی والدین اور انکی نافرمانبرداری ہی۔

(۴۳) یا اباذر دع ما لست منہ فی شیء ولا تنطق فیما لا یعنیک واخزن لسانک کما تخزن ورقک۔

بیان حفظ لسان

ای ابوذر اُس بات سے پرہیز کر جو نفع دین و دنیا سے خالی ہو اور اُس کلام سے گریز کر جو علم و حکمت سے عاری ہو اور اپنی زبان کو اسطرح شور و شر سے محفوظ و مصئون رکھ جسطرح سے متاع سیم و زر اور سرمایۂ لعل و گوہر مخزون رکھتے ہین۔

مدح سکوت و نظر و کلام

روایت

حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام خوبیہاے عالم تین چیزین فراہم ہی نظر کرنا اور سکوت کرنا اور کلام کرنا پس جو نظر کہ عبرت دنیاے ناپائدار سے معرا ہو وہ بیکار ہی اور جو خاموشی کہ تفکر صنائع حضرت کردگار سے مبرا ہو وہ غفلت دل آزار ہی اور جو کلام ذکر خداوندگار سے خالی ہو وہ بیہودہ و ناسزاوار ہے پس خوشا حال اُس شخص کا کہ نظر دوربین اُسکی سُرمۂ چشم عبرت و اعتبار اور مکحل وسدۂ اولی الابصار ہو اور خاموشی و نشین اُسکی ہمہ تن تفکر ذات کردگار معرفت قدرت پروردگار ہو اور کلام صدق آئین اُسکا سبحہ ذکر خالق کائنات وظیفۂ اوراد خالق البریات ہو خوشا حال اُس شخص کا کہ ہمیشہ اپنی خطا پر گریان و اشکبار اور اپنے گناہ پر نادم و شرمسار رہے اُسکے فتنہ و شر سے خلائق کو امان اور اُسکے مفاسد سے عالم کو اطمینان رہے

فوائد خاموشی

ہدایت

واضح ہو کہ خاموشی و حفظ لسان اختیار کرنا ایک حصار امن و امان اور حصن حصین عافیت و اطمینان اور اُسکے واسطے ایک نقیب شوکت و شان ہے چنانچہ فوائد ظاہری اُسکے یہ ہین (۱) سکوت و صموت ایک عبادت ہے بے رنج و عناکی (۲) ایک زینت رعنا ہے بے تکلفات زیور گران بہا کے (۳) ایک ہیبت ہی بے حکومت سلطانی کے (۴) ایک حصار ہے بے جرات و نگاہبانی کے (۵) ایک محافظ عذر خواہی و شرمساری ہی (۶) ایک پردہ پوش عیوب و بدکاری ہی (۷) ایک وسیلہ اطمینان ہی کہ کرام الکاتبین کو تحریر کی زحمت سے اور انسان کو عقوبت سے محفوظ رکھتا ہی قال اللہ تعالے فی سورۃ القاف ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید

فائدہ

حدیث شریف مین وارد ہی کہ لسان ابن آدم یشرف کل یوم علے
جوارحہ فیقول کیف اصبحتم فیقولون بخیر ان ترکتنا یعنے ہر روز
زبان متوجہ اعضا و جوارح انسان ہوکر استفسار کرتی ہی کہ تمنے کیونکر صبح کی
وہ کہتے ہین کہ خیر و خوبی کے ساتھ صبح ہوئی بشرطیکہ تو ہمکو خیریت کے ساتھ چھوڑ دے
اور تیرے آسیب و گزند سے کوئی مضرت و آفت نہ پہونچے یہ کلام جوارح کا بیجا
نہین ہی کیونکہ فی الواقع زبان انسان ایک توسن سرکش و بے لگام ناعاقبت
اندیش و نافرجام غافل از نتائج آغاز و انجام ہی کہ جسکو کلمات تفرقہ اندازی
فقرات فتنہ پردازی سے کچھ پروا نہین غیبت مومنان بدگوئی مسلمانان سے
پناہ نہین افشاے راز احباب دلنواز سخن چینی و نمامی اصحاب دمساز اتہام
و بہتان بے گناہان سے کچھ احتراز نہین ہزارون احباب مین بسبب سخن سازی
کے تفرقہ و عداوت رنج و خصومت پیدا کرتی ہی ہزارون مقام پر بسبب
بر فروغ بنے فروغ کے مفسدہ قتل و غارت ہویدا کرتی ہی اقوال زور و باطل سے
ہزارہا مومنین کو گمراہ اور بہتان بیہودہ ولاطائل سے ہزارون گھر کو تباہ
کر دیتی ہی حلال کو حرام اور حسنات کو معاصی و آثام اور کبھی بے قصور کو لائق
انتقام اور کبھی مجرم کو لائق احسان و انعام اور کبھی بخیل کو مورد ملام و مستوجب
فحش و دشنام کرتی ہی طبیعت ملامت سرشت کے واسطے ایک آلہ ہرزہ گرد
ہی اور توسن طبع سرکش کے واسطے ایک لجام درشت ہی پس اسکو قبضہ
اقتدار مین رکھنا ایک کار مردانہ ہی اور اپنے دست اختیار مین رکھنا ایک
ہمت جوانانہ ہی اور پنجہ قدرت مین تھامنا ایک شیوہ فرزانہ ہی اور
سکوت و صموت کرنا واسطے اسرار باطنی کے ایک قفل خزانہ ہی لیکن جسکے

نفوس قدسیہ نور صلاح و سداد سے آراستہ اور طبایع زاکیہ جواہر فلاح و رشاد سے پیراستہ ہیں انکے واسطے زبان صدق بیان وحی ترجمان ایک مفتاح روضۂ رضوان ایک کلید غرفات جنان ایک شمع فروزان علم و عرفان ایک لمعہ ضیاے ایمان و ایقان ہی اور لسان حق بیان انکی ید بیضا سے ہدایت و نجات تازیانۂ تادیب عقوبات سرمایۂ حسنات و خیرات اصطرلاب فلک سعادات گلدستۂ حدیقۂ برکات و حسنات عنوان صحیفۂ اذکار و مناجات سبحہ اوراد و عبادات ہے اس سبب سے عباد کو تمامی عباد پر فضل عظیم اور علما کو بسبب ترویج علوم کے عباد پر شرف جسیم اور انبیا و اوصیا کو علما پر بسبب ہدایت و ارشاد کے شرف عمیم عنایت ہوا ہی مشہور ہے کہ انچہ در دیگ است بچمچہ مے آید انچہ در دل است بزبان مے آید پس فضل و شرف حضرت سید المرسلین و ائمہ طاہرین ؑ انکے خطب و مواعظ و نصایح و احادیث و ادعیہ و مناجات سے ظاہر ہے ع

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم		چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

من لم یجعل اللہ لہ نورًا فمالہ من نور۔

(۳ ۳) یا ابا ذر ان اللہ جل ثناؤہ لیدخل قوما الجنۃ فیعطیھم حتی یملوا و فوقھم قوم فی الدرجات العلی فاذا نظروا الیھم عرفوھم فیقولون ربنا اخواننا کنا معھم فی الدنیا فلم فضلتھم علینا فیقال ھیھات ھیھات انھم کانوا یجوعون حین تشبعون ویظمئون حین تروون ویقومون حین تنامون ویشخصون حین تحفظون۔

ای ابو ذر خداوند کریم اپنے فضل عمیم سے ایک گروہ کو داخل بہشت عنبر سرشت کریگا اور نعمتہاے گوناگون سے مالامال اور لذتہاے از حد افزون سے

ذکر درجات غربا و ضعفاء عرب گذار

خوش حال کریگا مگر پھر جب نظر کرینگے تو ایک قوم کو درجات عالیہ مین اپنے مرتبہ سے اعلٰی تر اور سعادات ناقتنا ہیہ مین اپنے درجہ سے ادنی تر پاوینگے پس عرض کرینگے کہ بار آلٰہا یہ لوگ ہمارے برادران ایمانی ہم صحبت دنیاے فانی مثل ہمارے مشغول طاعات ربانی تھے پھر انکو کس وجہ سے رتبہ اعلے درجہ اسنہ ہمسے افضل و اولے عنایت ہوا اسوقت خطاب ہوگا ہیہات ہیہات کہان تمہارا مرتبہ کہان انکا مرتبہ حال انکا یہ تھا کہ جب تم کہانے سے سیر ہوتے تھے تو یہ لوگ گرسنہ رہتے تھے اور تم آب شیرین سے سیراب ہوتے تھے تو یہ لوگ تشنہ رہتے تھے تم شب کو بالین استراحت آرام کرتے تھے اور یہ عبادت الٰہی مین قیام کرتے تھے تم اپنے گھر وان مین استراحت کرتے تھے اور یہ راہ خدا مین مہاجرت کرتے تھے اسوجہ سے انکو مرتبہ اعلے درجہ قصوے دیا گیا۔

(۴۳) یا ابا ذر جعل اللہ تعالی قرۃ عینی فی الصلوۃ وحبب الی الصلوۃ کما حبب الی الجایع الطعام والی الظمان الماء وان الجایع اذا اکل شبع وان الظمان اذا شرب روی وانا لا اشبع من الصلوۃ۔

اے ابوذر خداوند بے نیاز نے نماز کو میرے واسطے نور دیدہ راز و نیاز تسکین بخش سوز و گداز قرار دیا ہے اور نماز میری محبوب جانی اور مطلوب زندگانی اور مرغوب جاودانی ہی جسطرح سے گرسنہ حصول طعام کا طالب و خواستگار ہے اسیطرح سے میرا دل نماز کا مشتاق و طلبگار ہے اور جسطرح سے تشنہ آب مشتاق آب خوش گوار ہے اسیطرح سے میرا دل بھی واسطے نماز کے مضطرب و بیقرار ہے لیکن گرسنہ تناول طعام سے شکم سیر ہو جاتا ہی مگر مین نماز سے دل سیر نہین ہوتا اور تشنہ کام آب شیرین سے سیراب ہو جاتا ہے لیکن مین نماز سے سیراب

دوستی نماز

نہین ہوتا ہون۔

روایت وحکایت

کتاب امالی طوسی علیہ الرحمہ مین منقول ہی کہ حضرت سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام شبانروز اسقدر مشغول عبادات ربانی محو مناجات سبحانی رہا کرتے تھے کہ کثرت عبادات وطول مناجات وریاضات دیکھکر بعض مخدرات سرادق عظمت ومعظمات اہل بیت طہارت بفرط رافت وعطوفت اور وفور شفقت ورحمت پاس جابر بن عبد اللہ انصاری مصاحب خاص جناب رسول باری کے تشریف لے گئین اور التماس کیا کہ ای یار وفادار رسول کردگار ہم اہل بیت اطہار کے تمیر حقوق بیشمار ہین اور آپ جانتے ہین کہ حضرت علی بن الحسینؑ بقیۂ آل عبا نشان جناب سید الشہدا علیہم وچراغ خاندان رسول خدا ہین انکا یہ حال ہے کہ بسبب کثرت طاعات وعبادات ربانی کے تمام پیشانی نورانی مجروح وخون آلودہ اور جسم زار وجان نزار کاہیدہ وفرسودہ ہوگئی ہے آپ جاکر واسطے قصر عبادت کے سفارش اور واسطے تخفیف ریاضت کے گذارش کیجیے چنانچہ جابر موصوف الشان حاضر آستان ہدایت نشان ہوے دیکھا کہ وہ حضرت محراب عبادت مین نشستہ باجسم خستہ وجان گسستہ عبادت الٰہی مین دل بستہ ہین حضرت نے اٹھکر تعظیم کی اور پہلوے مبارک مین جگہ دی جابر نے عرض کیا کہ ماعلمت ان اللہ تعالیٰ انما خلق الجنۃ لکم ولمن احبکم وخلق النار لمن ابغضکم وعاداکم فما ھذا الجھد الذی کلفتہ نفسک یعنے کیا آپ نہین جانتے ہین کہ خداوند کریم نے بہشت نعیم کو واسطے آپ اہل بیت طاہرین اور آپکے دوستان بالیقین کے پیدا کیا ہی اور نار جحیم و دار عذاب الیم کو واسطے آپکے دشمنان بیدین کے پیدا کیا ہی پس آپنے کس واسطے

جد وجید فراوان اور اشد تکلیف جسم وجان اختیار فرمائی ہو حضرت نے فرمایا کیا تمکو نہین معلوم ہے
کہ ہمارے جد امجد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین حضرت ایزد سبحان نے فرمایا تھا
کہ غفر اللہ لک من ذنبک ما تقدم وما تاخر اور باوصف اسکے ہمارے
والدین فدا ہون آنپر کہ بسبب کثرت عبادات ربانی شدت طاعات یزدانی سے
قدم مبارک متورم ہو جاتے تھے چنانچہ اصحاب حضرت رسالت آب نے ہرگاہ شدت
اشتغال طاعات وکثرت عبادات ومناجات دیکھا تو واسطے تخفیف عبادات
کے گذارش کی حضرت نے فرمایا افلا اکون عبدا شکورا جابر انصاری رضنے
عرض کیا کہ آپکے وسیلہ سے استجابت دعوات دفع بلیات وقضاے حاجات ہوتی ہے
اور آپکے طفیل سے باران رحمت نازل ایمان وعرفان جناب احدیت حاصل ہوتا ہے
حضرت نے فرمایا کہ ای جابر ہم ہمیشہ اپنے جد امجد حضرت سید المرسلین کی تاسی کرتے ہین
اور طاعات الٰہی مین قدم بقدم اپنے جد امجد حضرت امیر المومنین کی پیروی کرتے ہین
آخرکار جابر دیدار مایوس وناچار باچشم اشکبار واپس آئے۔

(۵۳) یا اباذر ان اللہ بعث عیسی بن مریم بالرھبانیۃ وبعثت بالحنفیۃ
السمحۃ وحبب الی النساء والطیب وجعل قرۃ عینی فی الصلوۃ۔

ای ابوذر حق سبحانہ تعالی نے عیسی بن مریم کو واسطے طریقہ رہبانیت وترک معاشرت
ولذت اور زہد وعزلت کے مبعوث کیا تھا اور مجھکو واسطے اجراے عمدہ ترین شریعت
اور اولے ترین دین وملت کے مبعوث کیا ہی جسمین سہولت عبادات واستقامت
احکامات ومعاشرت مخلوقات بوجہ احسن ہی چنانچہ تکلیفات شرعیہ مین نہ
شدت مشقت ہی نہ اعوجاج وزحمت ہی معاشرت نسوان ومحبت زنان بہے
روا ہی استعمال خوشبو ہاے روح پرور غالیہ ہاے مشک وعنبر بھی زیبا ہی عمدہ عمدہ
طریقہ صلوات ومناجات اور قیام جمعہ وجماعات اور اشتغال اذکار ودعوات

ذکر محبت زنان

اسہل ترین طرق معاملات و معاہدات اور احکام متوسطہ طہارات و نجاسات اور طریقہ تہذیب اخلاق و عادات و تزکیہ نفوس و مکارم صفات اور احکام قصاص و دیات و حدود و تعزیرات تجویز فرمایا ہو کہ نہ جسمین تفریط ہی نہ افراط ہی بلکہ ایسی شریعت متوسطہ ہی کہ ہر متوسط المزاج اسکا متحمل اور ہر بالغ و عاقل اُسکا متکفل ہو سکتا ہو اور باوجودیکہ میرے واسطے الف و استیناس نسوان جائز کیا ہی لیکن میرے دلکے واسطے باعث فرح و سرور اور میری چشم کے واسطے باعث ضیا و نور نماز کو فرمایا ہی۔

اشارۃ فیہا بشارۃ

وال امعظیم و ہر بیسنل

واضح ہو کہ معاشرت زنان و الفت نسوان بوجہ حلال عقلاً و نقلاً ممدوح اور سلفاً و خلفاً غیر مذموم و غیر مقدوح ہی عقلاً اسوجہسے کہ جناب ربانی نے طبع انسانی کو بسبب قواے جسمانی واسطے توالد و تناسل انسانی کے خواہش نفسانی پر مجبول فرمایا ہی اسواسطے کہ اگر محبت زنان و رغبت نسوان نہوتی تو توالد و تناسل بنی آدم کو انقطاع اور بقاے نوع بشری کو انقطاع ہو جاتا اور اگر باوصف خواہش نفسانی اور صحت قواے جسمانی کے ترک معاشرت نسوانی ممنوع کیجاتی تو باعث امراض جسمانی موجب اسقام روحانی ہوتا پس موانست نسوان و موالفت زنان عقلاً لازم و طبیا و حکمۃ فرض و متحتم ہے اب واضح ہو کہ تعدد ازواج مین مصلحت عقلی و حکمت عملی یہ ہی کہ بعض عورات عاقرہ ہوتی ہین جنسے امید اولاد نہین ہوتی بعض عورات دائم المرض ہوتی ہین جنسے لذت معاشرت و امید نسل دونون منقطع ہو جاتی ہی اور بعض اشخاص بلاد بعیدہ مین بسبب مسافرت یا تجارت یا کسب معیشت کے سکونت کرتے ہین اور بسبب عدم استطاعت یا دیگر موانع کے اپنی عورات کو ہمراہ نہین رکھ سکتے یا بعض عورات بسبب خبث طینت کے شوہر سے نفاق یا خشونت مزاج کے شوہر سے شقاق رکھتی ہین یا کسی مرد کو بسبب قوت مزید اور غلبہ شبق شدید کے ایک عورت پر قناعت دشوار ہی

در تعدد ازواج

یا اُسکی عورت خائن و بدکار ہی یا غیر منتظم و بیکار ہی جسکے سبب سے دوسری عورت کرنے پر مجبور و ناچار ہی علے ہذالقیاس بہت منافع و مضار عقلی بحسب حالات و اطوار و اوقات روزگار بیشمار ہین کہ جنکا احصا دشوار ہی فلہذا شریعت اسلام مین ایک نکاح واجب اور تعدد ازواج کو بشرط عدل و انصاف و دیگر وجوہ شرعیہ کے جائز فرمایا ہی پس اگر جواز نہوتا تو بجز زناکاری اور فسق و بدکرداری کے کوئی چارہ کار نہوتا چنانچہ مشاہد ہی کہ جو لوگ از رہ ممانعت مذہبی کے تعدد ازواج سے مجبور اور بسبب مباعدت اوطان و طول مسافت و امتداد زمان کے اپنی عورات سے مہجور ہین وہ لوگ ہمیشہ مشغول زناکاری و مصروف لواطہ و حرامکاری رہا کرتے ہین توالد و تناسل بھی منقطع ہوتا ہی اور سرمایہ معاش بھی ضایع ہوتا ہی بسبب اختلاط نطفہ کے توارث مین فتور ہوتا ہی اور بسبب ارتباط محارم کے انواع فساد کو ظہور ہوتا ہی پس حکمت عاقلانہ و مصلحت فرزانہ جو بقاے نسل و حفظ خاندان و انضباط دودمان اور انتظام مصارف خانہ و جمع مال و خزانہ و حفظ عزت و آبرو و الحاظ صلہ رحم و قرابت داری بذریعہ انعقاد جائز کے ہوسکتی ہی وہ زناکاری و حرامکاری مین نہین ہوسکتی اور جبکہ ایک طریقہ مجوزہ سے زوجہ ثانیہ کے مانند زوجہ اولی کے پابندی ہو گئی تو مرد بھی پابند ہی اور وہ عورت بھی پابند ہی جو اُسکو دیا جاوے وہ اپنا مال ہی جو اسکا مولود ہی وہ اپنا فرزند ہی ہرجا و بیجا سے اُسکی فہمایش ہر امر نیک و بد مین اُسکی سرزنش ہوسکتی ہی فلہذا شارع علیہ السلام نے ہر عورت و مرد کو ایک طریقہ قویم سے مقید و محدود اور ابواب آوارگی اور مفاسد کو مسدود فرمایا نہ اسقدر مقید فرمایا کہ اگر زوجہ مغرب مین ہی اور شوہر مشرق مین ہی تو دونون کو بجز زناکاری کے کوئی چارہ کار نہو اور نہ اسقدر مطلق العنان فرمایا کہ بے عقد شرعی و طریقہ جائز کے ہر مرد و عورت ملوث ہوسکے اب رہی یہ بات کہ عورت ناراض ہو یا مرد ملتفت نہو یا عدل نہ کرسکے یا بسبب دیگر وجوہ نامرضیہ کے نفاق و شقاق ہو تو اُسکے

ضرورت تجویز حرامکاری

واسطے طلاق اور قید عقد سے اطلاق تجویز فرمایا تاکہ نزاع باہمی سے مرد و عورت ولتنگ
اور شنائع افعال و قبائح اعمال سے مبتلائے بکارہ عار و ننگ نہون اور عورت [illegible]
ہو تو بفائدہ اسیر رنج والم مبتلائے کربت وغم نہ ہے یا بسبب بد اطواری و بدکرداری
نسوان کے نوبت بہتک ناموس یا قتل نفوس یا اضرار جسمانی و ایلام روحانی نہ پہونچے
جو عقلاً ملوم اور شرعاً مذموم ہے اور اگر باوصف ان طریقہ ہائے نامرضیہ کے بھی ارتکاب
زناکاری اور بدکرداری کرین تو اُنکے واسطے احکام حدود و تعزیرات صادر فرمائے
پس جو طرق نکاح و طلاق شریعت اسلام مین تجویز ہوے ہین وہ سراسر حکمت آمیز
مصلحت انگیز ہین جسکے ادراک سے عقل عقلا کا کملا قاصر اور ذہن علما و حکما خاسر ہے
علاوہ اُسکے جو جو ضروریات مصالح خانہ داری و انتظام دنیاداری و منافع تعیش
روحانی اور فوائد آسائش جسمانی و حفظ ناموس خاندانی و بقائے نسل انسانی
ایک عورت مین ہین درصورت ناقابلیت اُسکی وہی منافع بعینہ دوسری یا تیسری عورت
مین ہین پس اگر ایک عورت جائز ہے تو نظر بمصالح مذکورہ تعدد ازدواج بھی جائز ہے
اور اگر کسی شخص کو کوئی حاجت ازدواج نہین ہے تو نہ ایک عورت کی حاجت ہے
نہ دوسری کی ضرورت ہے پس وجوب بھی بمصالح ہے اور جواز بھی بمصالح ہے اور چونکہ
زناکاری مین ایک صورت مطلق العنانی طرفین کی ہے اور مضار عدیدہ و نتائج
ناپسندیدہ متصور ہین بدین جہت ایک طریقہ معاہدہ بشرائط و حدود و قیود کے
معین و محدود اور طرفین کو تعیین حقوق جانبین سے پابند قیود فرمایا اور جن
عورات کا انعقاد نظر بمصالح عباد و رضائے رب العباد قابل صلاح و سداد
تھا اُنکو حلال کیا اور جنسے ازدواج کرنا باعث فساد معاش یا معاد یا منافی
مصالح عباد تھا اُنکو حرام کیا اور چونکہ اکثر اوقات مشاہدہ حسن و جمال زنان
گلعذار مشاہدہ طلعت حسینان لالہ رخسار مہیج قوائے شہوانی محرک رغبتہائے نفسانی

یعنی اغوائے شیطانی ہوتا ہے فلہذا حکم جناب احدیت صادر ہوا کہ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم و یحفظوا فروجھم ذلک ازکی لھم یعنے اسے محمد تم حکم دو مومنوں کو کہ اپنی چشم کو مشاہدۂ نامحرمان شرعی اور زنان اجنبی سے محبوس اور تمامی فروج جسمانی اور اعضائے شہوانی کو ممنوعات ربانی و محرمات قرانی سے محروس رکھیں کیونکہ یہ امر واسطے طہارت باطنی و نظافت نفسانی کے بہتر اور واسطے صفائے طینت انسانی اور رضائے روحانی کے اولی تر ہے وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن و یحفظن فروجھن ولا یبدین من زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علے جیوبھن ولا یضربن بارجلھن لیعلم مایخفین من زینتھن یعنے اے محمد حکم دو عورات مومنات کو کہ اپنی چشم کو نگاہ عربدہ باز و نظارہ عشوہ پرداز و کرشمہ چشم فسون ساز سے محافظت اور اپنی فروج جسمانی یعنے چشم وگوش و اعضائے نہانی کی نگاہ و آواز اغیار اور ملامت نامحرمان عیار سے حراست کریں زیب و زینت باطنی کو نظر بازان دنی سے مخفی اور زیور و آرائش بدنی کو نگاہ نامحرمان اجنبی سے مستور و مخفی کریں متقنع و نقاب سے سر و گردن کا چاک گریبان تک حجاب اور بازیب و خلخال پائی آواز سنانے سے اجتناب کریں کیونکہ یہ سب امور باعث میلان خاطر اغیار نامحرم اور سلسلہ جنبان شہوات اہل عالم ہیں اور چونکہ سماعت آواز دلنواز بھی مانند نگاہ فسون ساز رخنہ انداز طبع عشاق اور کمند ولولۂ اشتیاق اور ترانہ جوش مستانگی و وفاق اور افسانہ دیوانگی و فراق ہوتی ہے لہذا سماعت آواز نامحرم بھی شریعت حضرت سید الانام میں ممنوع و حرام کیگئی اور زنان اجنبیہ کو بسبب ضرورت شرعیہ پانچ کلمہ سے زیادہ اجازت کلام نہیں دی گئی ہے

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد	بسا کین دولت از گفتار خیزد

عورات پردہ و نقاب

پس اگر مصالح احکام شرعیہ متروک و مطروح یا مجروح و مفقود سمجھے جاویں تو صرف غبائے عقل ناقص پر زن و مادر اور خواہر و دختر مین کوئی مابہ الفرق باقی نہین رہتا ہی کیونکہ اعضائے جسمانیہ اور صور نوعیہ و ترکیبات بدنیہ مین زن و مادر و دختر و خواہر سب برابر ہین اور پھر ایک عورت سے انعقاد کی کیا ضرورت ہی بلا تکلف بسبب شہوت نفسانی و خواہش شیطانی ہر عورت مرغوب سے زناکاری اور مراودت و بدکاری جائز سمجھی جاوے پس وہی محذورات خبیثہ مکروہات خبیثہ مدارج فضیحہ نتائج قبیحہ لازم ہونگی یہ چند وجوہ عقلیہ باجمال و اختصار نگارش کیے گئے اب چند وجوہ نقلیہ گذارش ارباب دانش و بینش ہین پس واضح ہو کہ کتب آسمانی و صحف ربانی سے امتناع تعدد ازدواج ثابت نہین ہی بلکہ جواز و اباحت تعدد ازواج ثابت ہی چنانچہ توریت مین موجود ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تین عورتین تھین اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی چار عورتین دو منکوحہ جو باہم خواہر زن حقیقی تھین اور دو لونڈیان حرمین تھین اور حضرت موسی علیہ السلام کی ایک منکوحہ اور ایک حبشیہ حرم تھی اور اجازت تھی کہ اسیرون مین جس عورت پر رغبت ہو اسکو خدمت مین لاوین چنانچہ کتاب استثنا باب ۲۱ درس ۱۱ لغایۃ ۱۳ حکم ہی کہ اسیرون مین جس خوبصورت عورت کو جی چاہے اسکو اپنے گھر مین لاکر سر منڈوا اور ناخن کٹوا اور اسیری کا لباس اُتروا تاکہ ایک مہینہ بھر کامل اپنے مان باپ کے سوگ مین بیٹھے پھر اُسکے ساتھ خلوت کر کہ تو اُسکا شوہر اور وہ تیری جورو ہے اور کتاب اخبار ایام باب ۲۲ درس ۹ مین حق تعالٰے نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا کہ ہم تجھکو ایک فرزند دینگے کہ وہ صاحب راحت ہوگا اور ہم اسکو سب دشمنون سے راحت بخشینگے نام اُسکا

جواز تعدد ازواج از کتب انبیاء سابقین و از توریت و انجیل ثابت است

سلیمانؑ ہوگا ہم اسکے عہد میں بنی اسرائیل کو سلامتی و آرام بخشینگے اور وہ ہمارا گھر
بنا ئیگا وہ ہمارا بیٹا ہوگا اور ہم اسکے باپ ہونگے آپ ملاحظہ ہو کہ حضرت
سلیمان علیہ السلام کو خدا نے اپنا بیٹا کہا تھا اُنکی سات سو بیبیان اور تین سو
حرمین تھین جیسا کہ کتاب اول سلاطین باب ۱۱ ورس ۳ مین مرقوم ہی اور
حضرت داود علیہ السلام کی ننانوے بیبیان تھین اور بعد اسکے زن اوریا کے
عاشق ہوے تھے علٰے ہذا القیاس تعدد ازواج اکثر انبیا کے عہد مین جائز رکھا
گیا ہی اور کہین بالتصریح ممنوع نہین کیا گیا ہان البتہ حضرت عیسٰی مسیح علیہ
السلام نے ایک عورت سے بھی ازدواج نہین فرمایا اسکا سبب یہی ہے
کہ وہ مبعوث برہبانیت ہوے تھے پس اقوال انبیا سے اغراض اغماض
یا افعال انبیا پر تشنیع و اعتراض کرنا کفر و الحاد ہی اور بتصریح کتب سماوی
کفر و الحاد کا جواب جہاد ہی چنانچہ ہر گاہ بنی اسرائیل نے باوصف
ہدایت و ارشاد کے بت پرستی و گوسالہ پرستی مین استبداد و تعمیل احکام
الٰہی اور متابعت اوامر شریعت بیانی مین کفر و الحاد کیا تو حضرت موسے
علیہ السلام نے حکم قتل وجہاد دیا کیونکہ باوصف ارشاد و ہدایت کے اصرار
جہالت و انہماک ضلالت اس لائق ہی کہ تادیب و تعزیر دیجاوے اور
وہ طبیعت زمین اس قابل ہی کہ نجاست کفر سے تزکیہ و تطہیر کیجاوے علاوہ
اسکے اگر کوئی کافر مطرود یا مرتد مردود معاذ اللہ نسبت حضرت عیسٰی علیہ
السلام کے کہے کہ ولود و شہود انکا بغیر باپ کے ناممکن الوجود ہی جیسا گمان
فاسد فرقہ یہود ہی یا یہ گمان باطل کرے کہ انکو بسبب ناقابلیت و عدم رجولیت
کے عورات کی ضرورت نہ تھی معاذ اللہ اسقدر عیاش تھے کہ بحیلہ تعلیم کیلئے
عورات کو ہمراہ رکھتے تھے اور بدین وجہ ازدواج کی کچھ حاجت نہ تھی تو اس

قول باطل اور اس کفر کامل کا کیا جواب ہو سکتا ہے اعاذنا اللہ وسائر العباد عن سوء الاعتقاد وطغیان الکفر والالحاد وثوران الحقد واللداد۔

(۳٦) یا اباذر ایما رجل تطوّع فی کل یوم ولیلۃ اثنتی عشرۃ رکعۃ سوی المکتوبۃ کان لہ حقا واجبا بیت فی الجنۃ۔

(۳۷) یا اباذر انک ما دمت فی الصلوٰۃ فانک تقرع باب الملک الجبار ومن تکثر قرع باب الملک یفتح لہ۔

(۳۸) یا اباذر ما من مومن یقوم مصلیا الا تناثر علیہ البر ما بینہ وبین العرش ووکل بہ ملک ینادی یا ابن آدم لو تعلم مالک فی الصلوٰۃ ومن تناجی ما انفتلت۔

فرض نماز واسطے اقل

ای ابوذر جو شخص بطوع ورغبت وخلوص نیت وحسن ارادت شبانہ روز مین ۱۲ رکعت نماز علاوہ نمازہاے فریضہ کے ادا کرے تو وہ ضرور بہشت عنبر سرشت مین جاگزین اور ایوان خلد برین مین مکین ہوگا ای ابوذر جبتک تو نماز خالق بے نیاز مین مصروف اور راز و نیاز خالق کارساز سے مالوف رہتا ہے اسوقت تک گویا در دولت بادشاہ عالی وقار پروردگار قہار وجبار پر حاضر ہو کر زنجیر درگاہ رفعت اور حلقۂ بارگاہ عظمت کو ہلاتا ہے اور یہ امر بدیہی ہے کہ جو شخص دروازۂ قصر سلطانی کے بکثرت مقارعت اور آستان ایوان جہانبانی کے باصرار و استمرار ملازمت کریگا اسکے واسطے بالضرور ایک دن دروازۂ احسان و مرحمت کشادہ اور فیضان برکت و سعادت اسپر زیادہ ہوگا ای ابوذر جو مومن کہ نماز ایزد معبود مین مشغول قیام وقعود مصروف رکوع وسجود ہوتا ہے اسپر عرش عظیم سے رحمت خدا وند کریم نازل اور مغفرت

پروردگار رحیم واصل ہوتی ہی اور ایک فرشتہ رب الارباب اُس سے خطاب کرتا ہو کہ ای فرزند آدم اگر تو لذت اسرار نماز سے واقف اور حلاوت راز و نیاز خدا ے کارساز سے عارف ہو جاوے تو کبھی جانب نماز سے ساعدت اور شغل نماز سے مفارقت نہ کرے۔

(۳۹) یا اباذر طوبی لاصحاب الالویۃ یوم القیامۃ یحملونھا فیسبقون الناس الا دھم السابقون الی المساجد بالاسحار وغیر الاسحار۔

(۴۰) یا اباذر الصلوۃ عماد الدین واللسان اکبر والصدقۃ تمحو الخطیئۃ اللسان اکبر۔

ای ابوذر خوشا حال ارباب اخیار اصحاب ابرار کہ بروز قیامت حامل علمہائے زرین نگار فرازندہ رایات ضیابار ہونگے اور سب لوگون سے مقدم داخل قصرہائے جنان واصل روضہ ہائے رضوان ہونگے یہ وہ لوگ ہین کہ سبت پیشتر باوقات اسحار و اوقات مختلفہ لیل و نہار داخل مساجد ہو کر مصروف اوراد و اذکار مشغول مناجات و استغفار رہا کرتے ہین ای اباذر نماز خالق بے نیاز ستون دین مبین رکن رکین شرع متین ہی اور جو اذکار و عقاید زبان سے جاری ہوتے ہین وہ بزرگتر ہین اور صدقات و خیرات ماحی سئیات و موجب دفع بلیات و قضاے حاجات و ترقی سعادات ہین لیکن ذکر خداوند اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر جو زبان سے جاری ہوتا ہے اُسکے فوائد عظیمتر ہین۔

(۴۱) یا اباذر الدرجۃ فی الجنۃ فوق الدرجۃ کما بین السماء والارض وان العبد لیرفع بصرہٗ فیلمع لہٗ نور یکاد یخطف

ذکر فضیلت درجات مومنین

بصره فیقرع لذلک فیقول ماهذا فیقال هذا نور اخیک فیقول اخی فلان کنا نعمل جمیعا فی الدنیا وقد فضل علی هکذا فیقال له انه کان افضل منک عملاً ثم یجعل فی قلبه الرضا حتی یرضی۔

ای ابوذر درجات بہشت عنبر سرشت ایک دوسرے سے بلند تر اور مثل بلندی آسمان کے زمین سے رفیع ترہیں چنانچہ بعض بندگان مومن جانب اعلیٰ نظر کرینگے تو ایک نور پارۂ عظیم نظر آویگا پس متوحش ہوکر استفسار کرینگے فرشتگان الٰہی جواب دینگے کہ فلاں مومن دیندار کا جلوۂ انوار ضیا بار ہی وہ بندہ مومن کہے گا یہ برادر مومن ہمارے ساتھ دنیا میں عبادت کردگار اور مثل ہمارے طاعت پروردگار کیا کرتا تھا پس کس وجہ سے اسکے مرتبے کو ہم سے رفعت اور میرے درجات سے اسکو افضلیت ہوگئی اسوقت خطاب ہوگا کہ تیرے اعمال سے اسکے اعمال بہتر اور تیری طاعات سے اسکی طاعات بیشتر تھی لیکن چونکہ جناب احدیت کو از روے وفور رحمت اس مومن کی بھی تسکین خاطر منظور ہوگی تو اسکے قلب پر صفا کو تسلیم ورضا سے معمور اور لمعۂ صدق وصفا سے پر نور کردیگا جس سے اسکو ابتہاج موفور انبساط نامحصور حاصل رہیگا۔

دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی بہشت ہے

(۴۳) یا اباذر ان الدنیا سجن المومن وجنت الکافر وما اصبح فیہا مومن الا حزینا وکیف لا تحزن وقد اوعدہ اللہ جل ثناؤہ انه وارد جھنم ولم یعدہ انه صادر عنہا ولیلقین امراضا ومصیبات واموراً یغیظه ولیظلمن فلا ینتصر یبتغی ثوابا من اللہ تعالیٰ فما یزال فیہا حزینا حتی یفارقہا فاذا فارقہا افضی الی الراحة والکرامة۔

(۴۴) یا اباذر ما عبد اللہ عزوجل علی مثل طول الحزن۔

ہی ابو ذر دنیا سے غدار اور یہ دار ناپائدار واسطے مومن دیندار کے ایک زندان
دل آزار قید خانۂ ظلمت آثار ہی جس سے افسردہ و غمناک رہا کرتا ہی یا مجلس آلام
و اضرار خارستان آزار دلفگار ہی کہ جس سے ہر وقت دل ریش و سینہ چاک رہا کرتا
ہے لیکن واسطے کفار اشرار فساق و فجار ملحدان بدکردار کے گویا بہشت فرحت فزا
گلستان دلکشا ہی جسمین ہر وقت شادان و شادمان ہین یا بوستان عشرت خیز
چمنستان نزہت انگیز ہی جسمین خوشحال و فرحان ہین یا صحن ایوان زرنگار فضائے
قصر مرصع کار ہی جسمین بناز و تبختر خرام کرتے ہین یا بارگاہ رفیع الشان پیشگاہ
راحت نشان ہی جسمین بخواب نوشین و غفلت شیرین آرام کرتے ہین اور
حال مومن دیندار یہ ہی کہ جب صبح دنیا یار نمودار ہوتی ہی تو بسبب انواع آلام
و ہموم اور مکروہات و غموم کے محزون و مغموم متالم و مہموم اٹھتا ہی اور حزن
و ملال اسکا بجا ہی اسواسطے خدا وند حمید نے تہدید و توعید فرمائی ہی کہ ہر شخص وارد
دار البوار ہوگا اور یہ وعدہ نہین فرمایا ہی کہ جہنم سے رستگار ہوگا مگر متقی و پرہیزگار
متورع و ابرار بالضرور رستگار ہوگا اور یہ اشارہ ہی طرف آیہ کریمہ کے جسمین
حق تعالی نے فرمایا ہی وان منکم الا واردہا کان علی ربک حتما مقضیا
ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین جثیا پس مومن کو کیونکر چین
ہو سکتا ہی کہ ہم منجملہ ابرار و اخیار اور اصحاب تقوی شعار ہین بدین وجہ وہ
ہمیشہ غمناک و غمگین رنجور و حزین رہا کرتا ہی علاوہ اسکے انواع رنج و ملال
صنوف کلال و وبال الوف تشتت و بلبال و فور زحمت و نکال ہجوم اختلال
احوال مین مبتلا رہا کرتا ہی جس سے دل پژمردہ خاطر افسردہ زندگی سے آزردہ
غم و غصہ سے گلو فشردہ رہتا ہی اسکی مظلومی مین کوئی مددگاری رنج و مصیبت
مین کوئی غمخواری نہین کرتا ہی پس ہمیشہ دنیا مین مصائب روزگار سے دلفگار امراض

وآزار سے خستہ و زار تعالیب لیل و نہار سے اسیر ادبار گاہش اغیار سے پر اضطراب واضطرار رہا کرتا ہے لیکن ہر حال میں امید وار اجر و ثواب طلبگار خوشنودی رب الارباب رہتا ہے بدیں وجہ ہر گاہ اس دار فنا سے نشست اور سرائے بیوفا سے رحلت کریگا تو راحتہائے عظیم کرامتہائے جسیم نعمتہائے فخیم سرتاسرائے بہشت نعیم تقرب درگاہ خداوند کریم پاویگا ای ابو ذر کوئی عبادت خدا کے نزدیک طول حزن و مصیبت سے خوشتر اور صبر رنج و محنت سے بہترین ہے۔

روایت

روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت امیر علیہ السلام سے حال و وصف دنیا دریافت کیا حضرت نے فرمایا ما اصف لک من دار من صح فیہا امن ومن سقم فیہا ندم ومن افتقر فیہا حزن ومن استغنی فیہا فتن فی حلالہا حساب وفی حرامہا عقاب یعنے کیا وصف بیان کروں اس دار ناپایدار سرائے عبرت آثار کا جسمیں انسان صحت و عافیت پاتا ہے تو مرنے سے غافل ہوکر بکمال اطمینان واسطے ہمیشہ کے موت سے امن و امان تصور کرتا ہے اور اگر بیمار و سقیم مبتلائے درد الیم ہوتا ہے تو نادم و پشیمان ہوکر افسوس کرتا ہے کہ مفت ایام صحت کو برباد اور اوقات عزیز میں نقصان و کساد کیا اور اگر فقیر و نادار ہوتا ہے تو شبانروز فکر و پریشانی میں اندوہناک ہر وقت نشتر غم سے سینہ چاک رہتا ہے اور اگر مال و دولت حاصل ہوتا ہے تو بادۂ کبر و غرور سے مدہوش فتنہ و شرور سے ہمدوش طغیان سو فور سے با جوش و خروش ملا ب وبلاہی سے ہم آغوش ہوجاتا ہے اس دار عاجل میں ہر طرح سے قیام مشکل ہے کیونکہ حلال دنیا میں حساب ہوگا اور حرام دنیا میں عذاب ہوگا پھر ایسے مقام کا کیا حال بیان کیا جاوے۔

روایت وصف دار دنیا

روایت

روایت طلاق دنیا

منقول ہے کہ شہریار کشور دنیا و دین تاجدار علم و یقین حضرت امیر المومنین امام المتقین
علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے یا دنیا یا دنیا الیک عنی ابی تعرضت ام الی
تشوقت لا حان حینک ہیہات غری غیری لا حاجة لی فیک قد
طلقتک ثلثا لا رجعة فیہا فعیشک حقیر وخطرک یسیر و املک
قصیر آہ من قلة الزاد وطول الطریق وبعد السفر یعنی اے دنیائے
غدار عجوزۂ مکار پیرہ زال مردار شوہر کش خونخوار میرے پاس سے دور ہو خواہ تو
مزاحمت و غمازی سے چاہے کہ کمند مکر و فریب مین مجھکو اسیر ادبار کرے خواہ مشتاقانہ
عشوہ پردازی و کرشمہ سازی سے چاہے کہ دام محبت و الفت مین مجھکو گرفتار کرے
لیکن کسیطرح سے وقت وصال و ہم آغوشی اور موقع ہمکناری و ہمدوشی مجھکو
نصیب نہوگا ہر طرح سے ہمارا اور تیرا فراق و وصال ناممکن و محال ہے پس
میرے پاس سے دور ہو اور اس دام مکر و تزویر مین جاکر غیرون کو اسیر کر مجھکو
تیری مواصلت کی کوئی حاجت اور کسیطرح سے رغبت صحبت یا موانست نہین ہے
اور ہرگاہ مین نے تجھکو تین مرتبہ طلاق دیا ہے تو ہمیشہ کے واسطے تجھسے افتراق
ہوگیا ہے میری آنکھون مین عیش و عشرت تیرا ذلیل و حقیر اور قدر و منزلت
تیری قلیل و یسیر اور آرزوے مواصلت تیری کوتاہ و قصیر ہے آہ آہ کسقدر
زاد راہ قلیل اور راہ عدم دراز و طویل اور زمان مسافرت و رحیل کسقدر
بعید و طویل ہے۔

روایۃ فیہا درایۃ

منقول ہے کہ قاضی شریح نے ایک مکان خرید کیا اسی دینار سرخ زر ثمن ادا
کیا اور قبالۂ مکان بگواہی گواہان مسجل کیا۔ یہ خبر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو

پہونچی حضرت نے قنبر کو بھیجکر قاضی شریح کو طلب فرمایا جب قاضی شریح باریاب خدمت فلک جناب ہوا تو حضرت نے خطاب کیا کہ اے شریح تو نے کوئی مکان باداے زر ثمن خرید کیا ہی اور قبالہ مکان بشہادت شہود عدل وضبط آیا ہی اُسنے عرض کیا کہ ہان حضرت نے فرمایا یا شریح اتق اللہ سیاتیک من لاینظر فی کتابک ولایسئل عن بینتک حتے یخرجک من دارک شاخصا ویسلمک الی قبرک خالصا یعنے اے شریح براہ تقوی و پرہیزگاری کے خوف خداوندباری کر کیونکہ عنقریب وہ شخص آویگا جو قبالہ مکان پر نظر نہ کریگا نہ گواہان دستاویز سے کچھ دریافت کریگا تیری روح کو قالب خالی اور جسم کو خانہ خاکی سے نکال دیگا تو آنکھ کھولے دیکھتا رہجائیگا تا اینکہ تجھکو چند پارچہ کفن مین ملفوف کرکے تنہا قبر تنگ و تاریک مین مدفون کرینگے اُسوقت تیرے پاس نہ دولت و جاہ ہوگی نہ کوئی عمارت ہوگی انتہی فانظر بنیانک ان لاتکون اشتریت ہذہ الدار من غیر مالک اوورثت مالا من غیر حلہ فاذا انت قد خسرت الدارین جمیعا الدنیا والاخرۃ یس خوف کر کہ مبادا بایع مکان اصلی مالک مکان واقعی نہو یا زرثمن حلال بوجہ شرعی نہو کیونکہ اگر ایسا ہوگا تو معاہدۂ بیع سراسر باطل اور خسران دنیا و عقبا تجھکو حاصل ہوگا۔ بعد اسکے فرمایا کہ اے شریح اگر وقت خرید مکان کے ہمارے پاس حاضر ہوتا تو ہم تجھکو ایسی دستاویز لکھا دیتے جسکے دیکھنے سے وہ مکان بقیمت دو درم سیاہ بھی خرید نہ کرتا۔ شریح نے عرض کیا کہ اے مولاے مومنان آپ کیا تحریر فرماتے حضرت نے یہ مضمون ہدایت مشحون انشا فرمایا

قبالہ مکان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا ما اشتری عبد ذلیل من میت ازعج

بالرحیل اشترے منہ دارا فی دار الغرور من جانب الفانین
الی عسکر الھالکین یعنے اس دار ناپائدار سرا سے اعتبار کو خرید کیا
اس بندۂ ذلیل و خوار نے اُس بائع بیدار سے جسکی عمر فانی کا دنیا سے انتقال
اور اساس زندگانی کا اس دار فانی سے انقلاع کیا گیا ہے اور یہ سرا سے
ناپائدار واقع ہے شہر غدار دنیا سے مکار میں مسافت رقبۂ اراضی اور وسعت صحن
مکانِ خرید کردۂ قاصی یہ ہے کہ جانب اہل فنا و زوال سے اسکی ابتدا اور
لشکرگاہ اہل انتقال و ارتحال تک اُسکی انتہا ہے و تجمع ھذہ الدار
حدودا اربعۃ فالحد الاول منھا ینتھی الی دواعی الآفات
والحد الثانی منھا ینتھی الی دواعی العاھات والحد الثالث
منھا ینتھی الی دواعی المصیبات والحد الرابع منھا ینتھی الی الھوی
المردی والشیطان المغوی و فیہ یشرع باب ھذہ الدار
اور یہ مکان ناچیز و نابود حدود اربعہ ذیل سے محیط و محدود ہے حد اول دواعی
آفات و بلیات سے ملحق ہے حد دوم دواعی امراض و شداید کربات سے
ملصق ہے حد سوم الوف آلام و ہموم صنوف مصائب و غموم کو شامل ہے
حد چہارم ہوا و ہوس نفسانی مکائد اغواے شیطانی سے متواصل ہے اور
اسی طرف دروازۂ آمد و رفت شہوات نفسانی اور مدخل و مخرج تبیتات
زندگانی مفتوح ہوا ہے اشترے ھذ المفتون بالامل من ھذا
المزعج بالاجل جمیع ھذہ الدار بالخروج من عز القنوع والدخول
فی ذل الطلب خرید کیا ہے اس مکان کو اس مفتون آمال و امانی مجنون
بے حرص نفسانی نے اُس دار فتہ و دوزہ زندگانی دل تفتہ قضاے
عمر فانی سے عوض اس از ثمن کے جسکے سبب سے دائرۂ عز قناعت و ادب سے

خارج اور احاطۂ مذلت خواہش وطلب مین داخل ہوگیا فما ادرک ھذا المشتری من درک فیلے مثلے اجسام الملوک وسالب نفوس الجبابرۃ مثل کسرے وقیصر وتبع وحمیر ومن جمع المال الی المال فاکثر وبنی فشید ونجد فزخرف وادخر بزعمہ للولد اشخاصھم جمیعا الی موقف العرض لفصل القضاء قد خسر ھنالک المبطلون

خلاصہ دَرک بایع ومشتری یہ ہے کہ اگر احیاناً کوئی دعویدار پیدا ہوا اس امر کا کہ بایع نے بلا استحقاق فروخت کیا اور مشتری نے بغیر حق کے مول لیا تو فیصلہ اسکا بیچنے والا قاضی یوم القیام مین ہوگا جسنے اجسام سلاطین وحکام احساد وعظام ملوک عظام اعضا وجوارح بادشاہان والا مقام کو زیر زمین وحشتناک کے تودہ خاک کر دیا اور بڑے بڑے گردن کشان بنی آدم جباران عالم مانند قیصر روم وتبع وحمیر حاکمان ملک یمن وکسرے بادشاہ اقلیم عجم کو ایک دم مین ہلاک کر دیا جن لوگون نے سیم وزر کا خزینہ اور لعل وگوہر کا دفینہ اور مال وحشمت کا گنجینہ فراہم کیا ہے اور عمارات رفیعہ کو نقش ونگار نیو قلمون سے مرصع اور مکانات بدیعہ کو فروش زرنگار آلات طلا کار گوناگون سے مرقع کیا ہے اس امید پر کہ یہ سب اثاث جاہ وحشمت انکی اولاد وذریت کے بکار آمد ہوگا یہ سب لوگ ایک دن عرصۂ محشر مین جمع کیے جاوینگے اور بایع ومشتری اور دعویدار واسطے فیصلۂ حقوق کے روبروے حضرت عادل قہار حاضر کیے جائینگے اسدن جو شخص باطل پر ہوگا اُسکو خسران عاقبت اور نقصان آخرت حاصل ہوگا شھد علے ذلک العقل ان اخرج من اسر الھوی ونظر بعین الزوال لاھل الدنیا وسمع مناھی الزھد ینادی فی عرصاتھا ما ابین الحق لذی عینین ان الرحیل احد الیومین

فتزودوا من صالح الاعمال وقربوا الامال بالاجال گواہ صادق
اور شاہد واثق اسکا عقل متین اور دل رزین ہی جبکہ قید ہوا و ہوس سے آزاد
ہو کر بنگاہ عبرت حال دنیاے خراب آباد پر نظر کرے اور بگوش ہوش صداے
منادی زہد و تقوی کو سماعت کرے جسکی ندا ے عبرت انتما یہ ہی کہ سامنے اولو الابصار
کے امر حق ظاہر و آشکار ہی بدرستیکہ دو دن سے ایک دن موت آنے کا دار و مدار
ہے یعنے آج مرنا یا کل مرنا ہر فرد بشر کو لازم و سزاوار ہی جبتک کہ یہ عمر ناپایدار
اس دار بیمدار مین برقرار ہی ہر صبح و شام ہر روز موت کا انتظار ہی پس محاسن
افعال و محامد اعمال سے زاد راہ لیلو اور امیدہاے دور و دراز کو خوف
آجال سے قطع کر دو۔

(۴۴) یا اباذر من اوتی من العلم مالا یبکیہ تحقیق ان یکون اوتی علم
مالا ینفعہ لان اللہ تعالی نعت العلما فقال ان الذین اوتوا العلم من
قبلہ اذا یتلی علیہم یخرون للاذقان سجدا ویقولون سبحان ربنا
ان کان وعد ربنا لمفعولا ویخرون للاذقان یبکون ویزیدہم خشوعا
(۴۵) یا اباذر من استطاع ان یبکی فلیبک ومن لم یستطع فلیشعر
قلبہ الحزن ولیتباک ان القلب القاسی بعید من اللہ تعالی ولکن
لا یشعرون۔

عورتون کے خصوص و تشریح کے بیان میں

اے ابوذر جو شخص باوجود علم و عرفان جناب باری کے اُسکے خوف سے گریہ و زاری
نہین کرتا گویا اُسکو علم نافع عرفان صانع نہین ہی کیونکہ حق تعالی نے علماے ربانی کی
تعریف عارفان حق کی توصیف اسطرح فرمائی ہی کہ جن لوگون کو قبل نزول قرآن کے
علم کتب سماوی یا دین و ایمان سے آگاہی یا اطلاع بشارت رسالت پناہی حاصل
ہی وہ بمجرد سماعت آیات آسمانی اور تلاوت کلام ربانی کے سر بسجود گرتے ہین اور

کہتے ہین کہ پاک و پاکیزہ ہی ہمارا پروردگار اور تمامی عیوب ذاتی و نقائص صفاتی سے برکنار ہی اور جو وعدہ اُسنے ظہور نبوت و بعثت اور اجراے شریعت کا فرمایا تھا وہ پورا ہوا اور جب سر بسجود گرتے ہین یا سماعت قرآن کرتے ہین تو خوف کردگار سے گریہ وزاری اور تضرع و اشکباری کرتے ہین اے ابوذر اگر گریہ وزاری ممکن ہو تو گریہ و اشکباری کرا اور اگر نہو سکے با قلب حزین و طبع غمگین گریہ وزاری کی صورت بنا کیونکہ قلب قساوت معمور درگاہ احدیت سے مہجور رحمت الٰہی سے دور ہوتا ہے لیکن سنگدلان جاہل اس شرف کامل سے غافل ہین۔

(۴۶) یا اباذر یقول اللہ تعالیٰ لا اجمع علے عبد خوفین ولا اجمع له امنین فاذا امنی فی الدنیا اخفته یوم القیامة واذا اخافنی فی الدنیا امنته یوم القیامة۔

اے ابوذر حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ بندہ کے واسطے نہ دو خوف جمع کرتا ہون نہ دو امن مجتمع کرتا ہون چنانچہ اگر وہ دنیا مین میرے خوف سے ایمن میرے عقاب سے مطمئن ہی تو اُسکو عقبیٰ مین خائف و ترسان کرونگا اور اگر وہ دنیا مین میرے خوف سے ترسان و لرزان ہی تو اُسکو عقبیٰ مین مستوجب امن و امان مستحق رحمت و غفران کرونگا۔

(۴۷) یا اباذر لو ان رجلا کان له کعمل سبعین نبیا لاحتقرہ وخشی انه لا ینجو من شر یوم القیامة۔

(۴۸) یا اباذر ان العبد لیعرض علیه ذنوبه یوم القیامة فیقول اما انی کنت مشفقا فیغفر له۔

اے ابوذر اگر کوئی شخص مثل ستر پیغمبران برگزیدہ رسولان خدا رسیدہ کے اعمال و طاعات بجالاوے تاہم اُسکو حقیر اور حقوق الٰہی کے سامنے بے توقیر سمجھے

اور ہمیشہ خائف و ترسان رہے کہ شرورِ یوم نشور سے اُسکو رستگاری اور رحمت و مغفرت جناب باری کا سگاری نصیب ہوگی اے ابوذر روز قیامت گناہان بندۂ گناہگار عاصی بندۂ خطا وار پیش ہونگے پس وہ نادم و شرمسار ہوکر کہیگا کہ میں ہمیشہ گناہ سے خائف و ترسان اور اسیدن کے واسطے لرزان و ہراسان رہتا تھا آخر کار وہی وقت اضطرار پیش ہوا پس بدینوجہ قلزم رحمت موجزان ہوگا اور داخل مغفرت جناب ایزد ذوالمنن ہوگا۔

(۴۹) یا اباذر ان الرجل لیعمل الحسنة فیتکل علیها ویعمل المحقرات حتے یاتی الله یوم القیامة وهو علیه غضبان وان الرجل لیعمل السیئة فیخوف منها فیاتی الله امنا یوم القیامة۔

اے ابوذر کبھی انسان اعمال حسنہ افعال صالحہ کرتا ہے اور اُسپر اعتماد تمام اور وثوق تام کرتا ہے اور بدینوجہ ارتکاب گناہان خفیف کو سہل و آسان سمجھتا ہے پس خداوند پاک بروز قیامت اُسپر غضبناک ہوگا اور کبھی انسان گناہ کرتا ہے مگر اُس سے خائف و ترسان ہوتا ہے پس بروز قیامت اُسکو عذاب الٰہی سے امن و امان اور عقوبت اُخروی سے اطمینان حاصل ہوگا۔

(۵۰) یا اباذر ان العبد لیذنب ذنبا فیدخل به الجنة فقلت وکیف ذلك بابی انت وامی یارسول الله قال یکون ذلك الذنب نصب عینیه تائبا منه فارًا الی الله تعالی حتے یدخل الجنة یا اباذر ان اول شئ یرفع من هذه الامة الامانة والخشوع حتے لا تکاد تری خاشعا۔

اے ابوذر بندۂ مومن کبھی گناہ کرتا ہے اور بسبب اُسکے داخل بہشت عنبر سرشت ہوتا ہے ابوذر نے عرض کیا کہ فدا ہوں ماں باپ میرے تمپر اسکا کیا سبب ہے حضرت نے فرمایا کہ گناہ کرتا ہے لیکن اُسکے ارتکاب سے منفعل و شرمندہ بارگاہ حضرت آفرینندۂ

سرور اعمال حسنہ کے ان پر اعتماد کامل کر

اول شئ جو اُٹھایا جائیگا

خائف وسر افگندہ ہوتا ہی پس خالق جہان آفرین بسبب اسکے داخل فلدبرین فرماتا ہی اے ابوذر سب اعمال جمیلہ سے بہتر اور افعال جلیلہ سے مقدم تر عمل توبہ و تہ سارکے رجوع بجناب باری و خوف و خشیت تمہاری جانب آسمان بلند ہوتا ہی تا اسکے عمل انابہ و خشوع صاحب تذلل و خضوع دنیا میں نہ دیکھے مگر یہ کہ آسمان پر پاویگا۔

(۵۱) یا اباذر الکیس من اذاب نفسه وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسه وهواها وتمنی الله عزوجل الامانی۔

اے ابوذر صاحب عقل و کیاست اہل فہم و فراست وہ شخص ہی کہ شغلہا جسمانی طاعات یزدانی میں اپنے جسم کو گداختہ و ژولیدہ اور تحصیل رضائے ربانی میں اپنی جان و دل کو فرسودہ و کاہیدہ کرتا ہی اور واسطے عواقب امور عقبی کے حسنات و طاعات بجالاتا ہی اور اہل عجز و ناتوانی صاحب سفاہت و نادانی وہ شخص ہی کہ جو متابعت ہوا و ہوس نفسانی اطاعت اوامر شیطانی کرتا ہی اور بیجا آرزوے خوشنودی ربانی تمنائے بہشت جاودانی کرتا ہی حق تعالی فرماتا ہی واما من خاف مقام ربه ونهی النفس عن الهوی فان الجنة هی المأوی یعنے جو شخص کہ بسبب خوف ربانی کے ہوا و ہوس نفسانی سے گریز زخارف شہوانی و مکائد شیطانی سے پرہیز کریگا جنت ماوا میں اسکا مقام فردوس اعلے میں اسکا قیام ہوگا۔

صاحب فراست مومن طاعت گذار ہی اور جاہل جو پیرو ہوا و ہوس ہی

(۵۲) یا اباذر والذی نفس محمد بیده لو ان الدنیا کانت تعدل عند الله جناح بعوضة او ذباب ما سقی الکافر منها شربة من ماء۔

(۵۳) یا اباذر الدنیا ملعونة وملعون ما فیها الا ما ابتغی به وجه الله وما من شیء ابغض الی الله تعالی من الدنیا خلقها ثم اعرض عنها فلا ینظر الیها حتی یقوم الساعة وما من شیء احب

عزّوجلّ من ایمان به وترك ما امر به ان یقرأ۔

اے ابوذر قسم ہے اُس خدا وند باعظمت وجلالت کی کہ جان محمد اُسکے قبضہ قدرت مین ہے کہ اگر عز و وقار دنیاے ناپائدار برابر پر مگس بمقدار و پشہ ہوتا تو کوئی کافر ایک جرعۂ آب سے بھی سیراب ایک جام سے بھی کامیاب نہوتا لیکن اے ابوذر یہ دنیاے دون اور زخارف دنیاے مفتون اور جو لذتہاے نفسانی اسمین مخزون و مشحون ہین سب رحمت خداسے مطرود وملعون اور عقوبت خداسے نامصئون وغیر مامون ہین مگر اُسیقدر کہ جسکے ذریعے سے رضاے الٰہی مطلوب اور جسیقدر خدا کے نزدیک محبوب و مرغوب ہو اے ابوذر کوئی شئی خدا کے نزدیک مکروہ ومذموم اور مبغوض وملوم دنیاے مشئوم سے زیادہ نہین ہے چنانچہ حق سبحانہ تعالےٰ نے اُسکو پیدا اور اُسکی جانب سے اعراض کیا اور تا روز قیامت اُسپر نظر عاطفت نگاہ مرحمت نہ فرماویگا بلکہ خدا کے نزدیک سب سے محبوب تر متاع ایمان سرمایۂ عرفان وایقان ہے اور پسندیدہ ومرغوب تر تعمیل احکام اور اجتناب معاصی وآثام اور ترک مناہی وازلام ہے۔

(۵۴) یا اباذر ان الله تبارك اوحی الی اخی عیسے یا عیسے لاتحب الدنیا فانی لست احبّها واحب الاخرة فانما هی دار البقا۔

(۵۵) یا اباذر ان جبرئیل اتانی بخزائن الدنیا علے بغلة شهباء فقال لی یا محمد هذه خزائن الدنیا ولا ینقصك من حظك عند ربك فقلت یا حبیبی جبرئیل لاحاجة لی فیها اذا شبعت شکرت ربی واذا جعت سالته۔

اے ابوذر حق تعالیٰ نے وحی فرمائی ہمارے بھائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہ اے عیسیٰ دنیاے دنی کو محبوب نہ رکھنا کہ وہ ہمکو ہرگز نا مرغوب ہے اور طالب عقبیٰ رہنا

کہ وہ دار جاودانی اور مقام تقرب یزدانی و تعیشات روحانی ہی ای ابوذر میرے پاس جبرئیل امین بحکم رب العالمین استر اشہب پر خزائن روے زمین لیکر آئے اور کہا کہ خزینہ ہاے مال و دولت دفینہ ہاے متاع و ثروت حاضر ہی اور بسبب اسکے آپکے مرتبہ و رفعت مین انخفاض عزت و عظمت مین انحطاط و انتقاص نہوگا مین نے کہا ای جبرئیل مجھکو مال و متاع دنیا کی کچھ ضرورت خزائن سیم و زر دفائن لعل و گوہر کی کچھ حاجت نہین ہی بلکہ مجھکو اسیقدر مطلوب اور جان و دل سے مرغوب ہی کہ جسوقت حق سبحانہ تعالی اپنے فضل و کرم سے مجھکو شکم سیر کرے اُسوقت اُسکے حمد مین تر زبان اور اسکے شکر سے رطب اللسان رہون اور جسوقت گرسنہ ہون اُسوقت اُسکی درگاہ احدیت بارگاہ صمدیت مین طلب کرون اس سے بہتر کوئی نعمت اور اس سے خوشتر کوئی دولت نہین ہی۔

(۵۶) یا ابا ذر اذا اراد اللہ عز و جل بعبد خیرًا فقھہ فی الدین و زھدہ فی الدنیا و بصرہ بعیوب نفسہ۔

ای ابوذر جب خداے عز و جل کو منظور ہوتا ہی کہ کسی بندہ کے ساتھ نیکی فرمائے تو اُسکو معالم دینیہ معارف یقینیہ کا عارف معائب نفسانیہ سے واقف کرتا ہی لذائذ دنیاے فانی شہوات نفسانی سے اُسکو کارہ و متنفر اُسکے عیوب اور معاصی پر مستبصر کر دیتا ہی۔

(۵۷) یا ابا ذر ما زھد عبد فی الدنیا الا انبت اللہ الحکمۃ فی قلبہ و انطق بھا لسانہ و بصرہ عیوب الدنیا و داءھا و دواءھا و اخرجہ منھا سالما الی دار السلام۔

ای ابوذر جو شخص لذات دنیہ شہوات ردیہ تعیشات دنیویہ ہوا و ہوس نفسیہ کو ترک

فقاہت علم و زہد در دنیا و بینائی عیوب نفس

ترک دنیا سے حکمت کا حاصل ہونا

کرکے زہد و قناعت اور فقر و مسکنت اختیار کرتا ہی حق تعالیٰ اُسکے گنجینۂ دل کو زواہر انوار علم و حکمت سے مشحون اور جواہر اسرار معرفت اُسمین مکنون و مخزون فرماتا ہی زبان نکیص ترجمان کو قلزم علم و حکمت سے موجزن اور دیدۂ بصیرت کو سرمۂ ادراک ذمائم ملاذ دنیویہ معائب خطاظ نفسیہ اور امراض شہوات ردیہ اور معالجات صافیہ و مداوات شافیہ سے روشن کر دیتا ہی بس وہ صحیح و سالم رحلت کرکے بآرام تمام جاگزین دار السلام ہوتا ہی۔

(۵۸) یا ابا ذر اذا رایت اخاك قد زهد فی الدنیا فاستمع منه فانه یلقی الیك الحکمة فقلت یا رسول الله من ازهد فی الناس قال من لم ینس المقابر والبلی وترك فضل زینة الدنیا و آثر ما یبقی علی ما یفنی ولم یعد غدا من ایامه وعد نفسه فی الموتی

اے ابو ذر اگر کوئی برادر مومن تارک الدنیا تجھکو نظر آوے تو اُسکے قول کو دل سے منظور و مقبول اور اُسکی اطاعت کو اپنا دستور و معمول کر کیونکہ وہ تجھکو بہرہ اندوز حکمت و ارشاد مالا مال صدق و سداد کریگا حضرت ابو ذر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون شخص زاہد تر اور ترک دنیا مین بہتر سمجھا جاوے حضرت نے ارشاد فرمایا جو شخص نزول ممات قبور اسوات سے اندوہناک وحشت گورستان عبرت گذشتگان بوسیدگی ابدان سے سینہ چاک رہتا ہی اور زیب و زینت فضول عیش و عشرت نامعقول کو ترک کرکے لذتہائے فانی سے فرار اور نعمتہائے جاودانی کو اختیار کرتا ہی اور روز فردا کو اپنی عمر ناپایدار مین شمار نہین کرتا ہی اپنے تئین گروہ گذشتگان عالم اور خفتگان خواب عدم سے برکنار نہین سمجھتا ہی۔

(۵۹) یا ابا ذر ان الله تبارك وتعالی لم یوح الی ان اجمع المال ولکن اوحی الی ان سبح بحمد ربك وکن من الساجدین واعبد

رہا ہے حتےٰ یاتیک الیقین۔
اے ابوذر مجھپر کوئی ہدایت ربانی نازل اور کوئی وحی آسمانی واصل نہین ہوئی اس حکم سے کہ متاع مال و دولت اور سامان عیش و راحت حاصل کر بلکہ حق سبحانہ تعالیٰ نے مجھکو اس حکم فیض شیم سے ماموراور میرے دل کو اس ہدایت و ارشاد سے معمور فرمایا ہے کہ تسبیح و تہلیل پروردگار حمد و شکر آفریدگار بجالایا کر نماز گذاری اور طاعت گذاری و شب بیداری اور جبہہ سائی و خاکساری مین مصروف رہا کر تا اینکہ تجھپر پیام اجل یالیقین نازل اور تو بجوار رحمت آلہی واصل ہو۔
(۶۰) یا اباذر انی البس الغلیظ واجلس علی الارض و العق اصابعی وارکب الحمار بغیر سرج واردف خلفی فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔
اے ابوذر مین جامۂ کہنہ و دیرینہ ولباس درشت و پارینہ پہنتا ہون اور فرش خاک پر بے تکلف فرحناک بیٹھتا ہون اور چونکہ نعمت خدا کو عزیز و محبوب اور رزق خدا کو دل وجان سے مطبوع و مرغوب رکھتا ہون تو بعد انفراغ طعام کے ہاتھ چاٹ لیتا ہون تاکہ شست و شو مین تضییع نعمت آلہی اور میری جانب سے کوئی بے التفاتی و بے پرواہی نہو اور براہ عجز و انکسار بلا لحاظ عار و ننگ پشت برہنہ استر و حمار پر سوار ہو جاتا ہون بلکہ دوسرے شخص کو بھی پس پشت اپنے ردیف وار سوار کر لیتا ہون تاکہ شائبۂ خود بینی و خودستائی لوث نخوت و خود نمائی غبار غرور و خودآرائی میرے دامن عفت وکمال سراپردۂ قدس و جلال تک نہ پہونچے پس تذلل و انکسار اور تواضع و افتقار میرا افتخار اور زہد و قناعت و غربت و مسکنت میرا شعار و دثار ہے پس جو شخص میری سنت سے کراہیت و عدول اور میری طریقت سے نفرت و نکول کرے وہ میری جا

ذکر لباس و طعام و خاکساری حضرت

اُمت سے نہین ہے۔

(۶۱) یا ابا ذر حب المال والشرف اذهب لدین الرجل من ذئبین ضاریین فی زربة الغنم فاغارا فیها حتے اصبحا فماذا ابقیا منها۔

اے ابو ذر محبت مال و دولت اور خواہش جاہ و ثروت دین و دیانت انسان کو معدوم و مفقود اور شرف ایمان و امان کو نیست و نابود کر دیتی ہی جسطرح دو گرگ گرسنہ و درندہ اور دو خونخوار موذی و گزندہ تمام شب گلہ گوسفند مین داخل ہوکر صبح تک ہلاک و مستاصل کر دیتے ہین پس نہ ان دونون کے دندان ستم سے صبح تک کچھ باقی رہتا ہی اور نہ ان دونون کے چنگال تظلم سے کچھ باقی رہتا ہی۔

حکایۃ فیہا عبرۃ و درایۃ

حکایت رفیق حضرت عیسیٰ

حدیث مین ہی کہ حب الدنیا راس کل خطیۃ یعنے محبت دنیا سے زشت انجام منبع جملہ معاصی و آثام منہل خباثت و ازلام ہی چنانچہ حکایت ہی کہ شخص بد سیر رفاقت عیسی علی نبینا و علیہ السلام مین ہمسفر تھا اثنائے راہ مین حضرت نے دو گردہ نان کمر سے نکالکر ایک گردہ نوش فرمایا اور دوسرا گردہ نان بنا بر امتحان اسی مقام پہ چھوڑکر واسطے پانی کے لب دریا تشریف لیگئے جب وہان سے مراجعت فرمائی تو وہ نان پس ماندہ موجود نہ پائی حضرت نے اُس رفیق ناتوفیق سے استفسار فرمایا کہ وہ گردہ نان کیا ہوا اُسنے کہا کہ معلوم نہین حضرت نے سکوت فرمایا اور وہان سے مع رفیق کے تشریف لیچلے ایک صحرا مین دو بچۂ آہو نمودار ہوے حضرت نے ایک کو طلب فرماکر ذبح کیا اور چند پارچہ گوشت کا کباب بریان فرماکر مع رفیق کے تناول فرمایا بعد اسکے حضرت نے فرمایا قم باذن اللہ وہ بچۂ آہو زندہ ہوکر چلا گیا حضرت نے فرمایا کہ راست راست بے کم و کاست بیان کر کہ وہ گردہ نان کیا ہوا اُسنے کہا معلوم نہین حضرت اسکو ہمراہ لیکر روانہ ہوے درمیان راہ ایک دریا

حائل ہوا حضرت نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور سطح دریا سے اسطرح عبور کیا جسطرح سطح زمین
خشک سے مرور کرتے ہین بعد اُسکے حضرت نے پھر استفسار فرمایا کہ وہ گردہ نان
کسنے لیا اُسنے کہا معلوم نہین بعد اُسکے حضرت نے ایک ریگستان مین جاکر ایک تودہ
خاک جمع فرماکر ارشاد کیا کن ذہبا باذن اللہ وہ تودہ خاک بالکل طلاے خالص
و پاک ہو گیا حضرت نے اُسکے تین حصہ فرماکر ارشاد فرمایا کہ ایک حصہ میرا ہی اور
ایک حصہ تیرا ہی ایک اُسکا ہی جسنے گردہ نان لیا ہی اُسوقت اُس سیہ بخت وسیہ دلکو
محبت دنیاے عاجل مین تاب صبر و تحمل نہ رہی اور بولا کہ وہ گردہ نان مین نے
لیا ہی حضرت نے وہ سب طلاے خوش عیار اُس تیرہ بخت زیانکار کے حوالہ کیا
اور اپنی رفاقت کیمیا موہبت وسعادت خدمت بابرکت سے اُسکو جدا کیا اتفاقاً
ایک مقام پر وہ بدنصیب و بدگہر اُس طلاے خالص کو دیکھ دیکھکر خوشنود و شادان
اور اُسکی آب و تاب دلفریب سے فرحان و شادمان ہو رہا تھا کہ اُس مقام پر سوا
دو مسافرون کا ورود ہوا اور دونون یہ طلاے کثیر مال خطیر دیکھکر اُسکے قتل کی
تدبیر مین دست بقبضۂ شمشیر ہوے اُس شخص نے جب اُن دونون کا یہ عنوان اور
اپنے قتل کا سامان دیکھا تو التجا کی کہ اس مال کی تین حصہ پر قسمت کرو دو حصہ
تم قبول کرو اور ایک حصہ مجھکو عنایت کرو دونون مسافرون نے یہ امر منظور کیا
اور اُسکے قتل سے درگذر کیا لیکن باہم یہ قرار پایا کہ اُن دونون سے ایک مسافر
جاکر شہر سے کچھ طعام خرید لاوے دوسرا مسافر اُسکی حفاظت فرماوے چنانچہ
ایک مسافر بازار گیا اور اُس بدبخت و مشوم نے طعام کو سم قاتل و زہر ہلاہل سے
مسموم کیا اور یہان اُن دونون مین یہ مشورہ ہوا کہ جب وہ مسافر کھانا لیکر
حاضر ہو تو اُسکو ہم دونون قتل کرین اور یہ مال باہم تقسیم کرکے ایک ایک حصہ
تسلیم کرین چنانچہ جب وہ طعام مسموم لایا تو اُن دونون جفاکارون نے اُس بدبخت

تیرہ آثار کو کشتہ شمشیر آبدار کیا اور جب یہ طعام مسموم دونون نے کھایا تو ان کمبختون نے بھی ملک عدم کا راستہ لیا چنانچہ وہ تینون حصہ طلائے خوش عیار اور تینون لاشہاے کشتگان دنیاے خونخوار بحالت زار اُس دشت وحشت زار مین اُفتادہ تھے کہ حضرت عیسی علیہ السلام حوارئین کو ہمراہ لیکر تشریف لائے اور اس حال بدمآل سے بتائید خدا آگاہ و خبردار فرماکر ارشاد فرمایا کہ ھذہ الدنیا فاحذروھا یعنے اس دنیائے غدار شوسر کش خونخوار سے حذر کرنا لازم و سزاوار ہے فاعتبروا یا اولی الابصار

(۶۲) قال قلت یا رسول اللہ الخائفون الخاضعون المتواضعون الذاکرون اللہ کثیرا اھم یسبقون الناس الی الجنۃ فقال لا ولکن فقراء المسلمین فانھم یتخطون رقاب الناس فیقول لھم خزنۃ الجنۃ کما انتم حتے تحاسبوا فیقولون بما یحاسب فواللہ ما ملکنا فنجور ونعدل ولا افیض علینا فنقبض ونبسط ولکنا عبدنا ربنا حتے دعانا فاجبنا۔

ابوذر نے عرض کیا کہ یا حضرت جو لوگ خوف پروردگار اور خضوع وخشوع کے ساتھ عبادت کردگار کرتے ہین اور شبانروز اوراد واذکار جناب باری اور بندگان خدا سے تواضع وخاکساری کیا کرتے ہین وہی لوگ سب سے پیشتر داخل بہشت ہونگے حضرت نے فرمایا نہین بلکہ وہ لوگ فقراے مسلمین غرباے مومنین ہین کہ تہیدستی وناداری مین بھی عبادت جناب باری کرتے ہین پس یہ لوگ سب سے پیشتر گردنہائے مردم پر قدم رکھکر داخل بہشت ہونگے خازنان جنان خدام رضوان کہینگے کہ توقف کرو تاکہ تمہارے ثواب وعقاب اور اعمال نیک وبد کا حساب ہو جاوے پس وہ لوگ جواب دینگے کہ ہمکو کوئی حکومت وسلطنت ملی تھی کہ ہمنے ستم گستری یا عدل پروری کی نہ کچھ دولت وثروت تھی کہ راہ خدا مین ہمنے بخل وخست یا اسور خیر مین امساک وخست کی یا اسور قبیحہ وخبیثہ پر جسارت یا مصارف

عدم حساب فقرا

شنبہ و خمیسہ مین وسعت یا اسراف ماکولات و ملبوسات مین مبادرت کی بلکہ ہمیشہ حالت فقر و پریشانی تہیدستی و بے سامانی مین بھی عبادت ربانی طاعات یزدانی ادا کی تا اینکہ داعی اجل نے پیام رحلت دیا اور ہمنے خوشی سے لبیک اجابت کہا۔

ذم دنیا و مذمت اشتغال دنیا

(۶۳) یا اباذر ان الدنیا مشغلة للقلوب والابدان وان اللہ تبارک وتعالی سائلنا عما تنعمنا فی حلاله فکیف بما تنعمنا فی حرامه۔

(۶۴) یا اباذر انی قد دعوت اللہ جل ثناؤہ ان یجعل رزق من یحبنی الکفاف وان یعطی من یبغضنی کثرت المال والولد۔

ای ابوذر اشتغال دنیا سے باطل دلہاے انسانی کو مشاغل ابدان فانی کو عاطل یاد الٰہی سے غافل بنا ہی و ملاہی پر مائل کرتے ہین ای ابوذر جناب رب الارباب مال دنیا کا ذرہ ذرہ حساب لیگا پس مال حرام کا کیا حال ہوگا بجز اسکے کہ بحساب عقاب و عذاب و نکال ہوگا اسیواسطے مین نے دعا کی ہی جناب رب العزت سے کہ ہمارے دوستان یا وفا احباب با ولا کو اسقدر رزق عطا کرے جو بسر اوقات کافی سد رمق کو وافی ہو اور ہمارے اعادی خصام دشمنان لئام بیدینان نافرجام کو کثرت اولاد و مال حرام ترقیات جاہ و احتشام سے شادکام کرے اور ایک حدیث ہی کہ فی حلالها حساب وفی حرامها عقاب یعنے مال حلال مین حساب ہی اور مال حرام مین عقاب و عذاب ہی۔

روایت

ذکر زہد امیر المومنین علیہ السلام

منقول ہی کہ ایک شب ماہ منیر دین مبین چشم و چراغ شرع متین یعنے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام حساب بیت المال مسلمین مین مشغول تھے بعض اصحاب واسطے مشاورت بیعت کے حاضر خدمت باسعادت ہوے حضرت نے چراغ

روشن کو خاموش کر دیا سینے عرض کیا اسکا کیا سبب ہی حضرت نے فرمایا کہ مین حساب مسلمین لکھتا تھا اور بیت المال کے فتیلہ و روغن سے چراغ روشن تھا پس اگر وہ فتیلہ و روغن اپنی ملاقات مین صرف کرتا تو اسکا جواب و حساب حضرت رب الارباب کو کیا دیتا اور یہ بھی منقول ہی کہ حضرت ام کلثوم خاتون جنان شب ضربت واسطے افطار حضرت امیر مومنان کے ایک کاسہ شیر و قدرے نمک کو بہدہ اور دو گردہ نان حاضر لائین حضرت نے فرمایا ای فرزند دلبند کیا تمکو گوارا ہی کہ روز حساب واسطے سوال و جواب کے دیر تک پیشگاہ حضرت رب الارباب مین کھڑا رہون پس کاسہ شیر اٹھا دیا اور نان جو و نمک سے افطار فرمایا فاعتبروا یا اولی الالباب۔

(۶۵) یا اباذر طوبٰی للزاھدین فی الدنیا والراغبین فی الاٰخرۃ الذین اتخذوا ارض اللہ بساطًا وترابھا فراشًا وماءھا طیبًا واتخذوا کتاب اللہ شعارًا ودعاءہ دثارًا یقرضون الدنیا قرضًا

(۶۶) یا اباذر حرث الاخرۃ العمل الصالح وحرث الدنیا المال والبنون۔

ای ابوذر خوشا حال تارکان دنیاے ناپائدار زاہدان عبرت شعار طالبان دار القرار راغبان رضاے کردگار آرزمندان نیکی آخرت خواہشمندان حسن عاقبت کا کہ جنہون نے زمین خدا وند رب العالمین کو بساط کامرانی و خاک زمین کو فرش شادمانی تصور کیا ہی اور پانی کو بجاے خوشبو کے باعث فرحت روحانی زوال بدبو ہاے جسمانی قرار دیا ہی اور صرف فرش خاک اور آب پاک کو باعث حظ زندگانی خیال کیا ہی تلاوت قرآن مجید قرائت فرقان حمید کو جامۂ آسائش اور دعا و مناجات کو لباس آرائش سمجھا ہی سلسلۂ محبت دنیا کو مقراض زہد و

قناعت سے بارہ بارہ اور موانست دنیا سے بعزلت گزینی و خلوت نشینی کنارہ کیا ہے
دنیا کو بطور قرض غیرون کو دیا ہی اور اُسکا عوض عقبی مین لیا ہی ای ابو ذر زراعت عقبی اور
خیرات و مبرات اور افعال حسنات و طاعات و عبادات ہی اور زراعت دنیا
دولت و مال حشمت و اجلال عیال و اطفال ہی حق تعالیٰ فرماتا ہی من کان یرید
ثواب الدنیا فعند اللہ ثواب الدنیا و الاخرۃ یعنے جو شخص کہ ثواب دنیا چاہتا ہے
تو خدا کے پاس ثواب دنیا و آخرت دونون ہین اور فرماتا ہی من کان یرید
حرث الاخرۃ نزد له فی حرثه و من یرید حرث الدنیا نوته منها
وماله فی الاخرۃ من نصیب یعنے جس شخص کو زراعت عقبا مطلوب ہی ہم اُسکے
واسطے ثوابہاے فراوان اجرہاے بے پایان مقسوم کرتے ہین اور جس شخص کو زراعت
دنیا مرغوب ہی اُسکو صرف دنیا دیتے ہین اور ثواب عقبا سے اُسکو بے نصیب و محروم
کرتے ہین —

(۸۷) یا اباذر ان ربی اخبرنی فقال و عزتی و جلالی ما ادرك
العابدون درك البکاء عندی وانی لابنی لهم فی الرفیق الاعلی
قصرا لا یشارکهم فیه احد۔

ای ابو ذر پروردگار نے مجھکو آگاہ و خبردار کیا ہی کہ قسم ہی مجھکو اپنے عزت و جلال اور
عظمت و کمال کی کہ عابدون نے جو لذت گریہ و زاری مین پائی ہی وہ کسی عبادت
و طاعت گذاری مین نہین پائی ہم اُنکے واسطے بہشت برین مین قصر زرین بناکرینگے
جہان مقربان جوار رب العالمین جاگزین اعلے علیین ہونگے اُنکے درجۂ جمیل مرتبۂ
جلیل کا کوئی سہیم و عدیل نہوگا۔

(۸۸) قال قلت یا رسول اللہ ای المومنین اکیس قال اکثرهم للموت
ذکرا و احسنهم له استعدادا۔

در بیان گریہ و زاری

در بیان ذکر موت

ابوذر نے عرض کیا کہ یا حضرت مومنین مین صاحب کیاست و فراست زیادہ تر کون ہے حضرت نے فرمایا کہ جو شخص ذکر موت کرتا رہے اور سامان موت کا عمدہ مہیا رکھے۔

(۶۹) یا اباذر اذا دخل النور القلب انفسح القلب واستوسع۔

(۷۰) قلت فما علامة ذلک بابی انت وامی یا رسول اللہ قال الانابة الی دار الخلود والتجافی عن دار الغرور والاستعداد للموت قبل نزوله۔

اے ابوذر جسوقت نور عرفان لمعۂ ایمان داخل قلب ہوتا ہے تو قلب مومن وسیع و نورانی مہبط تجلیات ربانی ہوجاتا ہے ابوذر نے عرض کیا کہ فدا ہون مادر و پدر میرے یا رسول اللہ اسکی علامت کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ دار جاودانی سے رغبت کرنا دار فانی سے نفرت کرنا اور نزول قضا اور حلول موت و فنا کا منتظر رہنا سامان دار آخرت اور اسباب زاد آخرت مہیا کرنا نشان قلب نورانی علامت تجلیات یزدانی ہے۔

تنبیہ نبیہ۔

منقول ہے کہ ایک شخص نے خدمت حضرت ابوذر غفاری مین عرض کیا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ ہم موت سے متنفر و گریزان ہمیشہ خائف و ترسان رہا کرتے ہین حضرت ابوذر نے فرمایا کہ عمرتم الدنیا وخربتم الاخرة فتکرھون ان تنقلوا من عمران الی خراب یعنے تمنے زیب و زینت دنیوی عیش و عشرت ظاہری سے سرائے دنیائے فانی کو آباد کیا اور دار باقی و مقام جاودانی کو ویران و برباد کیا پھر کیونکر گوارا ہو کہ عمران و گلستان چھوڑکر خانۂ ویران کیطرف جاؤ۔ عرض کیا کہ پھر پیشگاہ جناب الٰہ مین ہمارا جانا کیونکر ہوگا فرمایا کہ حال قدوم نیکوکار متقی و پرہیزگار مثل مسافر تارک الدیار کے ہے جو بعید مدت دراز محبوب و فادار تک واصل اور

دیدار فرحت آثار ملاقات دلدار غمگسار سے اُسکو سرور و استبشار حاصل ہوتا ہی اور حال قدوم گناہگار مثل غلام گریختہ و بدکار بندۂ مجرم و خطا وار کے ہی جو سلاسل ذلت و فضیحت مین گرفتار ہوکر آقا کے سامنے خائف و شرمسار حاضر ہوتا ہی راوی نے عرض کیا کہ پھر ہمارا مآل اور نتیجہ احوال پیش خداوند ذوالجلال کیا ہوگا فرمایا کہ قرآن مجید اور فرقان حمید سے دریافت کرلو حق تعالے فرماتا ہی انّ الابرار لفی نعیم و انّ الفجار لفی جحیم یعنے نیکوکار داخل بہشت نعیم ہونگے اور بدکار داخل نار جحیم ہونگے راوی نے کہا کہ پھر رحمت خدا کہان ہی حضرت ابوذر نے فرمایا ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین اور کتاب خصال مین منقول ہی کہ ایک شخص نے خدمت امام بحق ناطق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام مین عرض کیا کہ کیا سبب ہی کہ ہمکو موت و قضا مکروہ و ناگوار اور قضا سے نہایت خوف و فرار ہوتا ہی حضرت نے فرمایا تو مالدار ہی اُسنے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا کہ کچھ سامان عاقبت اور زاد راہ آخرت بھیجا ہی اُسنے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا فمن ثم لاتحب الموت پس یہی سبب ہی کہ موت سے گریزان اور سفر آخرت سے ترسان رہتا ہی واضح ہو کہ خوف ممات و اندیشۂ زوال حیات اکثر اوقات و اغلب حالات بسبب اشتغال ملاہی و منہیات و ارتکاب معاصی و سیئات و انغماس تلذذات و تعیشات و انہماک رزائل افعال و خبائث صفات زیادہ تر ہوتا ہی چنانچہ وجوہ مذکورہ مع دیگر وجوہ مخاوف و اہوال نزول قضا و حلول آجال اور اندیشۂ فنائے ارواح و دغدغۂ انعدام اشباح وغیرہ اقل الانام نے بتفصیل تمام و توضیح تام کتاب بشارات غیبیہ سعادات لاریبیہ مطبوعہ سنہ ۱۲۹۶ ہجری مین بیان کیے ہین من شاء فلیرجع الیہ۔

(۱۷) یا اباذر اتق اللہ ولا تری النّاس انک تخشی اللہ فیکرموک و قلبک فاجر۔

ای ابوذر خوف جناب باری اور تقوی و پرہیزگاری اختیار کر اور زنہار ایسا نہ کر کہ لوگون کے دکھانے کے واسطے اظہار کر کہ ہم خوف خدا کرتے ہین دل تو تیرا گناہگار اور ریا نکار ہو اور ظاہر مین اپنی عزت بڑھانے کے واسطے تقوی و تقدس کا اظہار ہو

تنبیہ بینیہ

واضح ہو کہ ریا و سمعت ایک صفت ذمیمہ شرک خفی ہی جسطرح بت پرستی صفت لئیمہ شرک جلی ہی اسمین انسان کے واسطے عبادت کیجاتی ہی اسمین اصنام کے واسطے عبادت کیجاتی ہی حق تعالی فرماتا ہی فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا یعنے جو شخص امیدوار لقاے رحمت کردگار خواستگار جوار قدرت پروردگار ملاقات خاصان آفریدگار ہو اسکو چاہیے کہ خالصًا لوجہ اللہ عبادت کرے کسیکی شراکت نہ کرے حدیث مین وارد ہوا ہی کہ من صلے صلوۃ یرائی بہا الناس فقد اشرک یعنے جو شخص نماز پڑہے لوگون کے دکھانے کے واسطے تو اوسنے شرک خفی کیا ہی پس جسطرح سے شراب ظاہر مین باآب و تاب ہی اور باطن مین بے آب اسیطرح عبادت ریا و سمعت ظاہر مین خوشنما و پرصواب ہی اور باطن مین بے ثواب چنانچہ مصحف ناطق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ کل ریاء شرک فمن عمل للناس کان ثوابہ علے الناس ومن عمل اللہ کان ثوابہ علے اللہ یعنے ہر ریا شرک خفی ہی پس جو شخص انسان کے واسطے عبادت کرتا ہی اوسکا ثواب انسان سے ہے اور جو شخص خدا کے واسطے عبادت کرتا ہی اوسکا ثواب خالق خلق پر ہی جناب رسالتمآب نے ارشاد فرمایا ہی کہ روز قیامت اہل ریا سے خطاب ہوگا کہ اذہبوا الی الذین کنتم تراؤن فی الدنیا فانظروا ہل تجدون عندہم ثواب اعمالکم یعنے جاؤ تم اونہین لوگون کے پاس جنکے دکھانے کے واسطے عبادت کرتے تھے پس دیکھو جا کر کہ اونسے ثواب اعمال کیا ملتا ہی اور اہل ریا کی

شان مین حق تعالی فرماتا ہے اولئک الذین لیس لھم فی الاخرۃ الا النار
وحبط ما صنعوا فیھا وبطل ما کانوا یعملون یعنے اہل ریا کے واسطے کوئی ثواب
آخرت بجز آتش سوزان قیامت اور خسران عاقبت نہیں ہے اور اعمال وطاعات
اُنکے درجۂ قبول سے ہابط وحابط اور حصول اجر وثواب سے عاطل وساقط ہین۔

(۴۲) یا ابا ذر لیکن لک فی کل شیء نیۃ حتے فی النوم والاکل۔
ای ابوذر ہر فعل مین نیت ثواب اور ہر شئی مین رضاے رب الارباب ملحوظ ومکنون رکھنا
چاہیے تا اینکہ آب وطعام سے غرض اصلی یہ ہی کہ واسطے عبادت ملک العلام کے
قوت وطاقت بخشے اور خواب وآرام سے مطلوب قلبی یہ ہی کہ واسطے عبادت خالق
انام کے آسائش وراحت بخشے۔

در بیان نیت ثواب

(۴۳) یا ابا ذر لیعظم جلال اللہ فی صدرک فلا تذکرہ کما یذکرہ
الجاہل عند الکلب اللھم اخزہ وعند الخنزیر اللھم اخزہ۔
ای ابوذر عظمت وجلال قہاری جبروت وکمال جباری سطوت وجمال جناب باری
سینۂ صفا گنجینہ مین ملحوظ رکھنا اور ذکر اقدس جناب باری با آداب وتعظیم اور با اعزاز
وتکریم کرنا نہ مانند جاہلان ناشناس غافلان خداناشناس کے کہ سگ ناپاک کو
دیکھا تو کہنے لگے کہ خداوندا اسکو ذلیل وخوار کر اور خوک زشت ناک کو دیکھا تو
کہنے لگے کہ خداوندا اسکو ذلیل وخوار کریں یہ قول فضول ومہمل بے حاصل اور
ذکر خداے عزوجل مقام نامناسب مین کرنا محض لاطائل ہے اُسکے نزدیک ذکر
خداوند عادل ایک مشغلہ لاحاصل اور شغل فضول شاغل اور فعل باطل وعاطل ہے

در تعظیم نام الٰہی

(۴۴) یا ابا ذر ان للہ ملائکۃ قیاما من خیفتہ ما رفعوا رؤسہم
حتے ینفخ فی الصور النفخۃ الاخرۃ فیقولون جمیعا سبحانک وبحمدک
ما عبدناک کما ینبغی لک ان نعبد ولو کان لرجل عمل سبعین نبیا

لا استقل عملہ من شدۃ ما یری یومئذ ولو ان دلوا صبت من
غسلین فی مطلع الشمس لغلت منہ جماجم فی مغربہا ولو زفرت
جہنم زفرۃ لم یبق ملک مقرب ولا نبی مرسل الا خر جاثیا لرکبتہ
یقول رب نفسی حتی ینسی ابراھیم اسحاق علیہما السلام یقول یا رب
انا خلیلک ابراھیم فلا تنسنی ۔

یعنے ای ابوذر ایک جماعت ملائکہ جلیل مشغول تسبیح و تہلیل مصروف عبادت حضرت رب جلیل ہین کہ روز پیدائش اور وقت وجود آفرینش سے ابتک بکمال تضرع وخضوع عبادت حضرت ربانی مین آمادہ و شبانروز باخلاص وخشوع طاعت جناب سبحانی مین ایستادہ ہین خوف کوکبۂ جبروت و جلال خشیت و دبدبہ کمال حضرت ذوالجلال سے ابتک سر نہین اٹھایا ہرگاہ حضرت اسرافیل بحکم خداوند جلیل صور پھونکینگے تو نفخہ اولی مین وہ فرشتگان باری سر تسلیم وخاکساری اٹھاکر بالحاح وزاری جناب باری مین عرض کرینگے کہ خداوندا ہم تجھکو تمامی عیوب ذات ونقائص صفات سے پاک و پاکیزہ جانتے ہین اور تمامی نعمات کا شکر و حمد ادا کرتے ہین اور بزبان عجز وانکسار اعتراف و اقرار کرتے ہین کہ جس عبادت و بندگی طاعت و سرافگندگی کا تو سزاوار تھا اسکی بجا آوری سے ہم بندگان گناہگار سراپا تقصیر وار سراسر نادم و شرمسار تیرے عفو و رحمت کے امیدوار تیری مغفرت کے طلبگار تیری بخشش کے خواستگار ہین پس وہ روز ایسا ہولناک ہوگا کہ اگر کسی شخص نے مثل انبیاے اصفیا صاحبان ولایت و اصطفا کے برابر اعمال کیے ہونگے تو وہ بھی اپنے اعمال کو بسبب شدائد احوال اور مخاوف واہوال کے خفیف وحقیر نہایت صغیر و بے توقیر سمجھے گا اور اگر آب غسلین یعنے چرک و ریم اہل جہنم جو دیگہاے آتشین مین جوش کھاتا ہو اسکا ایک دلو

جانب مشرق ڈالا جاوے تو اہل مغرب کے مغز ہائے سر بسبب فرط حرارت کے جوش کھا جاوین اور اگر ایک صدائے خروش جہنم بلند ہو تو جملہ ملائکہ مقربین انبیائے مرسلین زانو کے بھل گر پڑین اُس روز ہر ایک کی زبان پر نفسی نفسی کا شور ہوگا تا انکہ حضرت ابراہیم خلیل اپنے فرزند جلیل حضرت اسحٰق کو فراموش کرینگے اور عرض کرینگے کہ ای خداوند جلیل مین تیرا ستیدہ ابراہیم خلیل ہون مجھکو اپنی رحمت سے فراموش نکر

صفت حوریان بہشت

(۷۵) لو ان امرأة من نساء اهل الجنة اطلعت من سماء الدنيا فی ليلة ظلماء لاضاءت لها الارض افضل مما يضیءُ بالقمر ليلة البدر ولوجد ريح نشرها جميع اهل الارض ولو ان ثوبًا من ثياب اهل الجنة نشر اليوم فی الدنيا الصعق من ينظر اليه وما حملته ابصارهم

ای ابوذر اگر ایک حور عدیم المثال اپنا چہرہ با حسن وجمال اور نور طلعت با کمال آسمان اول سے دکھا دے تو اُسکے حسن ضیا بار سے شب تیرہ و تار مانند شب مہتاب روشن و پر انوار ہو جاوے اور اُسکی بوے مشکین و شمیم زلف عنبرین ونکہت جسم نازنین سے تمام روے زمین معطر ومشکبار ہو جاوے اور اگر ایک حلہ زرنگار رجامۂ فاخرہ مرصع کار بہشت عنبر سرشت کا اہل دنیا کو دکھایا جاوے تو کوئی تاب مشاہدۂ آب و تاب نہ لاوے اور اُسکے لمعان نور وضیا سے غش کھا کر بیہوش ہو جاوے۔

خاموشی و عبرت تین مقام پر بابت

(۷۶) يا اباذر احفظ صوتك عند الجنائز وعند القتال وعند القرآن
(۷۷) يا اباذر اذا اتبعت جنازة فليكن عملك فيها التفكر والخشوع واعلم انك لاحق به۔

ای ابوذر تین مقام مین بجز ذکر خالق انام کے کلمہ و کلام نہ چاہیے اول وقت مشایعت جنازہ مردگان دوم وقت جہاد دشمنان سوم ہنگام تلاوت قرآن

ای ابوذر اگر کسی جنازہ کی متابعت کرنا تو فیق امر کی مواظبت کرنا چاہیے فنائے دنیائے ناپائدار اور انقضائے عمر بیمدار پرحسرت اور بے ثباتی روزگار سے اعتبار عبرت کرنا دوسرے تواضع وخشوع اور فروتنی وخضوع کے ساتھہ جانا تیسرے یہ سمجھنا کہ ہم بھی عنقریب اموات سے ملحق وکنار قبر سے ملصق ہونے والے ہین۔

(۹۵) یا اباذر اعلم ان فیکم خلقین الضحک من غیر عجب والکسل من غیر سھو۔

ای ابوذر تم لوگون مین دو خصلات مذمومہ دو عادت ملومہ لائق پرہیز قابل گریز ہین (۱) عبث عبث خندہ زن ہونا اور تا امر مین قہقہہ لگانا یعنے مومن کو جب موت پیش نظر ہی تو وہ خوشحال کیونکر ہوگا اور جب اپنے گناہون پر نادم ہی تو وہ شاد کیونکر ہوگا اور جب عظمت الٰہی کا متذکر ہی تو پھر متکبر کیونکر ہوگا اور جب ہمیشہ دنیا مین متفکر ہی تو اسکو انبساط خاطر کیونکر ہوگا کیونکہ خصلت خندہ زنی وعادت قہقہہ زنی اکثر بسبب استیلائے جہالت وبطالت یا تسلط کبر ونخوت یا طغیان استغنا وغفلت کے ہوتی ہی (۲) خصلت مذمومہ یہ ہی کہ ادائے عبادات وطاعات مین عمداً تکاسل اور اکتساب خیرات ومبرات مین تغافل اور بجا آوری واجبات ومسنونات مین تکاہل کرنا چنانچہ یہ سجیہ مرضیہ شیمہ ردیہ اکثر اوقات موجب فوت اوقات وتاسف حالات وفقدان اجور خیرات وندامت مافات ہی کبھی پیام موت نازل ہوجاتا ہی کبھی کوئی امر مانع وحائل ہوجاتا ہی جس سے نوبت ادائے خیرات بجا آوری عبادات نہین آتی ہی اور اسکی وجہ سے متاسف ومتاسف متلہف ومتحسر رہجاتا ہی۔

(۹۶) یا اباذر رکعتان مقتصدان فی تفکر خیر من قیام لیلۃ والقلب ساہ

ای ابوذر دو رکعت نماز متوسط المقدار جسمین نہ طول ممل ہو نہ اختصار مخل ہو اخلاص

وحضور قلب کے ساتھ بجالانا بہتر ہی اُس شب بیداری اور طاعت گذاری سے جس مین
طبع ساہی قلب لاہی خیالات واہی ہو۔

(۸۰) یا اباذر الحق ثقیل مر والباطل خفیف حلو ورب شهوة ساعة
تورث حزنا طویلا۔

اى ابوذر امر حق لوگون پر گرانبار اور ہر ایک کے خاطر کو تلخ وناگوار ہوتا ہی اور امر
باطل سہل وخوشگوار معلوم ہوتا ہی اور اکثر اوقات ایسا ہوتا ہی کہ انسان ایک ساعت
کے واسطے حظ نفسانی سے محظوظ لذات فانی سے متلذذ و مسرور ہوتا ہی پھر اُسکے سبب سے
ہمیشہ کے واسطے مصائب طولانی عقوبات ربانی آلام روحانی عذاب جاودانی
مین ماثور ومحصور ہوجاتا ہی۔

(۸۱) یا اباذر لا یفقه الرجل کل الفقه حتے یری الناس فی جنب الله
امثال الاباعر ثم یرجع الی نفسه فیکون هو احقر حاقر لها۔

اى ابوذر عالم دینیہ مین صاحب بصیرت معارف یقینیہ مین صاحب خبرت [illegible]
کامل نہین ہوسکتا جبتک کہ مقابل عظمت وجلال کردگاری قدرت وکمال پروردگار
کے لوگون کو مانند شتران بے مہار کے نہ شمار کرے کیونکہ انکو مثل بہایم [illegible]
قبول طاعات وعبادات عطاے حسنات ومثوبات مین کچھ اختیار یا خلق و رزق
[illegible] موت وحیات مخلوقات پر کچھ اقتدار نہین اور ہرگاہ خداوند کریم خالق
آفریدگار قادر ومختار قہار وجبار رحیم وغفار ہی تو لوگونکا کسی شخص کی عبادت کو دیکھکر
رضامند ہونا یا نہونا بیکار ہی اور پھر جب تونے لوگون کو مثل شتر تصور کیا تو پھر بعد
اُسکے اپنے تئین سب سے بدتر و مثل شتر سب سے زیادہ تر ذلیل وخوار حقیر و گناہگار
تصور کرنا چاہیے۔

(۸۲) یا اباذر لا تصیب حقیقة الایمان حتے تری الناس کلهم حمقی فی [illegible]

دینھم عقلاً فی دنیاھم۔

اے ابوذر حقیقت ایمان سے بہرہ اندوز اصلیت عرفان سے دل افروز نہو گا جبتک کہ
تامی اہل دنیا اور صاحبان نفس و ہوا کو یہ نسمجھے گا کہ یہ لوگ امور دین مین احمق و
بیوقوف اور امور دنیا مین حکیم و فیلسوف شہوات و لذات مین بعقل و تدبیر موصوف
ہین پس انکی رضامندی تیری عبادات یا تحصیل سعادات یا اکتساب مثوبات مین
بے سود اور انکی عقل و تدبیر تیری نجات اور مخاوف حیات و ممات اور دفع عقوبات
وحفظ ہلکات و درکات کے واسطے نابہبود ہی۔

(۸۳) یا اباذر حاسب نفسک قبل ان تحاسب فھو اھون لحسابک
غدا و زن نفسک قبل ان توزن وتجھز للعرض الاکبر یوم تعرض
لا تخفی علی اللہ منک خافیۃ۔

اے ابوذر قبل اسکے کہ روز قیامت تیرے اعمال صالحہ و افعال قبیحہ کا حساب کیا جاوے
تو خود اپنے اوقات زندگانی اور حالات عمر فانی اور اعضا و جوارح جسمانی و مال و
متاع فانی کا حساب کر کہ کس کس چیز مین صرف کیا اور کس کس کام مین لایا اور ہر روز
اپنے نفس سے محاسبہ کر کہ کسقدر حسنات اور کسقدر سیئات تجھسے صادر ہوے اور جبکہ تو
نیکی کرنے کے واسطے پیدا کیا گیا ہے اور بسبب نیکی کے داخل جنت نعیم ہو گا اور بدی کے
واسطے پیدا نہین ہوا اور بسبب بدی کے داخل نار جحیم ہو گا تو ہر وقت اپنے نفس عزیز کے
ساتھ مقابلہ اور مجادلہ و مقاتلہ کر تا کہ خواہی نخواہی طرف نیکی کے رجوع کرے یہ نہ کہ
اسپ شریر سرکش کے بے لگام چھوڑ دیا جاوے اور چاہہاے ضلالت و مغاک ہاے
غوایت مین گرا کر ہلاک کرے پس تو اپنے نفس دنی اور طبع ردی کی نیکی و بدی کو
وزن کر اور عیب و صواب افعال و احوال اور نقص و کمال اعمال و افعال کو
میزان عدل مین سنجیدہ کر کیونکہ بعد اسکے ایکدن تیرے اعمال و افعال خداوند ذوالجلال

سامنے میزان عدل مین وزن کیے جاوینگے اور واسطے روز قیامت کے مہیا وآمادہ
رہ کہ ائس روز تیرے اعمال و افعال بیشگاہ حضرت ذوالجلال مین عرض کیئے جاوینگے
جسکے سامنے کوئی راز نہان وعیان مخفی وپنہان نہین رہ سکے گا۔

(۸۴) یا اباذر استحی من اللہ فانی والذی نفسی بیدہ لاظل حین اذہب
الی الغایط متقنعا بثوبی استحی من الملکین الذین معی۔

خدا سے حیا کرنا لازم ہے

ای ابوذر خدا سے شرم وحیا کر کہ وہ ہر حال سے آگاہ وخبیر ہر امر کا ناظر وبصیر ہے
اور ہر گاہ وہ تیرے عیوب ظاہریہ سے خبردار نقائص باطنیہ اسپر آشکار ہین تو
ارتکاب مناہی اشتغال ملاہی مین شرم وحجاب اختیار کر چنانچہ قسم بجناب احدیت
کہ میری جان اسکے قبضۂ قدرت مین ہی کہ مین جسوقت بیت الخلا جاتا ہون تو بسبب
شرم وحجاب دونون فرشتون کے مقنع ونقاب سے سرورو کو چھپا لیتا ہون پس ہر گاہ
عیوب ظاہریہ کثافات بدنیہ مین شرم وحجاب سزاوار ہی تو عیوب باطنیہ کثافات
قلبیہ خباثات طبعیہ سے شرم وحجاب بطریق اولی درکار ہی۔

(۸۵) یا اباذر اتحب ان تدخل الجنۃ قلت نعم فداک ابی وامی
قال فاقصر من الامل واجعل الموت نصب عینک واستحی من اللہ
حق الحیاء قال قلت یا رسول اللہ کلنا نستحی من اللہ قال لیس کذلک
الحیاء ولکن الحیاء ان لاینسی المقابر والبلی والجوف وماوعی والراس
وماحوی ومن اراد کرامۃ الاخرۃ فلیدع زینۃ الدنیا فاذا کنت
کذلک اصبت ولایۃ اللہ۔

ای ابوذر تیری خواہش ہی کہ تو داخل جنان شرف اندوز ریاض رضوان ہووے
ابوذر نے عرض کی کہ ہان فدا ہون پدر و مادر میرے آپ پر حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ خواہش ہے
تو آرزو ہاے دور و دراز حرص وآز دنیاے فتنہ پرداز عیش وعشرت نفس شعبدہ باز سے

احتراز کر اور ہر وقت خوف نزول موت و قضا اسید حلول فوت و فنا کو پیش نظر ملحوظ خاطر رکھ اور حضرت رب العلا سے جو حق حیا ہی ویسا ہی حیا کر ابو ذر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم سب خدا سے حیا کرتے ہین حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ایسا نہین ہی بلکہ آفریدگار سے جو حیا کرنا سزاوار ہی وہ یہ ہی کہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایک دن قبر مین جانا ہی اور جسم کو بوسیدہ و خاک ہو جانا ہی اور اعضائے جسمانی کو منہیات ربانی اور حواس ظاہری و باطنی کو ممنوعات ایمانی و محرمات قرآنی سے باز رکھنا چاہیے یعنی شکم کو خیانت طعام و فروج کو امور حرام اور دل کو ارادات لئام اور نفس کو شہوات نافرجام اور چشم کو نظر حرام اور گوش کو استماع فحش و دشنام اور زبان کو کلام عقوبت انجام سے محفوظ رکھنا چاہیے اور جس شخص کو شرف کرامت اخرویہ اور کمال سعادات عقبا و تقرب درگاہ الٰہیہ مطلوب ہو اُسکو لازم ہی کہ زخارف لذات دنیویہ زیب و زینت دار فانیہ شہوات ردیہ نفسانیہ کو ترک کرے اُسوقت شرف ولایت الٰہی سے سرفراز اور کمال و سعادت لا انتہا ہی سے ممتاز ہو گا۔

(۸۶) یا ابا ذر یکفی من الدعاء مع البر ما یکفی الطعام من الملح۔

اے ابو ذر دعا سے حصول مرادات سوال انجاح حاجات درگاہ حضرت مجیب الدعوات بارگاہ قاضی الحاجات مین بقدر ضرورت ساتھ تقویٰ و طہارت کے اُسیقدر کافی ہی کہ جسقدر نمک واسطے طعام کے وافی ہی نہ یہ کہ مثل جہال واہی ساتھ بے پرواہی و قلب ساہی و طبع لاہی کے ملاعب و ملاہی محارم و مناہی کے واسطے بلا ضرورت داعی دعا کرے کہ ایسی دعا سے نامعقول درگاہ خداوندی مین مستجاب و مقبول نہین ہوتی۔

(۸۷) یا ابا ذر مثل الذی یدعو بغیر عمل کمثل الذی یرمی بغیر وتر۔

اے ابو ذر جو شخص کہ بغیر اعمال صالحہ و افعال حسنہ کے دعا کرتا ہی مانند اُس شخص کے ہی کہ کمان بے زہ سے تیر لگاتا ہی نہ اسکی دعا کو شرف اجابت حاصل ہوتا ہی اور نہ اُسکا

نیکوکاری کی تاثیر اولاد اور ہمسایوں تک پہنچتی ہے

تیر نشانہ تک واصل ہوتا ہے۔

(۸۸) یا اباذر ان اللہ یصلح بصلاح العبد ولدہ وولد ولدہ ویحفظہ فی دویرتہ والدور حولہ مادام فیہم۔

ای ابوذر بسبب تقوی و پرہیزگاری اور صلاح و نیکوکاری کے جناب باری اُسکی اولاد و خاندان اور اہل جوار و ہمسائگان کو آفات و بلیات سے محفوظ اور صلاح حال و فلاح مآل و انجاح آمال سے محظوظ فرماتا ہے۔

خدا تین شخصوں سے مباہات فرماتا ہے

(۸۹) یا اباذر ان ربک عز وجل یباھی الملائکۃ بثلاثۃ نفر رجل فی ارض قفر فیؤذن ثم یقوم ثم یصلی فیقول ربک للملائکۃ انظروا الی عبدی یصلی ولا یراہ احد غیری فینزل سبعین الف ملک یصلون وراہ ویستغفرون لہ الی الغد من ذلک الیوم ورجل قام من اللیل فصلی وحدہ فسجد ونام وھو ساجد فیقول اللہ تعالی انظروا الی عبدی روحہ عندی وجسدہ ساجد ورجل فی زحف فیفر اصحابہ ویثبت وھو یقاتل حتی یقتل۔

ای ابوذر خالق کردگار پروردگار عزیز و بزرگوار ملائکہ سمٰوات سے واسطے تین شخص مباہات کرتا ہے (۱) ایک وہ شخص کہ جو تنہا دشت صحرا مین خالصًا لوجہ اللہ اذان و اقامت کے ساتھ نماز و عبادت کرتا ہے پس حق تعالی ملائکہ سے فرماتا ہے کہ دیکھو یہ بندہ نیکوکار صرف واسطے ہماری رضا کے عبادت گذار ہے سوائے ہمارے نہ کوئی دیکھتا ہے نہ کوئی خبردار ہے پس حق تعالی ستر ہزار ملائکہ کو بھیجتا ہے کہ اُسکے پیچھے نماز اور صبح تک اُسکے واسطے استغفار کرتے ہین (۲) دوسرے وہ شخص کہ جو شب بیداری و عبادت جناب باری و طاعت گذاری مین شب کو بحالت سجود سو جاتا ہے پس حق تعالی فرماتا ہے دیکھو ہمارے بندہ با اخلاص عابد با اختصاص کی

کہ روح اسکی جانب عالم بالا متصاعد ہی اور جسد اسکا فرش خاک پر ساجد ہی (۳) جیسے وہ شخص کہ جو جہاد خدا مین مشغول کارزار ہوتا ہی اور رفقا اسکے رو بفرار ہو جاتے ہین لیکن وہ تن تنہا مصروف جنگ و پیکار ہو کر جان نثار راہ پروردگار ہو جاتا ہی

(۹۰) یا اباذر ما من رجل یجعل جبہتہ فی بقعۃ من بقاع الارض الا شہدت لہ بہا یوم القیامۃ وما من منزل نزلہ قوم الا واصبح ذلک المنزل یصلے علیہم او یلعنہم۔

ای ابوذر جو شخص جس بقعہ زمین پر عبادت سجود مین سر بسجود ہوگا وہ زمین روز قیامت پیشگاہ جناب احدیت مین اسکی عبادت کی شہادت دیگی اور جس منزل پر قیام اور جس زمین پر مقام کریگا بعد طلوع صبح کے وہ مقام اسکے واسطے دعا خیر کیساتھ تحسین و آفرین کریگی یا بد دعا کے ساتھ لعن و نفرین کریگی یعنے جیسے اعمال اسپر کریگا ویسا اسکے حق مین دعا کریگی۔

(۹۱) یا اباذر ما من صباح ولا رواح الا و بقاع الارض ینادی بعضہا بعضا یا جارتے ہل مر بک ذاکر للہ او عبد وضع جبہتہ علیک ساجدا للہ فمن قائلۃ لا ومن قائلۃ نعم فاذا قالت نعم [illegible]

ان بہا الفضل علے جارتہا۔

ای ابوذر ہر صبح و شام ہر روز و لیالی و ایام قطعات و بقعات زمین باہم دیگر ندا کرتے ہین کہ ای ہمسایہ تجہپر کوئی شخص ایسا گذرا ہی کہ جسنے تجہپر ذکر پروردگار یا سجدہ خالق کردگار کیا ہی بعض کہتے ہین کہ نہین اور بعض کہتے ہین کہ ہان نیس جو کہتے ہین کہ ہان تو وہ اپنے فضل و شرف پر افتخار اور بسبب حصول برکت عبادت کے ابتہاج و اہتزاز کا اظہار کرتے ہین۔

(۹۲) یا اباذر ان اللہ جل ثناؤہ لما خلق الارض وخلق ما فیہا من الشجر

لو یکن فی الارض شجرة یاتیها بنوادم الا اصابوا بها منفعة فلم تزل
الارض والشجر کذلک حتی تکلم فجرة بنی ادم بالکلمة العظیمة قولهم
اتخذ اللہ ولدا فلما قالوا اقشعرت الارض و ذهبت منفعة الاشجار
اے ابوذر حق سبحانہ تعالیٰ نے جب زمین و درختان کو پیدا کیا تو اشجار و ازہار مین فواکہ
و اثمار اور منافع بیشمار ہویدا کیا لیکن جس زمانہ سے کہ بنی آدم نے یہ کلام عقوبت انجام
مقابل ناز یبا و ناقبیح بنسبت خالق انام کے زبان سے جاری کیا کہ خداوند خیر و شر
تعالیٰ جل شانہ بھی مثل انسان کے صاحب پسر ہی تو اُس زمانہ سے برکت و منفعت اشجار
اٹھالی گئی قال اللہ تعالیٰ تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق
الارض وتخر الجبال هدا ان دعوا للرحمن ولدا ۔
یا اباذر ان الارض لتبکی علی المؤمن اذا مات اربعین صباحا
اے ابوذر مومن دیندار طاعت گذار کا یہ وقار ہی کہ جب فوت ہو جاتا ہی تو وے
زمین جس پر اشتغال بندگی و عبادت بیشمار سے چالیس دن تک بچشم اشکبار زار
زار روتی ہے ۔

روایت ۔

حضرت امیر علیہ السلام نے حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ سے سوال کیا کہ
صفات مومن کیا ہین حضرت نے فرمایا ۲۰ ہین ۱ اداے نماز و عبادت مین سبقت
کرتے ہین ۲ اداے زکوٰۃ مین مسارعت کرتے ہین ۳ مساکین کا اطعام کرتے ہین
۴ یتامی پر شفقت و اکرام کرتے ہین ۵ جامہ کہنہ اپنا پاک و طاہر رکھتے ہین ۶
بلباس مردانہ عبادت کرتے ہین ۷ کلام انکا صدق و راستی سے مملو ہوتا ہے
۸ کذب و زور سے مبرا ہوتا ہی ۹ عہد و پیمان مین صاحب مروت و وفا ہوتے
ہین ۱۰ امانت مین صدق و دیانت کرتے ہین ۱۱ خلوص دل سے عبادت کرتے ہین

۱۲ واسطے حقوق مردم کے سعی وکوشش کرتے ہین ۱۳ راہ خدا مین جہاد کرتے ہین ۱۴
دن کو صاحب صیام ہوتے ہین ۱۵ شب کو صاحب قیام ہوتے ہین ۱۶ اہل ہمسایہ کو
کوئی آزار نہین دیتے ہین ۱۷ ہمنشین صحبت کا کوئی اضرار نہین چاہتے ہین ۱۸ سلامت
روی کے ساتھ راہ چلتے ہین ۱۹ اگر کسی گھر مین جاتے ہین تو بیوہ گان کی دستگیری
کے واسطے جاتے ہین ۲۰ متابعت جنازہ کے واسطے جاتے ہین۔

روایت

روایت صفات شیعہ

منقول ہی کہ ایک شب حضرت امیر علیہ السلام مسجد سے جانب صحرائے نجف اشرف تشریف لیچلے اثنائے راہ مین دیکھا کہ کچھ لوگ پس پشت حضرت کے ہمراہ ہین حضرت نے فرمایا کہ تم کون ہو عرض کیا کہ ہم شیعہ و غلام آپکے ہین حضرت نے فرمایا کہ تم مین کچھ علامات شیعیان اور آثار مومنان نہین ہین عرض کیا کہ علامات مومنان و شیعیان کیا ہین حضرت نے فرمایا کہ بسبب شب بیداری کے رخسارے اُنکے زرد ہین اور بسبب گریہ وزاری کے آنکھین اُنکی پرآشوب و پر درد ہین بسبب کثرت نماز کے پشت خم ہی بسبب کثرت روزہ کے پشت سے پوست شکم ملصق و منضم ہی کثرت دعا و مناجات سے خشک زبان ہین اُنکے سیما سے آثار خشوع و خضوع نمایان ہین اور بعض روایت مین ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین عاشق جناب باری ہون اور عاشق ہمیشہ جویائے رضائے محبوب ہوتا ہی پس اگر تم میرے محبوب کو رضامند رکھوگے اور طاعت گذاری و فرمانبرداری سے اُسکو خورسند رکھوگے تو مین بھی تمسے راضی رہونگا اور اگر اُسکی اطاعت سے بیزار رہوگے تو مین بھی تمسے برکنار رہونگا۔

روایت

روایت صفات شیعہ

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اے جابر جعفی کیا اسیقدر کافی ہی کہ دعوے تشیع اور محبت اہل بیت کرتے ہین واللہ شیعہ وہی ہین کہ جو اطاعت جناب باری

تقوے و پرہیزگاری کرتے ہین ای جابر ہمیشہ سے شناخت شیعیان یہی ہی کہ تواضع
و خاکساری ذکر خداوندیاری روزہ و نماز و پرہیزگاری کرتے ہین تکفل احوال ہمسایگان
اعانت غربا و تہیدستان تعہد حال یتیمان تفقد احوال خستہ دلان کیا کرتے ہین صدق
و راستی سے کلام اور تلاوت قرآن مدام کیا کرتے ہین دوسرون کے حق مین کلام
نیک انجام کہتے ہین اور اپنے خویش و بیگانہ مین امانت دار ہر نیک و بد کے غمخوار و
مددگار ہوتے ہین جابر نے عرض کیا کہ یہ صفات کریمہ اور فضائل جسیمہ اکثر ابنائے
زمان مین نہین پائے جاتے ہین حضرت نے فرمایا کہ فی الواقع درست ہی کہ ایسے
لوگ کمتر ہین مگر اس خیال سے تو راہ قویم و صراط مستقیم سے درگذر نہ کرنا کیونکہ جو شخص
کہے کہ ہم دوستان علی اور محبان نبی عربی سے ہین لیکن سنت نبوی شریعت مصطفوی
و سیرت مرتضوی سے برکنار ہی تو دعوے محبت و پیروی بیکار ہی بس خوف خداوند
یاری اور تقوی و پرہیزگاری اختیار کرنا کہ مثوبات عقبا وی اور نعمات الٰہی سے
کامیاب ہو اسواسطے کہ ہمسے اور تمامی مخلوقات سے کوئی خویشی و قرابت ساتھ
جناب رب العزت کے نہین ہی بلکہ محبوب خدا وہی ہی جو مخالفت الٰہی سے مبرا
ارتکاب مناہی سے معرا تقوی و عبادت سے محلا طہارت و تورع سے مجلا رہے
واللہ کہ تقرب خدا بجز عبادت و اتقا کے حاصل نہین ہوتا اور ہمارے پاس کوئی
برأت نامہ آتش جہنم کا تمھارے واسطے نہین ہی اور نہ کوئی شخص درگاہ جناب
صمدیت مین کوئی دلیل و حجت پیش کر سکتا ہی بلکہ جو مطیع خدا ہی وہ ہمارا شیعہ و دوست
باوفا ہی اور جو معصیت خدا کرتا ہی وہ دشمن اہلبیت و دشمن خدا ہی ہماری
ولایت اور محبت و شفاعت اسیوقت نتیجہ دکھاتی ہی کہ نیکوکاری و پرہیزگاری
اختیار کرے۔

(۹۴) یا ابا ذر اذا کان العبد فی ارض قفر فتوضأ و تیمم فاذن

واقام وصلی امر اللہ عز وجل الملٰئکۃ فصفوا خلفہ صفا لا یری طرفاہ یرکعون برکوعہ ویسجدون بسجودہ ویؤمنون علی دعائہ یا اباذر من اقام ولم یؤذن لم یصل معہ الا ملکان الذین معہ۔

فضیلت اذان و اقامت

ای ابوذر جسوقت بندۂ مومن تنہا بیابان مین باوضو یا تیمم کے اذان واقامت کے ساتھ نماز خالق بے نیاز ادا کرتا ہے توحسب الحکم خالق انام ملائکہ کرام پس پشت اُسکے صف باندھ کر نماز ادا کرتے ہین اور اُس صف طولانی کی ابتدا وانتہا نظر نہین آتی وہ ملائکہ اُسکے ساتھ رکوع وسجود کرتے ہین اور اُسکے دعا پر آمین کہتے ہین ای ابوذر جو شخص کہ اقامت کہے اور اذان نہ کہے تو اُسکے ساتھ وہی دو فرشتے نماز پڑھتے ہین کہ جو اُسکے ساتھ نامۂ اعمال لکھا کرتے ہین۔

(٩٥) یا اباذر ما من شاب یدع للہ الدنیا ولھوھا واھرم شبابہ فی طاعۃ اللہ الا اعطاہ اللہ اجر اثنین وسبعین صدیقا۔

درفضیلت تقویٰ در جوانی

ای ابوذر جو جوان صالح وپرہیزگار واسطے خوشنودی پروردگار کے لذات دنیاے ناپایدار اور ہوا وہوس نفس غدار کو ترک کرے گا اور طاعت ربانی مین اپنے ایام جوانی اور شباب زندگانی کو فنا کریگا توحق سبحانہ تعالیٰ اُسکو برابر بہتر صدیق کے ثواب عطا کریگا۔

(٩٦) یا اباذر الذاکر فی الغافلین کالمقاتل فی الفارین۔

ای ابوذر ذاکر پروردگار درمیان ارباب غفلت شعار کے ایسا ہی کہ جیسا مجاہد جان نثار قاتل کفار درمیان اصحاب فرار اور فارین بدشعار کے ہوتا ہی یعنے جسطرح سے مجاہد دیندار صاحب فضائل بے شمار ہی اسیطرح سے ذاکر آفریدگار صاحب درجات عظیم المقدار ہی۔

(٩٧) یا اباذر الجلیس الصالح خیر من الوحدۃ والوحدۃ خیر من

السکوت والسکوت خیر من املاء الشر۔

وسکوت بہتر ہی کلام بد سے

ای ابوذر ہمنشین نیکوکار اور مصاحب تقوی شعار بہتر ہی تنہائی بیکار سے اور وحدت وخلوت ساتھ اشتغال عبادات واذکار کے بہتر ہی خاموشی بیکار سے اور سکوت وصموت بہتر ہی اقوال باطل وناسزاوار اور مفسدہ پردازی اشرار سے۔

کرے نہ ہو اکلت کرے۔

(۹۸) یا اباذر لاتصاحب الا مومنا ولا یاکل طعامک الا تقی ولا تاکل طعام الفاسقین۔

ای ابوذر نہ مصاحب وہمنشین بنانا اپنا مگر مومن دیندار کو اور نہ کھانا کھلانا اپنا مگر متقی وپرہیزگار کو اور نہ تناول کرنا طعام فساق وفجار کو۔

مومن کو کھلاوے نہ فاسق کو

(۹۹) یا اباذر اطعم طعامک من تحب فی اللہ وکل طعام من یحبک فی اللہ۔

ای ابوذر اپنا طعام اس شخص کو کھلانا کہ جس سے تو محبت ایمانی واسطے رضاے ربانی کے رکھتا ہو اور تو اس شخص کا طعام کھانا کہ جو تجھ سے محبت روحانی واسطے خوشنودی یزدانی کے رکھتا ہو نہ وہ شخص کہ جو اغراض نفسانی دنیاے فانی کے واسطے محبت جسمانی رکھتا ہو۔

کلمہ خیر کہے یا سکوت کرے

(۱۰۰) یا اباذر ان اللہ عزوجل عند لسان کل قائل فلیتق اللہ امرء ولیعلم ما یقول۔

(۱۰۱) یا اباذر اترک فضول الکلام وحسبک من الکلام ما تبلغ بہ حاجتک۔

(۱۰۲) یا اباذر کفی بالمرء کذبا ان تحدث بکل ما یسمع۔

(۱۰۳) یا اباذر ما من شئ احق بطول السجن من اللسان۔

ای ابوذر حضرت آفریدگار زبان وبیان ہر صاحب گفتار سے آگاہ وخبردار

پس ہر آدمی کو خوف خدا کا خیال ملحوظ خاطر اور اپنے قول تباہ و بد کو ملحوظ نظر رکھنا چاہیے اے ابوذر کلمات فضول و واہیات اور لغو و خرافات سے گریز اور جو کلام کہ بمقدار حاجت اور بقدر ضرورت سے زائد ہو اُس سے پرہیز کرنا چاہیے اے ابوذر واسطے آدمی کے اسیقدر کذب و دروغ کافی ہے کہ جسقدر سنا ہے اُسیقدر منقول کرے اور اپنی طرف سے کلمات فضول اور فقرات نامعقول اور کلمات مجہول مستفہم و مشمول نہ کہے اے ابوذر کوئی شئی زبان سے زیادہ تر قابل حبس و زندان اور لائق قید فراوان نہیں ہے۔

(۱۰۴) یا اباذر ان من اجلال اللہ تعالیٰ اکرام ذی الشیبۃ المسلم واکرام حملۃ القرآن العاملین بہ واکرام السلطان المقسط۔

اے ابوذر مسلم کہن سال صاحب ریش سفید بال کی تعظیم کرنا اور حاملان قرآن ملک العلام اور عاملان احکام حلال و حرام کی تکریم کرنا اور بادشاہان عدالت گستر سلاطین نصفت پرور کی تبجیل و تفخیم کرنا منجملہ آداب اجلال حضرت ذوالجلال و مراسم تعظیم حضرت ذوالکمال ہے۔

تعظیم پیران کہن سال و حاملان قرآن و بادشاہان عادل از ایمان است

ہدایت

واضح ہو کہ بادشاہان عدالت شعار حاکمان دیندار امراے پرہیزگار تابعان احکام کردگار پیروان شریعت رسول مختار کی تعظیم و تکریم سزاوار ہے کیونکہ وہ حافظان مذہب و ملت پشت پناہ رعیت بساط آرایان شریعت چمن پیرایان عدالت و نصفت ہیں نظم و نسق جہانداری رتق و فتق شہریاری اُنکی راے معدلت پیراے پر منحصر و منوط ہے دادرسی مظلومان شکستہ بال تفقد احوال و تکفل غرباے پریشان حال اُنکی نظر عاطفت اثر سے مربوط ہے پس ایسے حکام والامقام مشید ارکان شریعت خیرالانام میں جو سزاوار تبجیل و اکرام اور لائق

مدح و شکر تمام ہین لیکن بحکام جبار ضلالت شعار سلاطین فساق و فجار امیران بداطوار و بدکردار مورد غضب خداوند قہار لائق عقوبت خالق جبار ہین اُنکی طاعت گذاری سے احتراز لازم اور اُنکی مددگاری سے اجتناب متحتم ہی قال رسول اللہ ؐ من علق سوطا بین یدی سلطان جایر جعل اللہ ذلک السوط یوم القیامۃ ثعبانا من نار طوله سبعین ذراعا یسلط اللہ علیه فی نار جھنم و بئس المصایر یعنے جناب رسالت مآبؐ نے ارشاد فرمایا ہی کہ جو شخص بادشاہ جابر و جابر کے سامنے اپنی کمر مین تازیانہ لٹکاے تاکہ اُسکا فرمان بجالاے تو حق سبحانہ تعالی روز قیامت اُس تازیانہ کو ہیئت مہیب سیدل اور بشکل اژدہاے آتشین ستر گز اور ستر ہاتھ طول فرماکر اُسپر مسلط فرمائیگا اور آتش جحیم مین اُسپر عذاب عظیم عقاب الیم کریگا اور کتاب ارشاد القلوب مین جناب رسالت مآبؐ سے منقول ہی کہ روز قیامت منادی ندا فرمائیگا کہ کہان ہین ظالمان ستمگار اور اُنکے اعوان و انصار اور خدمتگاران فرمانبردار تا آنکہ جن لوگون نے اُنکے قلم و دوات درست فرماے یا اُنکے واسطے کوئی چیز بنائی ہی وہ سب حاضر حضور حاکم یوم النشور کیے جاوینگے فیجمعون فے تابوت من حدید ثم یرمی به فی نار جھنم پس اُن سبکو صندوق آہنی مین محبوس اور تابوت آتشین مین محروس کرکے نار سوزان جحیم آتش فروزان الیم مین ڈالدینگے۔

مذمت بد خلقی

(۱۰۵) یا اباذر لا یزال العبد یزداد من اللہ بعدا ما ساء خلقه۔

ای ابوذر جسقدر خلق بد موفور ہوتا ہی اُسیقدر وہ شخص لائق کراہیت و نفور اور خلائق مین مذموم و مقہور رحمت خدا سے دور و مہجور ہوتا ہی اور صاحب خلق حسن عزیز و کہا سے خلائق محبوب خالق رازق مثوبات عقبا وی کے لائق فضائل کریمہ سے فائق ہوتا ہی چنانچہ حدیث مین ہی کہ خداوند عالم کے نزدیک کوئی چیز خوش خلقی سے

محبوب تر و بدخلقی سے مغضوب ترین ہی۔

ثواب قول حسن و نماز

(۱۰۶) یا اباذر الکلمۃ الطیبۃ صدقۃ وکل خطوۃ تخطوھا الی الصلوۃ صدقۃ۔

ای ابوذر ایک کلمہ پاکیزہ و نیک زبان سے جاری کرنا جسمین رضاے کردگار یا نفع مومن دیندار ہو صدقہ زبان ہی اور ہر قدم اُٹھانا واسطے اداے نماز کے صدقہ ہر گام اور مستوجب ثواب بے پایان ہی۔

ثواب عمارت مساجد

(۱۰۷) یا اباذر من اجاب داعی اللہ واحسن عمارۃ مساجد اللہ کان ثوابہ من اللہ الجنۃ۔

ای ابوذر جو شخص نداے جانفزا صداے داعی طاعت خدا یعنے موذن نماز خدا سماعت کرے اور لبیک اجابت وقبول دعوت مین مسارعت کرے اور مساجد جناب احدیت اور خانہاے عبادت کو بحسن نیت معمور و آباد کرے تو حضرت رب العزت اسکو ثواب بہشت عنبر سرشت عطا کرتا ہی۔

صفت آبادی مساجد

(۱۰۸) فقلت بابی انت وامی یا رسول اللہ کیف نعمر مساجد اللہ قال لا ترفع فیھا الاصوات ولا یخاض فیھا بالباطل ولا یشتری فیھا ولا یباع واترک اللغو ما دمت فیھا فان لم تفعل فلا تلومن یوم القیامۃ الا نفسک۔

ابوذر نے عرض کیا کہ فدا ہوں ماں باپ تمپر یا رسول اللہ کیونکر مساجد کو معمور کریں حضرت نے فرمایا کہ مساجد مین بجز ذکر خدا کے صدا بلند نہ کرو شور و غوغا نہ کرو کلمات فضول و مہمل بعنوان باطل گفتگو سے لاطائل سے پرہیز کرو خرید و فروخت اشیا اور سخنان لغو و بیجا سے احتراز کرو اگر اسطرح نہ کروگے تو روز قیامت نادم و غمگین ہوگے اپنے نفس پر خود ملامت و نفرین کروگے۔

(۱۰۹) یا اباذر ان اللہ یعطیک ما دمت جالسا فی المسجد بکل نفس تنفس فیہ درجۃ فی الجنۃ وتصلی علیک الملئکۃ وتکتب لک بکل نفس تنفست فیہ عشر حسنات وتمحی عنک عشر سیئات۔

ای ابو ذر جبتک تیرا مسجد مین قیام رہیگا اور تو ذکر خالق انام کریگا ہر نفس بمقابل ہر تنفس کے جنت مین ایک درجہ بلند مرتبہ ارجمند ملیگا فرشتگان جناب احدیت تجہپر درود و رحمت بھیجینگے عوض ہر تنفس کے دس حسنات مسطور اور دس سیئات مغفور ہونگے۔

(۱۱۰) یا اباذر اتعلم فی ای شئ انزلت ھذہ الایۃ اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون قلت لا فداک ابی وامی قال فی انتظار الصلوۃ خلف الصلوۃ۔

ای ابو ذر تجہکو معلوم ہی کہ شان نزول آیۂ کریمۂ اصبروا وصابروا ورابطوا کیا ہی جسکا حاصل مضمون یہ ہی کہ ای گروہ مؤمنان مشقت طاعات ریاضت عبادات مصائب وآفات محاربہ دشمنان مجادلۂ نفس ومجاہدہ شیطان پر صبر وشکیبائی معاصی سے پرہیز وپارسائی اختیار کرو تاکہ روز قیامت رستگار رہو) ابو ذر نے عرض کیا کہ فدا ہون مان باپ تمپر یا رسول اللہ مجہکو معلوم نہین کسواسطے یہ آیت نازل ہوئی ہی حضرت نے فرمایا کہ واسطے انتظار نماز کے نازل ہوئی ہی یعنے جو شخص بعد ایک نماز کے دوسری نماز کے وقت تک انتظار کرے اور مشغول تعقیبات وادعیہ ومناجات رہے تا اینکہ دوسری نماز بجماعت ادا کرے تو اُسنے گویا مجاہدۂ نفس زیانکار اور مقاتلہ شیطان مکار کیا ہی اور رابطہ خوشنودی کردگار سلسلۂ رضاے پروردگار حاصل کیا ہی۔

(۱۱۱) یا اباذر اسباغ الوضوء فی المکارہ من الکفارات وکثرۃ الاختلاف

الی المساجد فذلکم الرباط۔

ای ابوذر وضوے کامل بشرائط و آداب اوقات مکروہہ اور حالات شاقہ مین کرنا کفارہ گناہان اور ذریعہ رحمت و غفران ہی اور کثرت آمد و رفت مساجد الٰہی مین کرنا وسیلہ حصول غفران رابطہ قرب ایزد منان ہی۔

فضیلت ساکنان مساجد

(۱۱۲) یا اباذر یقول اللّٰہ تبارک و تعالی ان احب العباد الی المتحابون بجلالی المتعلقۃ قلوبہم بالمساجد والمستغفرون بالاسحار اولئک اذا اردت باھل الارض عقوبۃ ذکرتھم فصرفتنا العقوبۃ عنھم۔

ای ابوذر حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی محبوب ترین بندگان میرے نزدیک وہ لوگ ہین کہ باہم محبت و اتحاد اور الفت و وداد بوجہ جلال رکھتے ہین اور بمقتضاے دلیل قلوب انکے محراب محبت مساجد مین آویزان اور اوقات سحر استغفار گناہان اور اذکار ایزد منان مین رطب اللسان رہا کرتے ہین یہ وہ لوگ ہین کہ اگر عقوبت اہل زمین کا ارادہ کرتا ہون تو بسبب انکی سعادتمندی اور سیامن برکت وارجمندی کے نزول عذاب کو معطوف اور حلول عقاب کو موقوف کرتا ہون۔

ممانعت جلوس مساجد بجز سہ امر

(۱۱۳) یا اباذر کل جلوس فی المسجد لغو الا ثلاثۃ قرأت مصل او ذاکر اللّٰہ او سائل عن علم۔

ای ابوذر مساجد ربانی اور معابد یزدانی مین نشست و برخاست رکھنا بیجا و نا سزا ہی مگر تین شخصون کے واسطے روا ہی اول جو نماز گذار کہ تلاوت کلام پروردگار کرے دوسرے وہ شخص جو مشغول اذکار حضرت آفریدگار کرے تیسرے وہ شخص جو مسائل دینی اور امور معالم یقینی کو علماے اخیار سے استفسار کرے۔

(۱۱۴) یا اباذر کن بالعمل بالتقوی اشد اھتماما منک بالعمل فانہ لا یقل عمل بالتقوی وکیف یقل عمل یتقبل یقول اللّٰہ عزوجل انما یتقبل اللّٰہ من المتقین

تقوے کے ساتھ اعمال بجا لاوے

ای ابوذر اعمال وطاعات کو ساتھ تقوے اور پرہیزگاری کے بجالا اور کثرت اعمال وطاعات سے زیادہ تر اہتمام بلیغ اسمین کر کہ ہر عمل تیرا ساتھ تقوے و پرہیزگاری کے ہو کیونکہ عمل ساتھ تقوی و پرہیزگاری کے ادا کرنا بہتر ہی اسواسطے کہ جو عمل کمتر ہو لیکن مقبول درگاہ جلیل داور ہو وہ کسیطرح سے قلیل وکمتر نہین ہوسکتا حق تعالی فرماتا ہی انما یتقبل اللہ من المتقین یعنے کسیکا عمل مقبول درگاہ کردگار نہین الا عمل اصحاب تقوے شعار کا پس ہر کردار بدون تقوے کے بیکار ہی۔

روایت

حکایت ایک عالم کا اور حضرت صادق علیہ السلام کا مذمت فرمانا

مناسب مقام ہذا ہی کلام پر روایت مجموعۂ ورام ہی کہ حضرت امام ہمام جعفر صادق علیہ السلام نے زبان معجز نظام سے ارشاد فرمایا کہ ایک عالم نامی فقیہ گرامی وارد ہوا جابجا اُسکے علم وکمال کی تعریف مشہور اور زبان خلایق پر اُسکی توصیف مذکور ہوئی مجھکو منظور ہوا کہ مین بھی اُسکا مرتبہ و مقام اور جبروت و احتشام اور سلیقہ علم وطرز کلام دریافت کرون چنانچہ مین نے جاکر دیکھا کہ ایک جم غفیر خلق کثیر کا اُسکے گرد اور صغیر وکبیر برنا و پیر کا ہجوم تمام ہی اور وہ شخص ہر طرف مصروف جواب وسوال مشغول بحث وجدال متوجہ قیل وقال ہی مین نے گوشۂ ردا سے منہ پر نقاب حیا دقیاے حجاب کیا اور بیگانہ وار خلائق سے برکنار ایک گوشہ مین قرار کیا تا اینکہ اثر دہام خاص وعام کو تفرقہ و انتشار اور وہ شخص بھی ایک سمت سرگرم رفتار ہوا اُثنائے راہ مین ایک نانبائی کی دوکان پر پہونچا اور اُسکو اپنی باتون مین لگاکر دو گردۂ نان کا سرقہ کیا مجھکو اس فعل زشت وعمل فضیحت سرشت سے تعجب ہوا لیکن مین نے خیال کیا کہ شاید کوئی معاملہ ہوگا بعد اُسکے ایک میوہ فروش کی دوکان پر پہونچا اور دو انار کا سرقہ کیا مجھکو تعجب شدید و تحیر مزید ہوا لیکن مین نے گمان کیا کہ شائد کوئی معاملہ ہوگا بعد اُسکے پھر روانہ ہوا اور ایک

مقام پر ایک مریض بیمار ضعیف و ناچار بیٹھا تھا اُسکے سامنے دو نون گردہ نان اور دونون انار رکھدیئے اور چلا گیا تا اینکہ ایک صحرا مین قیام اور وحشت ...مین مقام کیا اسوقت اُس جناب گردون قباب نے بے نقاب و بحجاب ہوکر ... فرمایا کہ الٰہی بندہ خدا تیرے افعال قابل استعجاب تمام لائق استغراب تمام موجب شکوک و شبہات انام مین اُسنے پوچھا کہ وہ کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ مین تیرے علم کی تعریف اور تیرے کمال کی توصیف سنکر مشتاق ہوا تب مین ... پایا تو اثنائے راہ مین دیکھا کہ تونے خباز کی دوکان سے دو گردہ نان کا سرقہ کیا بعد اُسکے انار فروش کی دوکان سے دو انار کا سرقہ کیا یہ فعل تعجب خیز عمل حیرت انگیز ... باعث تحیر زید موجب تعجب شدید ہے اُسنے کہا کہ پہلے آپ اپنا نام و نشان ... بتایئے حضرت نے فرمایا کہ مین ایک بندگان ... امت محمد مصطفےٰ صلعم سے ہون اُسنے کہا آپ کون ہین اور کیا نام ہے حضرت نے فرمایا کہ مین اہل بیت رسول فرزندان بتول سے ہون اُسنے کہا کہ آپ کا مکان و مسکن اور مقام و موطن کہان ہے حضرت نے فرمایا کہ مدینۂ رسول مقبول اُسنے کہا کہ پھر شرافت اصل و نجابت نسل سے کیا حاصل ہے جبکہ آپ علوم آبائی ... جاہل اور مسائل شریعت پناہی سے غافل ہین حضرت نے فرمایا کہ کس چیز سے جاہل ہون اُسنے کہا کہ اپنے آپ ... ... حمید سے عارف ... اُسکے آیات و احکام سے واقف نہین حضرت نے فرمایا وہ کیا ہے اُسنے کہا کہ دیکھو حق تعالیٰ فرماتا ہے من جاء الحسنة فله عشر امثالها ومن جاء بالسيئة فلا يجزى الا مثلها یعنے جو شخص ایک کار ثواب کریگا اُسکو دہ چند ثواب ہوگا اور جو شخص ایک گناہ کریگا اُسکو ایک عذاب ہوگا جب مین نے دو گردہ نان اور دو انار کی چوری کی تو چار سیئات ہوئے اور جب مین نے راہ خدا مین سب کو تصدق کیا تو چالیس حسنات ہوئے ... ہر گاہ

چار سیئات اسمین محو ہوگئے تو چھتیس ۳۶ حسنات باقی رہے حضرت نے فرمایا تکلفات اماءت تو بالکل کلام الٰہی سے جاہل اور علم ر سالت پناہی سے غافل ہے تو نے نہین سنا کہ حق تعالے فرماتا ہی انما یتقبل اللہ من المتقین یعنے حق تعالی وہی عمل مقبول فرماتا ہی جو تقوے و پرہیزگاری ایمانداری و دیانت داری نیک کرداری و نیکو کاری کے ساتھ ہو نہ یہ کہ مال مغصوبہ و مسروقہ متاع مخطورہ و نا مشروعہ کو صرف راہ جناب باری بذل امور دینداری کرے کہ ایسا فعل بنا ے فاسد علی الفاسد ہو قبول درگاہ جناب احدیت مقبول نظر حضرت صمدیت نہین ہو سکتا چنانچہ جب تو نے چار چیزونکا سرقہ کیا تو چار سیئات ہوے اور جب چارون کو بلا اجازت مالک کے شخص غیر کو دیدیا تو آٹھ سیئات ہوے اس صورت مین تو نے کسی امر صواب قابل اجر و ثواب کو اکتساب نہ کیا پس تو نے امور حسنات کا عبث حساب کیا وہ شخص اپنے کردار سے نادم و خجل اپنی گفتار سے شرمسار و منفعل ہوا

(۱۱۵) یا اباذر لا یکون الرجل من المتقین حتے یحاسب نفسہ اشد من محاسبۃ الشریک شریکہ فیعلم من این مطعمہ و من این مشربہ و من این ملبسہ و من این مکسبہ و من حلال ذالک ام من حرام۔ ای ابوذر متقی و پرہیزگار وہی شخص ہے کہ اپنے نفس امارہ کے ساتھ محاسبہ شدید مواخذہ مزید اس سے زیادہ کرے جو ایک شریک دوسرے شریک کے ساتھ معاملات و تجارات مین کرتا ہی چنانچہ تمامی ملبوسات و مکسوبات اور جملہ مشروبات و ماکولات مین محاسبہ کرے کہ کہان سے حاصل کیا کہان صرف کیا مداخل و مخارج اسکا حلال ہی یا حرام ہی کیونکہ حدیث مین وارد ہی کہ فی حلالھا حساب و فی حرامھا عقاب۔

(۱۱۶) یا اباذر من لم یبال من این اکتسب المال لم یبال اللہ عزّ

وجل من این ادخله النار۔

اے ابوذر جو شخص پرواہ نہین کرتا کہ اکتساب مال کہان سے کرتا ہے یعنے حلال سے یا حرام سے تو حق تعالی بھی کچھ پرواہ نہین کرتا ہے کہ درکات جہنم مین کس مقام پر داخل کریگا۔

(۱۱۷) یا اباذر من سرہ ان یکون اکرم الناس فلیتق اللہ عز وجل۔

اے ابوذر جس شخص کو یہ مطلوب ہو کہ گرامی ترین بنی آدم افضل ترین مردم ہو تو تقوی پرہیزگاری نیکوکاری و خوش کرداری حاصل کرے۔

(۱۱۸) یا اباذر ان احبکم الی اللہ جل ثناؤہ واکثرکم ذکرا للہ واکرمکم عند اللہ اتقاکم له وانجاکم من عذاب اللہ اشدکم خوفا له۔

اے ابوذر خدا کے نزدیک محبوب ترین مردم وہ ہے جو ذاکر خدا ہے اور گرامی ترین عالم وہ ہے جو صاحب ورع و تقوی ہے اور ناجی عذاب الہی سے وہ ہے جو صاحب خوف خدا ہے

(۱۱۹) یا اباذر ان المتقین الذین یتقون اللہ عز وجل من الشیء الذی لا یتقی منه خوفا من الدخول فی الشبهة۔

اے ابوذر اصحاب تقوی شعار اور ارباب پرہیزگار وہ لوگ ہین جو امور مشکوک فیہات بھی احتراز مستحسن اور امور مشتبہ مین بھی اجتناب لازم جانتے ہین۔

(۱۲۰) یا اباذر من اطاع اللہ عز وجل فقد ذکر اللہ وان قلت صلوته وصیامه وتلاوته للقرآن۔

(۱۲۱) یا اباذر اصل الدین الورع وراسه الطاعة۔

اے ابوذر جس شخص نے اداے فرائض واجبات اور ترک محرمات و منہیات مین اطاعت احکام حضرت خالق کائنات کی وہی شخص ذاکر خداوند جلیل مستوجب اجر جزیل مستحق ثواب جمیل ہے اگرچہ صوم و صلوۃ و تلاوت قرآن اسکا قلیل ہو کیونکہ اصل دین مبین اساس شرع متین احتراز محرمات اور اداے واجبات اور بجا آوری طاعات

خالق کائنات ہے۔

(١٢٢) یا اباذر کن ورعاً تکن اعبد الناس وخیر دینکم الورع۔

اے ابوذر محرمات وممنوعات سے ورع وپرہیزگاری اختیار کرتا کہ عبادت گذاروں سے
افضل تر اور طاعت گذاروں سے اکمل تر ہو کیونکہ ورع وپرہیزگاری ارتکاب
ومخالفت الٰہی سے بیزاری کرنا بہترین امور دینداری ہے۔

(١٢٣) یا اباذر فضل العلم خیر من فضل العبادۃ واعلم انکم لو صلیتم حتی
تکونوا کالحنایا وصمتم حتی تکونوا کالاوتار ما ینفعکم الا الورع۔

اے ابوذر فضل وشرف علم شریعت کا فضل وشرف عبادت سے زیادہ تر ہے پس یقین جانو کہ
اگر تم لوگ اسقدر نمازیں ادا کرو کہ مثل کمان کے خم ہو جاؤ اور اسقدر روزہ رکھو کہ
زہ کمان کے باریکتر ونازک تر ہو تب بھی یہ عبادت گذاری وشب بیداری بدون
ورع وپرہیزگاری کے بیکار ہے۔

(١٢٤) یا اباذر ان اہل الورع والزہد فی الدنیا ہم اولیاء اللہ حقاً۔

اے ابوذر جو لوگ ورع وپرہیزگاری اور ترک دنیاداری کرتے ہیں وہی لوگ
اولیاء اللہ مطلق اور اصفیاء اللہ برحق ہیں۔

(١٢٥) یا اباذر من لم یات یوم القیامۃ بثلاث فقد خسر قلت وما الثلاث
فداک ابی وامی قال ورع یحجزہ عما حرم اللہ عز وجل علیہ وحلم یرد بہ
جہل السفیہ وخلق یداری بہ الناس۔

اے ابوذر جس شخص میں تین خصلتیں نہ ہونگی وہ رحمت الٰہی سے خاسر اور مغفرت عقبیٰ سے
قاصر ہوگا ابوذر نے عرض کیا کہ ماں باپ فدا ہوں میرے وہ تین خصلتیں کیا ہیں
حضرت نے فرمایا اولاً ورع وپرہیزگاری اختیار کرے تا کہ مناہی ومحرمات جناب
باری سے محفوظ رہے ثانیاً علم دین حاصل کرے جس سے غوایت ارباب جہالت اور

وقاحت اصحاب سفاہت کو مندفع کرے تا لثا خلق کریم اختیار کرے کہ بسبب اُسکے برادران مومن کی خاطر داری و مدارات اور خستہ دلون کی دلجوئی و مواسات کرے۔

(۱۲۶) یا اباذر ان سرك ان تکون اقوی الناس فتوکل علے اللہ وان سرك ان تکون اکرم الناس فاتق اللہ وان سرك ان تکون اغنے الناس فکن بما فی ید اللہ عزوجل اوثق منك بمافی یدیك

اے ابوذر اگر تیری خوشی ہے کہ تو قوی ترین مردم ہو تو لازم ہے کہ توکل بخدائے عزوجل اور تمامی امور کو رضائے الٰہی پر مفوض اور محول کر اور اگر تیری خوشی ہے کہ تو گرامی ترین عالم ہو تو تقوی اور پرہیزگاری اختیار کر اور اگر تیری خوشی ہے کہ تو تمام خلائق سے مستغنی و بے نیاز ہو تو اپنے مال و دولت سے قطع نظر کر اور جو کچھ خالق بے نیاز کے دست قدرت مین اور خدائے کارساز کے خزینہ مشیت مین ہے اُسی پر وثوق تام اور اعتماد تمام کر۔

(۱۲۷) یا اباذر لو ان الناس کلھم اخذ وبھذہ الآیۃ لکفیتہم ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لایحتسب ومن یتوکل علے اللہ فھو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیٔ قدرا۔

اے ابوذر تمامی عالمیان اگر اس آیۂ کریمہ کو ذریعۂ ایمان اور وسیلۂ ایقان گردانین تو انصرام تمامی امور و مہام کے واسطے کافی اور ازالۂ مشکلات عظام کے واسطے وافی ہو اور آیۂ شریفہ یہ ہے ومن یتق اللہ الیٰ آخرہ یعنے جو شخص خوف جناب باری اور تقوی و پرہیزگاری کرتا ہے تو خالق آفریدگار ہر امر دشوار کا چارۂ کار عنایت کرتا ہے اور اُسکو اپنے خزانۂ غیب سے رزق مرحمت کرتا ہے کہ جسکا اُسکو وہم و گمان اور خیال اُسکا ہی نہین ہوتا ہے اور جو شخص جناب باری پر وثوق و توکل اُسکی مشیت سے توسل کرتا ہے تو حق سبحانہ تعالیٰ اُسکے مہمات کی کفایت اور اُسکے مشکلات مین اعانت کرتا

بیان توکل و قناعت

بتحقیق کہ پروردگار اپنے ارادہ و مشیت کو بوجہ کامل نافذ اور اوامر بالغہ کو حسب مشیت
صادر فرماتا ہی اور حق سبحانہ تعالیٰ نے واسطے ہر شئی کے ایک مقدار معین مقرر اور مشیت
امور حسب حکمت و مصلحت مقدر فرمائی ہی۔

روایت

منقول ہی کہ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ مین نے بارہ کلمات عبرانی صحف ربانی
کتب آسمانی سے زبان عربی مین انتخاب کیے ہین اور ہر روز تین مرتبہ انپر نظر کرتا ہون
الکلمۃ الاولیٰ یا ابن آدم لا تخافن ذا السلطان ما دام سلطانی
باقیا و سلطانی باقی ابداً یعنی ای فرزند آدم تو کسی بادشاہ با وقار صاحب حکومت
و اقتدار سے خوف نہ کر جبتک کہ ہماری بادشاہی باقی ہی اور ہماری بادشاہی ہمیشہ
باقی ہی الکلمۃ الثانیۃ یا ابن آدم لا تخافن فوت الرزق ما دام خزائنی
مملوۃ و خزائنی مملوۃ ابداً یعنی ای فرزند آدم تو فوت رزق سے خائف و ترسان
نہو جبتک کہ ہمارا خزانہ قدرت معمور ہی اور ہمارا خزانہ قدرت ہمیشہ معمور رہیگا الکلمۃ
الثالثۃ یا ابن آدم انا وحقی علیک محب علیک کن بی علیک محباً
ای فرزند آدم قسم اپنے حقوق کی جو تجھپر مین لازم ہین تیرے دوست مہربان ہین پس تجھکو
قسم ہی ہمارے حق کی کہ تو بھی اپنے نفس سے دوستی و مہربانی کر یعنی اسکو مورد عقوبت
قہاری مستوجب عذاب جباری نہ کر الکلمۃ الرابعۃ یا ابن آدم لا تانس
باحد غیری ما وجدتنی و متی اردتنی تجدنی یا دا قریبا ای فرزند
آدم سوائے ہمارے کسی سے موانست نہ کر جبتک کہ تو ہمکو موجود پاتا اور جب ہمکو چاہیگا
ہمکو قریب و موجود پاویگا الکلمۃ الخامسۃ یا ابن آدم خلقت الاشیاء کلہا
لاجلک و خلقتک لعبادتی فلا تشتغل بما خلقتک لاجلہ لما خلقتہ
لاجلک ای فرزند آدم ہمنے تمام عالم کو تیرے واسطے پیدا کیا اور تجھکو اپنی عبادت

روایت دوازدہ کلمات عبرانی

کیونکہ ہم نے پیدا کیا ہیں تو ہماری عبادت کو اُس چیز کے واسطے ضائع نہ کرنا جو ہمنے تیرے واسطے بنائی ہیں کیونکہ وہ خودہی تیرے کام میں آوینگی الکلمۃ السادسۃ

یا ابن آدم خلقتک من تراب واعطی مخلقات فکیف اعطی برغیف اسود الیاک ای فرزند آدم ہمنے ایک مشت خاک سے تیری خلقت کی اور ہم سست نہیں ہوئی پس کیا ایک گردہ نان تجھ تک پہونچانے مین زحمت ہوگی

الکلمۃ السابعۃ یا ابن آدم انت تغضب علی من اجل نفسک ولا تغضب من اجلی علی نفسک ای فرزند آدم تو اپنے نفس کے واسطے ہم پر غضبناک ہوا اور ہمارے واسطے اپنے نفس پر غضبناک نہیں ہوتا الکلمۃ الثامنۃ

یا ابن آدم کل یرید لک لنفسہ وانا ارید لک لنفسک ای فرزند آدم ہر شخص تجھکو اپنے فائدہ کے واسطے بلاتا ہی اور ہم تجھکو تیرے فائدہ کے واسطے بلاتے ہیں

الکلمۃ التاسعۃ یا ابن آدم لی علیک فریضۃ ولک علی رزق فان خالفتنی فی ما علیک لم اخالفک فیما علی لک ای فرزند آدم ہمارے فرائض تجھ پر واجب ہیں اور تیری روزی ہم پر واجب ہی پس اگر تو ہمارے فرائض میں خلاف کریگا تو ہم تیرے فرائض میں تخلف نہ کرینگے الکلمۃ العاشرۃ

یا ابن آدم کما لا اطالبک بعمل غد فلا تطالبنی برزق غد ای فرزند آدم جسطرح سے ہم تجھ سے دوسرے روز کی عبادت نہیں طلب کرتے ہیں اُسیطرح سے تو بھی ہم سے دوسرے دن کا رزق طلب کر الکلمۃ الحادی عشر

یا ابن آدم ان رضیت بما قسمت لک ارحت قلبک وبدنک وانت محمود وان لم ترض بہ سلطت علیک الدنیا حتی ترکض رکض الوحش فی البریۃ ولم تنال الا ما قدرت لک وانت مذموم ای فرزند آدم ہمنے جسقدر قسمت مین لکھا ہی اگر اُسپر تو خوشی سے قناعت کریگا تو تیرے

بدن کو راحت دلکو فرحت اور دین و دنیا مین تیری محمدت ہوگی ورنہ ہوا و ہوس دنیا کو تجھپر مستولی کرونگا جس سے تو مثل وحشیان صحرا کے صحرا صحرا پھریگا لیکن مقسوم سے زیادہ نہ پاوئگا اور دین و دنیا مین تیری مذمت ہوگی ؎

گر زمین را بآسمان دوزی	ندہندت زیادہ از روزی

الکلمۃ الثانی عشر یا ابن آدم اذا قمت بین یدی فقم کما تقوم السید الذلیل بین یدی الملک الجلیل وکن کانک ترانی وان لم ترانی فانی اراک ای ابن آدم جسوقت حاضر بارگاہ ربانی ایستادہ پیشگاہ یزدانی ہونا تو مثل غلام حقیر و ذلیل کے حضور بادشاہ جلیل کے ایستادہ ہونا اور یہ تصور کرنا کہ گویا مشاہدۂ انوار عالم لاہوت مطالعۂ آثار عالم جبروت کرتا ہی ہرچند تو ہمکو بالمشافہ نہین دیکھتا ہی لیکن ہم تجھکو بالمشافہ دیکھتے ہین۔

(۱۲۸) یا اباذر یقول اللہ عز وجل ثناوہ وعزتی وجلالی لا یوثر عبدی ہوای علی ہواہ الا جعلت غناہ فی نفسہ وھمومہ فی آخرتہ وضمنت السموات والارض رزقہ وکففت علیہ ضیعتہ وکنت لہ من وراء تجارۃ کل تاجر۔

ای ابوذر حضرت عز وجل جل ثناوہ فرماتا ہی کہ قسم ہی مجھکو اپنے عز و جلال کی کہ جو شخص ہماری رضا کو اپنی رضا پر مقدم اور ہمارے حکم کو اپنے نفس امارہ پر متحتم کرتا ہی تو اسکے نفس نفیس کو خلائق سے مستغنی و بے نیاز اور اہتمام امور اخروی اور توجہ امور عقبا وہی سے اسکو سرفراز کرتا ہون آسمان و زمین کو اسکے رزق کا ضامن و کفیل اور اسکے مہام عظام انجاح مرام مین خود اعانت جمیل کرتا ہون اور چونکہ سرتجارت باطل ہر منفعت بیحاصل کو میرے واسطے ترک کرتا ہی تو اسکی منفعت دنیا و آخرت کا مین خود متکفل ہوتا ہون۔

(۱۲۹) یا اباذر لو ان ابن آدم فر من رزقه کما یفر من الموت لادرکه رزقه کما یدرکه الموت۔

ای ابوذر اگر فرزند آدم اپنے رزق سے فرار کرے جسطرح سے اپنی موت سے فرار کرتا ہے تو اُسیطرح سے روزی اُسکو تلاش کریگی جسطرح سے موت اُسکو تلاش کر لیتی ہے۔

(۱۳۰) یا اباذر الا اعلمک کلمات ینفعک اللہ عز وجل بھن قلت بلی یا رسول اللہ

ای ابوذر آگاہ ہو کہ ہم تجھکو ایسے کلمات تعلیم کریں کہ بسبب اُسکے خداوند عز وجل تجھکو نفع اکمل اور فوائد اجزل عنایت فرماوے ابوذر نے عرض کیا کہ تعلیم فرمائیے یا رسول اللہ

(۱۳۱) قال احفظ اللہ تجدہ امامک و تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ واذا سالت فاسئل اللہ عز وجل واذا استعنت فاستعن باللہ فقد جری القلم بما ھو کائن الی یوم القیامۃ فلو ان الخلق کلھم جھدوا ان ینفعوک بشیء لم یکتب اللہ ما قدروا علیہ ولو جھدوا ان یضروک بشیء لم یکتب اللہ علیک ما قدروا علیہ فان استطعت ان تعمل للہ عز وجل بالرضاء والیقین فافعل وان لم تستطع فان فی الصبر علی ما تکرہ خیرا کثیرا و ان النصر مع الصبر والفرج مع الکرب وان مع العسر یسرا۔

حضرت نے فرمایا کہ اگر تو یاد خدا کو خاطر مین محفوظ اور محبت خدا کو دل مین ملحوظ رکھیگا تو ہر وقت اُسکو موجود اپنے سامنے حاضر و مشہود پاویگا اور اگر حالت آرام و راحت اور اوقات آسائش و نعمت مین تو جناب احدیت سے محبت و آشنائی کریگا تو جناب احدیت بھی رنج و مصیبت مین تجھسے موانست و شناسائی کریگا اور اگر تجھکو کسی حاجت مین سوال کرنا ضرور ہو تو درگاہ خدا مین سوال کر کہ وہ قاضی الحاجات اور مجیب الدعوات ہے اور اگر تجھکو کسی امر مین نصرت و یاری

درکار ہو تو جناب باری سے خواستگاری کرکہ وہ یاور بیکسیان ناصر بیچارگان غمخوار شکستہ دلان دستگیر درماندگان ہی اور یاد رکھ کہ تمامی وقایع عالم و عالمیان اور سوانح کون و مکان جو روز ازل سے ابد تک شدنی ہین وہ سب کلک مشیت سے سطور لوح محفوظ مین مزبور ہین پس اگر تمام اہل زمین چاہین کہ خلاف مشیت ربانی کوئی منفعت پہونچاوین تو کچھ اختیار نہین یا خلاف مقدرات یزدانی کوئی مضرت پہونچاوین تو کچھ اقتدار نہین پس جب یہ حال ہی تو چاہیے کہ طاعت و عبادت کر خاص جناب سرمدیت کے واسطے بخضوع و اخلاص اور ذکر اور رضاے کردگار کو اپنے دلنشین اور قضا و قدر رب العزت کو دل سے یقین کر اور اگر تجھے کچھ مصیبت پہونچے تو صبر کر اسواسطے کہ شکیبائی و مصابرت مین جناب احدیت نے نہایت منفعت اور کمال سعادت و برکت بخشی ہی کیونکہ حق تعالی نے صبر مین فیروزی و نصرت اور بعد ہر کربت و مصیبت کے فرحت و راحت اور بعد ہر مشکل و مصیبت کے عیش و عشرت اور بعد ہر تنگی و کلفت کے وسعت و فراغت مقرر کی ہی۔

نکتہ بدیعہ

لائق توضیح کلام تشریح مرام یہ ہی کہ اگر رنج و عنا کرب و بلا باعث تقرب خدا و ترقی درجات عقبا باعث ارتضا و اصطفا نہ ہوتا تو انبیا و اوصیا و اصفیا و اولیا کو کوئی ایذا و مصیبت کوئی تکلیف و زحمت نہوتی حالانکہ تمامی برگزیدگان جناب احدیت و مقربان حضرت سرمدیت مبتلاے صنوف رنج و مصیبت گرفتار الوف محنت و کربت رہی پس قیاس مدارج صابرین و مراتب شاکرین انکے صبر و وفا اور انکے رنج و بلا سے ہو سکتا ہی چنانچہ جس مزدور کی محنت و ریاضت اور حسن خدمت و اطاعت زائد ہوگی اسیقدر اجرت اسکی متزائد ہوگی قال اللہ تعالی انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب یعنے واسطے صابرین کے اجر بیحساب ایفا کیا جائیگا

اور عیاشی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ جسوقت میزان عدل منصوب ہوگی اور بندگان الٰہی محشور اور نامۂ اعمال منشور ہونگے تو ارباب صبر و رضا اصحاب رنج و بلا کے واسطے نہ حساب ہوگا نہ نشر کتاب ہوگا بلکہ بے حساب اُنکو اجر و ثواب ملیگا اور بعد اُسکے حضرت نے آیۂ وافی ہدایۂ مذکور تلاوت فرمائی اب لائق لحاظ یہ ہی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اسقدر صبر و وفاداری جانفشانی و جان نثاری تسلیم و رضائے جناب باری طاعت گذاری و فرمانبرداری جناب کردگاری اختیار کی جو ابتدائے خلقت حضرت آدم سے تا ایندم کسی نے اختیار نہین کی اور چونکہ حق تعالیٰ صادق الوعد موفی العہد ہی تو حضرت امام حسین علیہ السلام نے اسقدر اجر بیحساب اور تقرب جناب رب الارباب اور درجۂ عالیہ ثواب پایا کہ کبھی کسی نے نہ پایا نہ پاویگا فافہم و استقم هذا ما سنح لی بالبال واللہ یعلم حقیقۃ الحال۔

(۱۳۲) یا اباذر استغن بغنی اللہ یغنیک اللہ قلت ما هو یا رسول اللہ قال غداء یوم و عشاء لیلۃ فمن قنع بما رزقہ اللہ یا اباذر فہو اغنی الناس۔

اے ابوذر جو کہ خدا تیرا غنی و بے نیاز اور کریم و کارساز و رحیم و بندہ نواز ہی تو تو بھی اُسی کے بھروسہ پر تمام خلائق سے استغنا و بے نیازی اختیار کر تا کہ خداوند کریم تجھکو مستغنی کرے ابوذر نے عرض کیا کہ کسطرح سے استغنا اختیار کرون یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ جسقدر وظیفہ روزینہ از قسم شبینہ جناب احدیت عنایت کرے اُسی پر قناعت کر کیونکہ جو شخص عطیہ شبانروزی پر قناعت اور صبر و شکر کے ساتھ کفایت کرتا ہی وہی شخص غنی ترین عالم اور بے نیاز ترین بنی آدم ہی۔

(۱۳۳) یا اباذر ان اللہ عز و جل یقول انی لست کلام الحکیم اتقبل

ولکن ہمہ وھواہ فان کان ھمہ وھواہ فیما احب وارضی جعلت صمتہ حمدا لی وو قارًا وان لم یتکلم۔

ای ابوذر پروردگار عزوجل ارشاد فرماتا ہی کہ اگر کوئی حکیم کلماتِ حکمت آگین و فقراتِ موعظت آئین زبان سے بیان کرے تو مین اُسکو قبول نہین کرتا لیکن اُسکی ہمت اور نیت پر نظر کرتا ہون پس اگر ارادۂ دلی اور مقصود قلبی اُسکا وہی ہو جو ہمکو مطلوب اور ہمارے نزدیک محبوب و مرغوب ہو تو ہم اُسکے سکوت و صموت کو بھی حمد و عبادت مین شمار کرینگے اور اُسکی خاموشی کو عزو وقار قرار دینگے۔

خدا کی نگاہ دل پر ہے

(۱۳۴) یا اباذر ان اللہ تبارک وتعالی لاینظر الی صورکم ولا الی اجسادکم واموالکم ولاکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم۔

ای ابوذر خداوند ذوالجلال تمھارے صور و اشکال اور اجسام و اموال پر نظر نہین کرتا ہی لیکن تمھارے حسن قلوب و اعمال اور حسن نیات و افعال پر نظر کرتا ہی۔

(۱۳۵) یا اباذر التقوی ھٰھنا التقوی ھٰھنا واشار الی صدرہ۔

مقام تقوی سینہ ہے

یعنے حضرت نے دست مقدس سے جانب سینۂ اقدس اشارہ فرماکر ارشاد فرمایا کہ ای ابوذر مقام تقوی و پرہیزگاری دل پر ضیا اور محل تقدس و نیک کرداری سینہ باصفا ہی یعنے بدون نیت صافی کے اعمال و طاعات لاطائل اور بدون ارادۂ قلبی کے افعال و عبادات بیحاصل ہی۔

(۱۳۶) یا اباذر اربع لا یصیبن الا مؤمن الصمت وھو اول العبادۃ والتواضع للہ سبحانہ وذکر اللہ تعالی علی کل حال وقلۃ الشیٔ یعنے قلۃ المال

ای ابوذر چار خصلت کریمہ صفات عظیمہ سوائے مؤمن کے کسی کو حاصل نہین ہوتی ہین (۱) خاموشی کہ یہ اوّل عبادت ہائے کردگار ہی (۲) تواضع و فروتنی روبروے خدا و خلق خدا جو موجب رضاے پروردگار ہی (۳) ہر حال مین ذکر آفریدگار کہ باعث تقر

خداوندگار رہے (۴) قلت مال و دولت جو زخارف دنیا ہے ناپائدار اور دام فریب
نفس غدار ہے۔

(۱۳۷) یا ابا ذر ھم بالحسنۃ وان لم تعملھا لکیلا تکتب من الغافلین۔

در نیت عمل

ای ابوذر قبل ادائے حسنات و بجا آوری طاعات و عبادت کے بھی اپنے ارادہ و نیت کو
نجات اکتساب حسنات مصروف اور اپنی نیت کو جانب عبادات و طاعات معطوف
رکھنا تاکہ زمرہ غافلین میں تیرا شمار اور ثواب طاعات سے تو محروم و بے بہرہ نہ رہے

(۱۳۸) یا ابا ذر من ملک ما بین فخذیہ وما بین لحییہ دخل الجنۃ۔

در حفظ [illegible]

ای ابوذر جو شخص مالک و حاکم ہو اُس تصنیف خیر کا جو دونوں رانوں کے درمیان اور دونوں
انسان کے درمیان ہے یعنے سب کو اعضاے شہوانی اور فلتات لسانی پر اختیار حاصل ہو
وہ ضرور بہشت جنان میں داخل و روضہ رضوان تک واصل ہوگا۔

(۱۳۹) قلت یا رسول اللہ انا لنؤاخذ بما نطق السنتنا قال یا ابا ذر وھل
یکب الناس علی مناخرھم فی النار الا حصائد السنتھم انک لا تزال
سالما ما سکت فاذا تکلمت کتب لک او علیک۔

در حفظ زبان

ابوذر نے عرض کیا یا رسول اللہ جو سخن ہماری زبان سے جاری ہوگا سبکا مؤاخذہ
ہوگا حضرت نے فرمایا کہ کیا آتش جہنم میں منہ کے بل کوئی اور چیز گراوے گی بلکہ یہی زبان
انسان ہے کہ جس سے کلمات لغو و ہزلیات جاری ہوتے ہیں اور باعث عقاب قہار
و موجب نکال جاری ہوتے ہیں ای ابوذر جبوقت تک انسان ساکت و صامت ہے
ہزاروں آفات سے سلامت ہے اور جبوقت کلام کیا تو نامہ عمل میں بسبب کلمہ خیر کے
ثواب تحریر ہوگا یا بسبب کلمہ شر کے عذاب تحریر ہوگا۔

(۱۴۰) یا ابا ذر ان الرجل لیتکلم بالکلمۃ فی المجلس لیضحکھم بھا فیھوی
فی جھنم ما بین السماء والارض۔

ای ابوذر اگر کوئی شخص کسی محفل میں کلمات لغو اس غرض سے کہے کہ بسبب اُسکے کوئی شخص اہل محفل سے خوشنود و شادمان ہوگا تو ایسے طبقۂ جہنم میں جاویگا جسکا فاصلہ زمین سے تا آسمان ہوگا۔

(۱۴۱) یا اباذر ویل لمن یحدث فیکذب لیضحک بہ القوم ویل لہ ویل لہ

ای ابوذر جس شخص کا دروغ آمیز کلام ہو اس غرض سے کہ کوئی گروہ مردم اُسسے خوشنود و شادکام ہو تو اُسکے واسطے عذاب جحیم اور عقاب الیم ہے۔

(۱۴۲) یا اباذر من صمت نجا فعلیک بالصدق لاتخرجن من فیک کذبۃ ابدا۔

ای ابوذر جو شخص کہ ساکت ہے وہ ناجی و رستگار ہے پس تجھکو راست گوئی و صدق زبانی لازم و سزاوار ہے لہذا کبھی کلمات دروغ ولاطائل فقرات زور و باطل یاں دہان سے نہ نکالنا

ہدایت

واضح ہو کہ لوازم صدق بازی و راست گفتاری یہ ہے کہ نیکو کاری اور خوش کرداری اختیار کرے اور بد اطواری اور بدکرداری سے اجتناب کرے کیونکہ جب کہتا ہے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین تو شیطان کی طاعت گذاری اور نفس امارہ کی خدمتگاری اور اہل جور کی فرمانبرداری اور خلائق سے نصرت و یاری کی خواستگاری کیا ہے اور جب بہشت و دوزخ کا یقین اور رضا و غضب الٰہی ذہن نشین ہے تو ثواب بہشت کا خواہان اور عذاب دوزخ سے ترسان کیوں نہیں ہوتا اور جبکہ قدرت و اقتدار خالق آفریدگار کا اقرار ہے تو اُسکی اطاعت و توسل اور اُسکی رضا و توکل سے کیوں فرار ہے

(۱۴۳) قلت یا رسول اللہ فما توبۃ الرجل الذی یکذب متعمداً فقال الاستغفار وصلوۃ الخمس تغسل ذلک۔

ابوذر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جو شخص دیدہ و دانستہ جھوٹ بولا ہو وہ توبہ و انابت

کسطرح کرے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ درگاہ کردگار مین بشرائط و آداب استغفار کرنا اور بخضوع و خشوع نماز پنجگانہ ادا کرنا باعث طہارت و نظافت نفسانی اور موجب غفران خطا و معصیت روحانی ہی۔

ارکان استغفار

ہدایت ور وایت

منقول ہی کہ خدمت حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام مین ایک شخص کلمہ استغفر اللہ زبان پر لایا حضرت نے فرمایا کہ تو حقیقت استغفار سے آگاہ و خبردار رہی جان تو کہ استغفار درجہ علیین و مرتبہ عالیہ مقربین ہی اسکے چھ ارکان ہین اوّل یہ کہ ما فات پر پشیمان و نادم ہو دوم یہ کہ اسکے اجتناب و احتراز کا عازم ہو سوم یہ کہ حق مخلوقات مسترد کرے تاکہ کوئی مطالبہ و مواخذہ اسپر روز قیامت باقی نہ رہے چہارم جو واجبات الٰہی و فرائض سبب اسکے بناہی فوت ہوگئے ہون انکو ادا کرے پنجم جو گوشت کہ مال حرام سے روئیدہ ہوا ہو اسکو سوز و گداز او مشقت روزہ و نماز سے کاہیدہ کرے ششم جسقدر جسم و جان کو معصیت سے راحت پہونچائی ہی اسیقدر مشقت طاعت و عبادت سے زحمت و کلفت پہونچاوے۔

(۱۴۴) یا اباذر ایاک والغیبۃ فان الغیبۃ اشد من الزنا قلت یا رسول اللہ و لم ذلک بابی انت و امی قال ان الرجل لیزنی فیتوب اللہ علیہ والغیبۃ لا تغفر حتی یغفرھا صاحبھا۔

برائی غیبت

اے ابوذر کسی مؤمن کی غیبت و بدگوئی زنہار نہ کرنا اسواسطے کہ غیبت کرنا زنا کاری سے شدید تر اور مواخذہ اسکا زنا سے بیشتر ہی ابوذر نے عرض کیا کہ فدا ہون ماں باپ ہمارے آپ پر اسکی کیا وجہ ہی یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ زنا محض (یعنے جو زنا کہ محصنہ نہیں ہی) ایک گناہ باعث خود خدا ہی جو توبہ و استغفار اور عفو خالق غفار سے معفو و مغفور ہو سکتا ہی لیکن جس شخص کی غیبت کی ہی بدون مرضی اسکے عفو گناہ غیبت دشوار ہی فلہذا اس گناہ کے واسطے دو بخشش درکار ہے

ایک بخشش جناب غفار اور دوسرے جسکی غیبت سے گناہگار ہی۔

(۱۴۵) یا اباذر سباب المسلم فسوق وقتاله کفر واکل لحمه من معاصی الله وحرمة ماله کحرمة دمه۔

ای ابوذر سب دشتم کرنا یعنے بدزبانی و زشت کلامی و دشنام دہی کسی برادر مومن کی کرنا داخل فسق و فجور باعث نفور سو فور ہی اور کسی مسلم بیگناہ کا قتل ناحق کرنا داخل کفر و موجب عذاب نامحصور ہی حق تعالی فرماتا ہی ومن قتل مومنا متعمدا فجزاءه جهنم خالدا فیها یعنے جو شخص عمداً قتل مومن بیگناہ کریگا وہ ہمیشہ عذاب الہی از گرفتار مستوجب عقاب قہار مستحق دار البوار ہوگا اور کبھی اس عذاب الیم عقوبت نار جحیم سے رستگار نہوگا پھر حضرت نے فرمایا کہ گوشت برادر مسلمان کھانا معصیت جناب باری مخالفت رضاے کردگاری ہی یعنے غیبت کرنا اور پس پشت برادر مومن کی بدگوئی کرنا گوشت زندہ بلکہ گوشت مردہ کھانا ہی حق تعالی فرماتا ہی اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتة فکرهتموه واتقوا الله ان الله تواب الرحیم یعنے ای گروہ مومنان کسی مومن کے حق مین گمان فاسد ظن کاسد کرنے سے اجتناب کرو اسواسطے کہ بعض ظنون مہمل و فضول لغو و مجہول باعث معصیت عظیم لائق عقوبت الیم ہین اور تفحص عیوب و تجسس قبایح برادر مومن نہ کرو کہ ہتاک پردہ داری و ناموس نیکوکاری ایک صفت لئیمہ خصلت ذمیمہ بداطوار ی ہی اور پھر فرمایا کہ زنہار کسی کی بدگوئی و غیبت نہ کرو کیا تمکو گوارا ہی کہ کوئی شخص اپنے برادر مردہ کا گوشت کھائے اور جبکہ گوشت مردہ کھانا تمکو مکروہ و ناگوار ہی تو غیبت و بدگوئی بھی گوشت مُردار ہی جس سے کراہت کرنا سزاوار ہی پس خوف خالق بے نیاز کرو اور ایسے اخلاق خبیثہ عادات خبیثہ سے احتراز کرو اور اگر سہواً و نادانستہ

ذمّ سب و بدگوئی و بدزبانی

کرونگے تو حق تعالیٰ تواب و رحیم غفار و کریم ہے۔ بعد اُسکے حضرت نے ارشاد فرمایا
کہ حرمت و منزلت مال مسلم حرمت و منزلت خون مسلم کے برابر ہے یعنے جسطرح سے
خون ناحق حرام ہے اُسیطرح سے مال ناحق حرام ہے جسطرح سے ایذائے جسمانی موجب
عذاب ہے اُسیطرح سے ایذائے مالی باعث عقاب ہے۔

(۱۴۶) قلت یا رسول اللہ وما الغیبۃ قال ذکرک اخاک بما یکرہ۔

(۱۴۷) قلت یا رسول اللہ فان کان فیہ ذاک الذی یذکر بہ قال اعلم
انک اذا ذکرتہ بما ھو فیہ فقد اغتبتہ۔ واذا ذکرتہ بما لیس فیہ فقد بھتہ۔

غیبت

ابو ذر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ غیبت کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ پس پشت برادر مومن
وہ کلمات کہنا جو اُسکو مکروہ و ناگوار ہوں ابو ذر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر
اُسمیں وہ عیب موجود ہو تو اُسکا کیا حکم ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو عیب اُسمیں ہے
اُسکا تذکرہ کرنا غیبت ہے اور جو اُسمیں نہیں ہے وہ بہتان و تہمت ہے اور اتہام و بہتان
مومنان موجب زوال ایمان باعث عذاب فراوان و نافرمانی حضرت ایزد منان ہے

(۱۴۸) یا ابا ذر من ذب عن اخیہ المسلم الغیبۃ کان حقا علی اللہ
ان یعتقہ من النار۔

(۱۴۹) یا ابا ذر من اغتیب عندہ اخوہ المسلم وھو یستطیع نصرہ فنصرہ
نصرہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ وان خذلہ وھو یستطیع نصرہ خذلہ اللہ
فی الدنیا والاخرۃ۔

دفع غیبت

ای ابو ذر اگر کوئی شخص کسی محفل سے تذکرہ غیبت اور کسی مجلس سے استماع غیبت کی
مدافعت کرے تو سزاوار ہے کہ حضرت کردگار اُسکو عقوبت نار سے آزاد کرے اور
جس شخص کے ساتھ غیبت کیجاتی ہو اور بسبب استطاعت اُسکی مدافعت مین نصرت
و مددگاری کرے تو حق تعالیٰ اُسکی نصرت و یاری کرتا ہے اور اگر باوصف قدرت

اُسکی غیبت مین اعانت اور اُسکی بدگوئی کی سماعت اور اُسکی توہین و مذلت گوارا کرے تو حق تعالیٰ بھی اُسکو دین و دنیا مین ذلیل وخوار ستوجب دارالبوار کرتا ہی۔

(۱۵۰) یا اباذر لایدخل الجنة قتات، قلت وما القتات قال النمام یا اباذر صاحب النمیمة لایستریح من عذاب اللہ عزوجل فی الاخرة

ای ابوذر قتات داخل جنت نہوگا ابوذر نے عرض کیا کہ قتات کون ہی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ قتات سخن چین ہی جو ایک دوسرے کا قول نقل کرتا ہی جماعت احباب مین تفرقہ اندازی اور مفسدہ پردازی پیدا کرتا ہی دوستی و یکرنگی مین عداوت و مفارقت اور قرابت داری و یگانگی مین دشمنی وخصومت ہویدا کرتا ہی پس بروز آخرت اُسکو عذاب الٰہی سے فرصت اور شدائد عقوبات سے اُسکو کبھی راحت نہوگی

(۱۵۱) یا اباذر من کان ذاوجہین ولسانین فی الدنیا فھو ذو لسانین فی النار۔

ای ابوذر جو شخص دنیا مین دو رو اور دو زبان ہی یعنے سامنے تو اظہار محبت جانی تعریف و ثنا خوانی کرتا ہی اور پس پشت اُسکی بدگوئی و بدزبانی کرتا ہی بروز قیامت اُسکے منہہ مین دو زبانہاے آتشین یا دو زبانۂ آتشین یا دو شعلۂ آتشین ہونگے۔

(۱۵۲) یا اباذر المجالس بالامانة وافشاء سر اخیک خیانة فاجتنب ذلک واجتنب مجلس العشیرة۔

ای ابوذر مجلس ایک امانت ہی اور افشاے راز برادر مومن خیانت ہی پس خیانت سے احتراز لازم ہی جسطرح خیانت مال سے اجتناب کرنا متحتم ہی چنانچہ بسا اوقات افشاے راز باعث آفات موفور حدوث فتنہ و شرور موجب خصومتہاے نامحصور ہوجاتا ہی اور مجالس عشیرہ ارباب بطالت و محافل اصحاب فضول و جہالت سے احتراز کریئے یہان چند دوست و آشنا بیگانہ و بیگانہ جمع ہوکر

ذکر و اذکار خرافات تذکرہ ہاے واہیات ولغویات کیا کرتے ہیں رزاہات کا ذکر قصص باطلہ حکایات بیکار اکاذیب بیشمار افسانہاے دروغ و داستانہاے بیفروغ بیان کرتے ہیں جس سے نہ حاصل دین ہے نہ حاصل دنیا ہے اور اکثر کلمات میں خرابی عقبا اور مخالفت رضاے خدا ہے۔

(۱۵۳) یا اباذر تعرض اعمال اهل الدنیا من الجمعة الی الجمعة فی یوم الاثنین والخمیس فیغفر لکل عبد مؤمن الا عبدا کانت بینه وبین اخیه شحناء فیقال اترکوا اعمال هذین حتی یصطلحا۔

بیان ترک ہجران مومنان

(۱۵۴) یا اباذر ایاک وهجران اخیک فان العمل لا یتقبل مع الهجران۔

(۱۵۵) یا اباذر انهاک عن الهجران وان کنت لا بد فاعلا فلا تهجره ثلثة ایام کملا فمن مات فیها مهاجرا لاخیه کانت النار اولی به۔

اے ابوذر اعمال اہل دنیاے ناپائدار ہر دوشنبہ وپنجشنبہ کو حاضر پیشگاہ حضرت غفار کیے جاتے ہیں پس جو لائق مغفرت ہیں وہ مغفور کیے جاتے ہیں لیکن اگر دو برادر مومن میں رنج وعداوت یا نزاع وخصومت ہوتی ہے تو انکے واسطے حکم ہوتا ہے کہ دونوں کے اعمال ملتوی کرو جبتک کہ باہم مصالحت اور رفع خصومت نہ کریں اے ابوذر برادر مومن کی مفارقت اور باہمی خصومت سے احتراز کر کہ بسبب جدائی برادر ایمانی کے کوئی عمل مقبول درگاہ ربانی نہیں ہوتا ہے اے ابوذر تجھکو مفارقت مومن سے سخت ممانعت کرتا ہوں اور اگر کسی وجہ سے اتفاق دوری نوبت مجبوری ہو جاوے تو تین دن کامل برادر مومن سے نفاق وشقاق یا دوری وافتراق نہ اختیار کرنا کیونکہ جو تین دن کامل مفارقت کرتا ہے وہ مستوجب عذاب آخرت ہوتا ہے۔

بیان امیران

(۱۵۶) یا اباذر من احب ان یتمثل له الرجال قیاما فلیتبوأ مقعده من النار۔

ای ابوذر جس شخص کی خواہش ہو کہ واسطے نمائش جاہ و احتشام اور اظہار شوکت و احترام اور ترفع انیہ و مقام کے چاکر و غلام ملازمان و خدام دست بستہ روبرو ایستادہ رہین فرمانبرداری و خدمتگزاری کے واسطے آمادہ رہین تو مقام اسکا نار جحیم اور محل عذاب الیم ہوگا۔

(۱۵۰) یا اباذر من مات وفی قلبه مثقال ذرة من کبر لم یجد رائحة الجنة الا ان یتوب قبل ذلک۔ — مذمت غرور

اے ابوذر جو شخص مرجاوے اور اسکے دل مین ایک ذرہ بھی کبر و خودستائی غرور و خودنمائی ہوگی تو بوے بہشت جنان اسکے مشام جان تک نہ پہونچے گی تاوقتیکہ قبل از مرگ اس شیمہ ذمیمہ صفت رذیلہ لئیمہ سے نادم و پشیمان توبہ و انابت سے متلافی نقصان ہو۔

(۱۵۱) فقال رجل یا رسول الله انی لیعجبنی الجمال حتی وددت ان علاقة سوطی و قبال نعلی حسن فهل یرهب علی ذلک قال کیف تجد قلبک قال اجده عارفا للحق مطمئنا الیه قال لیس ذلک بالکبر ولکن الکبر ان تترک الحق وتتجاوزه الی غیره وتنظر الی الناس فلا تری ان احدا عرضه کعرضک ولا دمه کدمک۔ — معنی غرور

یعنے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا حضرت مجھکو زینت و زیبائش محبوب ہے بلکہ بند نعلین اور علاقہ تازیانہ کی بھی آرائش مرغوب ہے پس کیا اسمین بھی شائبہ نخوت و رعونت ہے حضرت نے فرمایا کہ تیرے دل کا کیا حال ہے اسنے عرض کیا کہ میرا دل حق سے دانا و خبردار جانب حق کے اطمینان و قرار رہتا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہ کبر و نخوت نہین ہے کبر یہ ہے کہ راہ حق سے انحراف و عدول جادۂ صدق سے استنکاف و نکول کرے اور لوگونکو بنگاہ تحقیر دیکھے پس انکو اپنے سے ذلیل و حقیر اور ہر چیز مین بے وقعت و بے توقیر سمجھے نہ انکی عزت اپنی عزت کے برابر سمجھے نہ انکی جان اپنی جان کے برابر سمجھے ہر طرح سے اپنے تئین انسے افضل و اکمل ہر امر مین انسے اجمل و اجل سمجھے۔

روایت

ایک حدیث طولانی مین زہری سے روایت ہی کہ حضرت سید الساجدین امام ہمام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ ای زہری خیال کر کہ اہل ایمان تجھ سے سن مین بیشتر ہین یا کمتر ہین یا برابر ہین پس جو معمر ہین بسبب مرتبہ بجاے پدر ہین اور جو صغیر تر ہین وہ بجاے پسر ہین اور جو برابر ہین وہ برادر ہین پس ہر طرح سے نیکی و احسان کے لائق تر ہین اور اگر تجھکو داعیۂ افضلیت شائبہ اولویت پیدا ہو تو لحاظ کر کہ جو تجھ سے معمر ہین اُنکو شرف سبقت اسلام زیادہ تر حسنات اُنکے تجھ سے بیشتر ہین اور جو سن مین کمتر ہین اُنکے گناہ تجھ سے کمتر ہین اور جو سن مین تجھ سے برابر ہین وہ تجھ سے بدین وجہ افضلتر ہین کہ تو اپنے گناہون سے کما حقہ عارف ہی اور اُنکے گناہون سے ناواقف ہی پس تو اپنے تئین اُنسے کسیطرح اولی تر اور کسی صورت سے افضلتر قرار نہین دیسکتا ہی۔

(۱۵۹) یا اباذر اکثر من یدخل النار المستکبرون فقال رجل وھل ینجو من الکبر احد یا رسول اللہ قال نعم من لبس الصوف ورکب الحمار وحلب العنز وجالس المساکین۔

ای ابوذر اکثر مستحقان عذاب النار مستوجبان دار البوار صاحبان غرور و استکبار خود منش و نخوت شعار ہونگے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آخر کوئی شخص اس صفت خبیثہ خصلت خسیسہ سے نجات پا سکتا ہی حضرت نے فرمایا کہ ہان جس شخص کو پلاس پوشی اور مثل غربا لباس پوشی سے ننگ و عار نہو سواری استر مین بسبب تواضع انکسار نہو بکریون کے دوہنے مین بھی شرمسار نہو فقرا و مساکین کی ہم نشینی ناگوار نہو بلکہ ہر امر مین تواضع و انکسار ہر امر مین فروتنی و خاکساری اُسکا شعار ہو۔

(۱۶۰) یا اباذر من حمل بضاعته فقد بری من الکبر یعنے ما یشتریہ من السوق

(۱۶۱) یا اباذر من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ عز وجل الیہ یوم القیامہ۔

ای ابوذر جو شخص واسطے عیال پروری یا خانہ داری کے بازار سے اجناس خرید کر لاویگا وہ بہی مثابہ کبر سے بری رہیگا ای ابوذر جو شخص ناز و تبختر سے خرامان ہوگا اور گوشہ جامہ یا دامن لباس اسکا براہ خود نمائی و بے پرواہی کے زمین پر غلطان ہوگا روز قیامت جناب احدیت اسکو بنظر رحمت : دیکھے گا۔

ہدایت

ذم کبر و تجبر

قال اللہ تعالی ولا تمش فی الارض مرحا انک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا کل ذلک کان سیئۃ عند ربک مکروھا یعنے خالق آفریدگار فرماتا ہی کہ زنہار براہ افتخار و استکبار اور بطور تبختر و پندار کے رفتار نہ کر اسواسطے کہ نہ تیرے قدم اور پاشنہ کوبی سے زمین مین شگاف ہوجاویگا اور نہ تو اپنا سر بلند کرنے سے برابر کوہ قاف کے ہوجاویگا پس سرفرازی و گردن کشی بیکار ہی اور خودسری و خیرگی ناسزاوار ہی اور اسطرح کے خصائل لئام رزائل نافرجام منجملہ معاصی و آثام موجب ناراضی حضرت ملک العلام ہین اور ظاہر ہی کہ رفتار فخر و ناز خرام نخوت طراز شیوہ مستکبران طناز و طیرہ سرکشان غماز طریقہ خودسران عربدہ باز سجیہ ردیہ عیاران عشوہ پرداز ہی کہ جو ہر طرح سے لائق اجتناب و قابل احتراز ہی۔

مدح انکسار

(۱۶۲) یا اباذر من رقع ذیلہ وخصف نعلہ وعفر وجہہ فقد بری من الکبر
(۱۶۳) یا اباذر من کان لہ قمیصان فلیلبس احدھما والیلبس فی الاخر اخاہ۔

ای ابوذر جو شخص تواضع و فروتنی سے اپنے لباس کو کوتاہ و قصیر بناوے اور اپنے نعلین مین پیوند لگاوے اور جبہہ سائی درگاہ رب ودود سے پیشانی کو خاک آلود فرمائے تو وہ کبر و نخوت سے معرا اور غرور و رعونت سے مبرا ہی ای ابوذر اگر دو پیراہن ہوں تو جسطرح کا پیراہن اپنے واسطے مہیا کرے اسیطرح کا پیراہن برادر مومن کو عطا کرے۔

اہل نعمت اشرار امت ہین

(۴۶) یا اباذر سیکون الناس من امتی یولدون فی النعیم ویغذون به همتهم الوان الطعام والشراب ویمدحون بالقول اولئک شرار امتی۔

اے ابوذر تمهاری امت مین عنقریب ایسے لوگ ہونگے کہ جنکی ناز ونعمت مین پیدائش اور عیش وعشرت مین آسائش اور لذات دنیوی سے اُنکی پرورش ہوگی پس ہمتہاے خسیسہ اُنکی الوان لذات وشہوات مین مصروف اور طبیعت ہاے خبیثہ اُنکی ماکولات ومشروبات دنیویہ سے مالوف رہینگی شعر وسخن مین اُنکی تعریف اور اُنکے کلام وگفتار کی توصیف کیجاویگی پس یہ لوگ ہماری امت مین اشرار بدانجام بدترین انام ہونگے

حدیث لطیف شریف

عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ یاتی علی الناس زمان بطونهم الههم ونساؤهم قبلتهم ودنانیرهم دینهم وشرفهم متاعهم لا یبقی من الایمان الا اسمه ولا من القرآن الا درسه یعنے خازن کنوز اسرار الہی عارف حقائق بروز کماہی حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ عنقریب ایک ایسا زمان ضلالت بنیان آویگا کہ بجاے خداپرستی کے شکم پرستی اُنکا شعار اور نفس امارہ غدار اُنکا پروردگار ہوگا اُسیکی عبادت وفرمانبرداری اُسیکی اطاعت وخدمت گذاری کرینگے اور زنان خوبصورت وباحسن وجمال کو اپنا قبلہ آمانی وکعبہ آمال تصور کرکے روے خاطر کو انہین کی محراب محبت مین معطوف اور ہمت کو انہین کی اطاعت ومحبت مین مصروف رکھینگے صرف محبت درہم ودینار دولت دنیاے ناپائدار پر اُنکے دین وایمان کا دار ومدار ہوگا اور حصول زخارف دار فانی مال ومتاع امارت وحکمرانی اسباب وآلات عشرت وشادمانی پر اُنکے فخر وشرف کا انحصار ہوگا بجز نام کے دین وایمان اور بجز درس کے قرآن باقی نہ رہیگا صدق اللہ ورسولہ ص۔

(۱۶۵) یا ابا ذر من ترک لبس الجمال وھو یقدر علیه تواضعاً للہ لقد کساہ حلة الکرامة۔

ای ابوذر جو شخص با وصف استطاعت واسطے خوشنودی جناب احدیت اور رضاے حضرت صمدیت کے اپنے لباس مین ترک زیب و زینت کرے تو روز قیامت جناب رب العزت اُسکو حلہ کرامت و احترام اور خلعت سعادت و احتشام مرحمت کریگا۔

(۱۶۶) یا ابا ذر طوبی لمن تواضع للہ تعالی فی غیر منقصة واذل نفسه فی غیر مسکنة وانفق مالاً جمعه فی غیر معصیة ورحم اھل الذل والمسکنة وخالط اھل الفقه والحکمة۔

ای ابوذر خوشا حال اُس شخص کا کہ جو واسطے رضاے جناب باری کے تواضع وخاکساری ایسے حال مین کرے کہ اُسکے واسطے کچھ کمی یا منقصت نہین ہی اور فروتنی و انکسار ایسے حال مین کرے کہ اُسکو فقر و مسکنت نہین ہی اور صرف مال و دولت ایسے امور مین کرے جسمین کچھ معصیت نہین ہی اور ارباب مذلت و اصحاب مسکنت پر نظر لطف و مرحمت کرے اور فقہاے امت و حکماے شریعت کے ساتھ مجالست کرے۔

(۱۶۷) طوبی لمن صلحت سریرته وحسنت علانیته وعزل عن الناس شره

خوشا حال اُس شخص کا کہ سراپا احوال اُسکا زیور صدق و صلاح سے آراستہ اور ظواہر حال اُسکا زواہر فوز و فلاح سے پیراستہ ہو اُسکے شرور و مفاسد سے خلائق کو اطمینان اور اُسکی مضرت رسانی سے اہل عالم کو امان حاصل ہو۔

(۱۶۸) طوبی لمن عمل بعلمه وانفق الفضل من ماله وامسک الفضل من قوله

خوشا حال اُس شخص کا جو اپنے علم پر بحسب شریعت عمل کرے اور جو مال قدر ضرورت سے فاضل ہو اُسکو صرف راہ جناب احدیت کرے اور جو قول کہ ضرورت سے زائد ہو اُسمین بخل و خست کرے۔

(۱۶۹) یا ابا ذر البس الخشن من اللباس والصفیق من الثیاب کیلا یجد الفخر فیک مسلکا۔

اے ابو ذر لباسہاے درشت و جامہاے گندہ اختیار کر کہ خاطر میں تفاخر و تبختر کا خطرہ اور غرور و تکبر کا دل میں فتور نہ ہونے پاوے۔

(۱۷۰) یا ابا ذر یکون فی اخر الزمان قوم یلبسون الصوف فی صیفہم و شتائہم یرون ان لہم الفضل بذلک علی غیرہم اولئک یلعنہم ملئکۃ السموات والارض۔

اے ابو ذر آخر زمانہ غدار میں ایک فرقۂ اشرار ہویدا و آشکار ہوگا کہ ایام سرما و گرما میں پشمینہ پوشی انکا شعار ہوگا اپنے تئین افضل اہل عالم اشرف بنی آدم ہونے کا یقین کرینگے لیکن انپر انکے آسمان و زمین لعنت و نفرین کرینگے واضح ہو کہ ازبسکہ جناب رسالتمآب بوحی حضرت رب الارباب اسرار غیبیہ سے عالم و آثار آئندہ سے واقف تھے تو حضرت نے بدہ اعجاز و کرامت خبر دی ہی کہ ہماری امت میں ایسے لوگ ہونگے کہ جنکا پشمینہ پوشی شعار ہوگا اور نہ صرف اسی وجہت مورد لعن و ملام مستوجب عقاب خالق انام ہونگے بلکہ وہ شریعت قویمہ سے انحراف اور طریقۂ مستقیمہ سے استنکاف کرینگے عقائد میں کفر و الحاد اور صنوف عبادت میں بدعت و فساد ایجاد کرینگے عبادات شرعیہ کو متروک کرکے مخترعات سنیہ کی بنیاد کرینگے۔

(۱۷۱) یا ابا ذر الا اخبرک باہل الجنۃ قلت بلی یا رسول اللہ قال کل اشعث اغبر ذی طمرین لا یؤبہ بہ لو اقسم علی اللہ لابرہ۔

اے ابو ذر میں تمکو آگاہ و خبردار کروں کہ کون لوگ مستحق دار جنان لائق روضۂ رضوان ہیں ابو ذر نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ وہ لوگ لائق رحمت و غفران ہیں کہ جو لباس پارینہ و جامۂ کہنہ و دیرینہ ژولیدہ مو کاہیدہ رو پریشان حال

شکستہ بال بن جنپر کوئی نظر التفات نگاہ توجہات نہین کرتا حالانکہ وہ غربائے مونین فقرائے
اُن دین مبین ہیں چنانچہ اگر وہ جناب احدیت مین کسی حاجت کے واسطے بقسم ولجاجت یا الحاح
و منت عرض کرینگے تو دعا انکی ضرور مقبول بارگاہ رب العزت منظور درگاہ جناب صمدیت
ہوجاویگی —

خاتمہ الکلام تبلین المراء

واضح ہو کہ کلام مقدس حضرت سید الانام علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام تمام ہوا بطور
وصایات دستگاری اپنے نائبی مقبول درگاہ باری یعنے جندب بن جنادہ معروف بابی ذر
غفاری رضی سے ارشاد فرمایا ہے — پس شکر وسپاس نامحدود وسزاوار حضرت رب ودود اور
ہزاران ہزار سلام ودرود نثار بارگاہ رسول حضرت معبود ہی کہ مجھ کو بسبب سیاہی
توفیقات غیبیہ اور فیوض مکارم تائیدات لاریبیہ کے تخلیص کلمات مقدس ومحمود اور
توضیح فقرات حدیث شریف ومسعود سے سرفراز اور اس سعادت عظیم اور ملت عمیم
موہبت جسیم سے ممتاز فرمایا امید ہی کہ عبارت سلیس وفقرات نفیس دخواہ شائستہ
وبیان بانشاط اسکا ارباب بصیرت کو محبوب واصحاب خبرت کو مطبوع ومرغوب ہو
اسواسطے کہ سابق اس بے بضاعت نے خلاصہ نامہ حضرت شہنشاہ ولایت موسوم بہ نور
ریاست وبیان سیاست ۱۲۸۴ھ ہجری مین بطرز جدید واسلوب سدید مسطور کیا تھا غالبا
کوئی ترجمہ حدیث بالاختصاص اس طرز خاص سے قبل اُسکے مزبور نہین ہوا اور بعد اسکے
۱۲۹۱ھ ہجری مین رسالہ معارج العرفان بیان اصول ایمان مین شائع کیا تھا جسمین جمیع
آیات واحادیث وروایات مذکور ہی اور بعد اُسکے ۱۳۰۱ھ ہجری مین رسالہ اسرار حکمت
وآثار قدرت تالیف کیا تھا جسمین خلاصہ خطبہ تملیہ وخطبہ طاؤسیہ وخطبہ حراویہ وخطبہ
شقاشیہ وحدیث مفضل مذکور اور عجائب اسرار معارف قدسیہ غرائب معالم آثار آلہیہ
ماثور ہی چنانچہ بحمد اللہ کہ ترجمہ ہائے مذکور کو اصحاب دقیقہ رس وارباب قدسی نفس نے

بطیب خاطر وسمع تلقی بقبول ومنظور اور لطائف قدردانی وعواطف ومہربانی سے
سرفراز فرمایا امید ہے کہ آئندہ اگر قائد توفیقات سبحانی وسائق تائیدات ربانی رہنمائے مقصود
اور رشتۂ خام عمر فانی اور تار نازک دور زندگانی چندے باقی ومحدود ہے تو رسالہ
توضیحات تحقیقیہ وتشریحات تصدیقیہ شرح خطبۂ شقشقیہ جو زیر نظر ہے بطور غریب ہدیہ
بارگاہ اخلاے روحانی تحفۂ پیشگاہ اولاے ایمانی کرونگا وما توفیقی الا باللہ
ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ بکل شیٔ قدرا وھو حسبی ونعم الوکیل
نعم المولی ونعم النصیر وقد فرغت عن تسویدہ یوم الجمعۃ الثانی
من شھر رجب المرجب سنہ ۱۳۰۵ نبویہ و ۱۶ مارچ سنہ ۱۸۸۸ عیسویہ
علیھما السلام والتحیۃ وانا العبد الاثیم الاحقر السید علی اکبر بن
سلطان العلما جناب السید محمد رضی اللہ عنھما واوتی کتابھما بیمینھما

تمت

کتاب ذخیرہ رستگاری و ذریعہ کامگاری ترجمہ حدیث
ابی ذر غفاری بمقام لکھنو محلہ فراشخانہ وزیر گنج
بتاریخ سیز دہم ماہ رجب المرجب ۱۳۰۶ھ
در مطبع اثنا عشری سید عابد علی
باہتمام سید سجاد علی
طبع مزین
شد



غلطنامہ ذخیرہ رستگاری

		غلط	صحیح			غلط	صحیح			غلط	صحیح
۱۲	۱۷	ہوئے	ہوں	۶۷	۶	تضرع	تقرع	۱۰۲	۱۳	جبھۃ	جبھتہ
〃	۱۸	ہوگی	نہوگے	〃	۱۰	بالصلت	بالفلت	۱۰۳	۱	اصابوبتھا	اصابوابتھا
۱۳	۲۰	تعلقات	متعلقات	۶۸	۹	اللسان	واللسان	〃	۳	وہت	ذہبت
۱۸	۱۴	عزوجل البیتے	عزوجل جھل البیتے	۷۵	[illegible]	مثلے	سیلے	〃	۶	مقابل	مقال
۲۰	۱۰	تلھف	وتلھف	۷۷	۵	ماقلت	تو ماقلت	۱۰۶	۱۹	شعار	شعار
〃	۱۵	پیر بکر نوا [illegible]	[illegible]	۷۹	۴	تدیکھے	نہ دیکھے گا	۱۱۷	۱۷	الحسنۃ	بالحسنۃ
۲۳	۲	دستبردار	دستبردار کتاب	۸۰	۱۰	پیدا اور	پیدا کیا اور	۱۱۷	۱۲	بجسم	عصم
〃	۹	بالتفیح	بالقبح	۸۱	۳	یا ابا ذر اراد	یا ابا ذر ارادہ	〃	۱۹	حسلم	علم
۲۵	۱۴	.	۱۰	۸۴	۲	واشرت	والشرف	۱۲۱	۵	قسمت	قمت
〃	۱۴	[illegible]	[illegible]	〃	۱۲	کہ شخص	کہ ایک شخص	۱۲۴	۱۲	تغنی	یغنی
۲۶	۲۰	انصبت	اصبحت	۸۷	۱۱	مال دنیا	مال حلال	〃	۱۴	اعمی	اغنی
۲۷	۱	شام کا انتظار	شام کا تذکرہ و اذکار	۸۸	۱۶	ارزمندان	ارزومندان	۱۳۶	۸	خنجر	چیز
۲۸	۲۰	لازم	لازمہ	〃	〃	عاقبت کا	عاقبت	۱۳۹	۱۲	ولانقب	ولایغیب
۲۹	۱	مطلب [illegible]	[illegible]	۸۹	۷	نزولہ	نزولہ	۱۳۲	۷	بھیمۃ	بہتہ
۳۵	۱۸	کامیاب ہے	کامیاب کرتا ہے	〃	۲۰	الکینس	الکیس	۱۳۴	۶	التمسین	الخمیس
۴۰	۱۵	نمودور	نمودار	۹۲	۱۲	شراب	سراب	۱۳۴	۳	نرمہ	مرتبہ
〃	۱۷	خطا کار قرار	خطا کا اقرار	〃	۱۵	عمل اللہ	عمل للہ	۱۳۵	۱۶	والبلبس	والبلیس
۴۳	۹	جوارح	جوارح اعضاء	۹۳	۷	تھی	ہے			فی الآخر	الآخر
۴۴	۲۰	زراع	زارع	۹۴	۱۸	ابناے	ابنیاے	۱۳۸	۲۱	جولباس	جو بالباس
〃	۲۱	محض	ملخص	۹۷	۹	مانور	ماسور				
۴۷	۴	ملئوم	ملوم	۹۸	۱۷	یہ کہ مثل	نہ یہ کہ مثل				
۴۸	۱۰	بالفعل	بالتقیل	〃	۲۰	استغال	اشغال				
۶۱	۱۰	مجہول	مجبول	۹۹	۱۹	احیت	احبت				
۶۴	۶	رضار و حاے	ضیار و حاے	۱۰۲	۴	یا ابا ذر بہ نامین	[illegible]				
〃	۱۱	ملامت	ملامست	〃	۵	واتھے	واحیہ				